به عون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

دریں ایام میمنت فرجام کہ کتاب لاجواب و نسخہ مستطاب

المشہور

طلسم بنگالہ حصہ دوم

مع تصاویر

حسب فرمایش

جے۔ ایس سنت سنگھ اینڈ سنز تاجران کتب لوہاری دروازہ لاہور

در مطبع راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور باہتمام سردار کرم سنگھ چھپا

جلّ شانہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد اوس خالق کو سزاوار ہے کہ جس نے کل آسمان و زمین کو برپا کیا اور ہزار ہا طرح کی مخلوقات کو پیدا کرکے اپنی قدرت کا تماشا دکھلایا اور تعریف بہت اوس حکیم مطلق اور شافی برحق کو لازم ہے کہ جس نے ہزاروں عجائبات اور اودیات اور نسخہ جات مخلوقات کے واسطے پیدا کرکے اپنی حکمت کا چرچا پھیلایا۔ امابعد خدمت ارباب سخن و طالبان اسرار حکمت میں گذارش ہے کہ اس عاصی پُرمعاصی رام لال ولد درگا پرشاد ابن گنگا پرشاد بن دھونکل سنگھ قوم کائستھ سکسینہ دوم ساکن شہر لکھنؤ محلہ نواز گنج نے جو کچھ کہ طلسم و جنتر و منتر و تنتر و شعبدہ و نقوش وغیرہ سے جو کہ بہت مجرب اور سریع النفع پایا اوس کو ایک بیاض میں بطور یادگار کے لکھتا گیا غرضکہ رفتہ رفتہ عمل عمدہ اور رشدہ شدہ نسخے آزمودہ فراہم ہوے اور بمشقت تمام ہر ایک اوستاد کامل سے تحقیق کیا لاالسبب عدیم الفرصتی کے وہ سب چیزیں بے ترتیب لکھی پڑی تھیں چنانچہ اندنوں ناظم نظم شیریں زباں و ناثر فصیح البیان نواب محمد قائم علی خاں عرف سلطان صاحب مرحوم نے کہ میرے حال پر بہت مہربانی فرماتے تھے تذکرہ فرمایا کہ یہ طلسم وغیرہ رکھے رکھے کس کام آوینگے جس وقت طائر روح قفس عنصری سے پرواز کریگا کچھ ساتھ نہ جاوینگے مصرع ع سکندر جب گیا دُنیا سے دونوں ہاتھ خالی تھے ؎ اور بے درج کتاب کے شائقین بھی محروم رہجاوینگے مناسب ہے کہ کوئی رسالہ مختصر متضمن قواعد ضروری کہ جسمیں عملیات اور حصارات اور نقوش پُرہیبت اور جنتر و منتر و تنتر و شعبدہ اور اودیات مجرب و نجوم و مہمایات وغیرہ کہ فی زمانہ لوگ جس کے خواہاں اور جویاں رہتے ہیں درج کرو کہ موجب نام آوری اور ثواب کا ہو پس کمترین نے توسن خامہ کو میدان قرطاس میں جولان کرکے اس رسالہ کو دو حصوں پر منقسم کیا اور طلسم بنگالہ

اس کا نام رکھا چنانچہ حصہ اول میں پانچ باب قرار دیکے ہر ایک باب میں پانچ پانچ فصلیں قائم کی ہیں اور چند چیزیں جو کہ نہایت مفید اور عجائبات او سمیں لکھنے سے باقی رہگئی تھیں وہ اس رسالہ حصہ دوم میں تحریر کیں اور باب اور فصلیں حصہ ہذا کی صفحہ فہرست میں درج ہیں

باب اول عجائبات و فصل اول بیان کواکب و افلاک میں

واضح ہو کہ حکما لکھتے ہیں کہ آسمان جسم بسیط گول بصورت کرہ کے متحرک ہے اپنے مرکز پر کہ شامل ہے اوسکو نہ بھاری ہے نہ ہلکا گرم ہے نہ سرد تر ہے نہ خشک نہ ٹوٹ سکتا ہے نہ جڑ سکتا ہے اور جملہ آسمان بموجب قول تحقیق اہل اسلام کے ایک دوسرے کو محیط جیسے پیاز کے چھلکے تلے اوپر ہوتے ہیں بحساب تحتانی اوپر کا سطح ہر ایک مسمٰی بہ محدب ہے دوسرے آسمان کے نیچے کی سطح سے کہ مسمٰی بہ معقر ہے ملا ہوا ہے سات آسمان اونمیں سے ایسے کہ اونپر ایک ایک ستارہ سیارہ ہے اور ہر ایک اپنے ستارے کے نام سے مشہور ہے پہلا فلک قمر کہ عناصر کو محیط ہے دوسرا فلک عطارد تیسرا فلک زہرہ چوتھا فلک شمس پانچواں فلک مریخ چھٹا فلک مشتری ساتواں فلک زحل اور آٹھویں پر کواکب ثوابت بیشمار ہیں اس وجہ سے اوسکا نام فلک ثوابت ہے ستارے ان آسمانوں میں ایسے جڑے ہیں کہ جیسے نگینہ انگوٹھی میں مگر نگینہ وار پار نہیں ہوتا ہے - اور ستارے وار پار ہوتے ہیں اور نویں پر کوئی کوکب نہیں مثل اطلس کے سادہ ہے وہ سب کو محیط ہے اور سب سے بڑا ہے اسی سبب سے مشہور بہ فلک الافلاک ہے یہ سب افلاک کلی ہیں - ان سب کو مع عناصر اربع کے کرۂ عالم کہتے ہیں ہر ایک ان افلاک تسعہ سے مشتمل ہر مرکز عالم پر ہے اور مرکز بھی ہر ایک کا مرکز کرۂ عالم کا ہے صورت اوسکی یہ ہے واللہ اعلم بالصواب

نقشہ کرۂ عالم

فلک الافلاک
فلک ثوابت
فلک الزحل
فلک المشتری
فلک المریخ
فلک الشمس
فلک الزہرہ
فلک القمر
فلک العطارد
کرۃ النار
کرۃ الہوا

قطب جنوبی
کرۃ الماء
قطب شمالی
کرۃ الارض
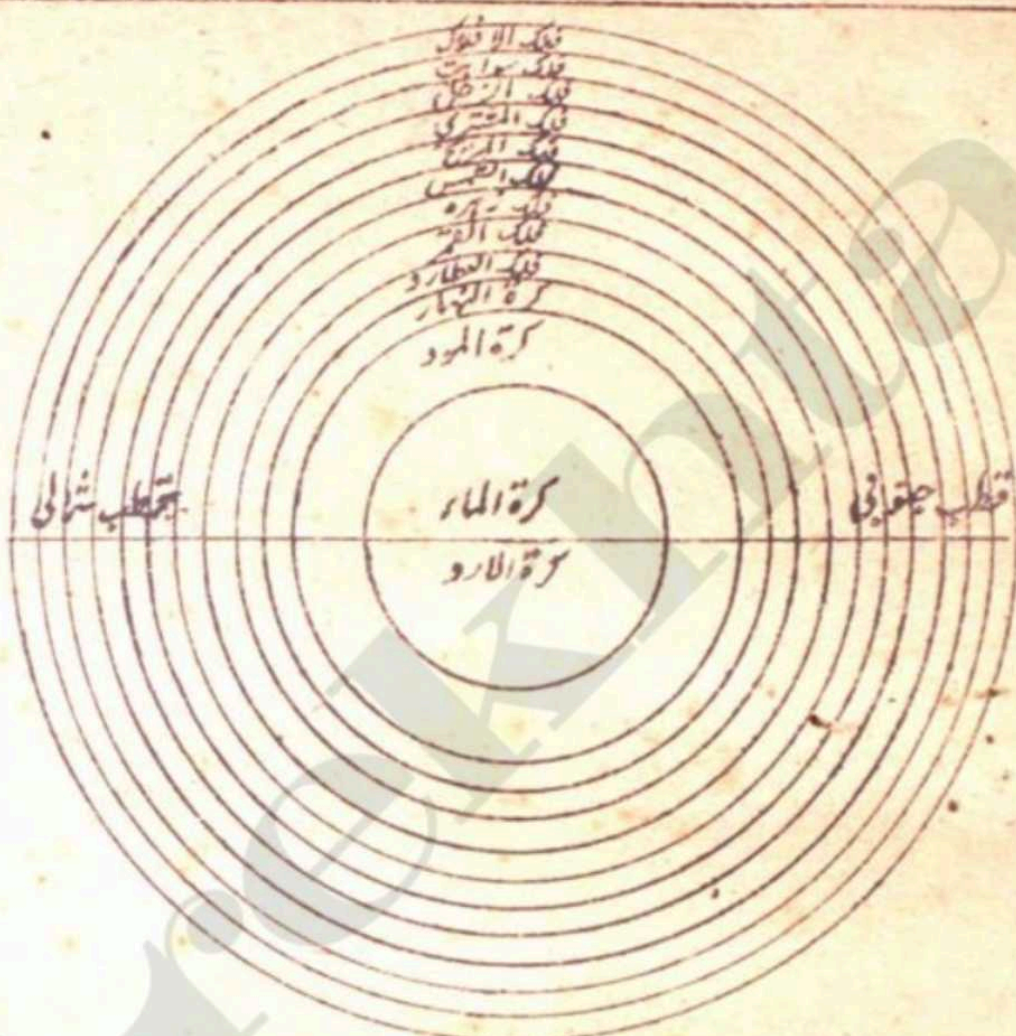
بیان قمر کا

قمر یعنے ماہتاب ایک ستارہ ہے کہ مکان طبعی اوسکا فلک اسفل ہے اور جرم اوسکا تاریک ہے آفتاب سے نور قبول کرتا ہے آفتاب سے باشکال مختلفہ موافق اپنے بعد کے اور ہر برج میں دو شب اور دو ثلث شب رہتا ہے اور تمام فلک کو ایک مہینے میں قطع کرتا ہے اور تمام ستاروں سے چھوٹا ہے اور منازل اسکے اٹھائیس ہیں کہ ہر شب کو ایک منزل طے کرتا ہے اور اونتیسویں شب کو بھی پوشیدہ رہتا ہے تو اوس شب کو بھی ایک منزل قطع کرتا ہے اور جبکہ آفتاب سے گذر کر پشت آفتاب پر آجاتا ہے تب ہلال ہوجاتا ہے اور

صورت قمر یہ ہے

بیان خسوف ماہ کا } واضح ہو کہ سبب خسوف ماہ کا حائل ہونا زمین کا ہے درمیان جرم ماہتاب اور آفتاب کے وقت استقبال

کے جب ایک دو نقطوں راس یا ذنب پر قریب قریب کسی
کے ان نقطوں سے پہونچتا ہے زمین درمیان ماہتاب
اور آفتاب کے متوسط اور حایل ہو جاتی ہے اور
ماہتاب اوسکے ساتھ میں واقع ہوتا ہے اور اپنے
سواد اصلی پر دکھلائی دیتا ہے اور منخسف نظر آتا ہے

نقشہ خسوف قمر یہ ہے

صورت قمر یہ ہے

بیان عطارد کا
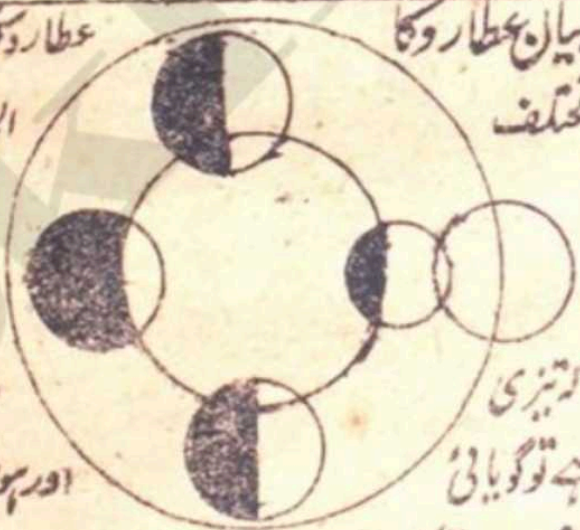
عطارد کوکب ہے مختلف الحال سعد
کے ہمراہ سعد اور نحس کے ہمراہ نحس اسی وجہ سے
مخبر اوسکو منافق کہتے ہیں اوسکے خواص سے ہے کہ تیزی
اور گویائی اور دانش پیدا کرتا ہے اگر مقارن سعد
ہے تو گویائی اور ہوشیاری خیر میں صرف ہوتی ہے اور اگر مقارن
نحس ہے تو مکر اور حیل میں اور ہر مقام میں سترہ روز رہتا ہے تقریباً اور رجعت اور
استقامت اوسمیں بہت ہے اور ہمیشہ آفتاب کے گرد پھرتا ہے اسی سبب سے
کمتر نظر آتا ہے اور کہتے ہیں کہ جسم اوسکا بائیسواں حصہ زمین کا ہے اور دائرہ
اوسکے جرم کا دو سو چھیاسٹھ فرسخ ہے اور اوسکا قطر دو سو بہتر میل ہے

صورت عطارد کی یہ ہے

بیان زہرہ کا - زہرہ کو نجم سعد اصغر کہتے ہیں اسے کہ سعادت میں مشتری سے کم ہے اور ہر برج میں ستائیس روز رہتا ہے اور ہمیشہ آفتاب کے گرد مثل عطارد کے پھرتا ہے اور عیش ولہو ولعب اوس سے متعلق ہے اور بعض قائل ہیں کہ اوسکے دیکھنے سے سرور و فرح پیدا ہوتا ہے اگر کسی شخص پر حرارت عشق غالب ہو وہ شخص زہرہ کو دیکھا کرے تو عشق کم ہو جاویگا ۔

در روئے تو نگہ کم اندوہ کم شود ٭ چوں عاشقی کہ بنگرد از دور زہرہ را

بیان شمس کا

آفتاب بزرگ ترین کواکب ہے از روے جسامت کے اور روشن تر جملہ کواکب ہو اور مکان طبعی اوسکا کرہ چہارم ہے منجمین قائل ہیں کہ آفتاب بادشاہ کواکب ہے اور قمر وزیر عطارد منشی مریخ امیر لشکر مشتری قاضی زحل خزانچی زہرہ خدمتگار اسکا ہے اور آسمان اقالیم اور برج شہر اور درجات دیہات اور دقائق محلی اور توالی مثل مکانات کے ہیں اور تشبیہ بہت اچھی ہے اور عجائب قدرت باری تعالے سے ایک یہ امر ہے کہ آفتاب کو روشنی کے واسطے آسمان چہارم میں جڑا ہے تاطبائع مصنوعات اوسکے حرکت سے معتدل رہیں اسلیئے کہ فلک ثوابت آسمان پر ہوتا عناصر اوس سے دور ہو جاتے اور مرکبات نہایت برودت سے فاسد ہو جاتے اور اگر اوّل آسمان پر ہوتا شدت حرارت سے جلجاتے دوسرا لطف اوسکا یہ ہے کہ آفتاب کو اوس نے متحرک پیدا کیا ہے اگر ایک جگہ پر قائم ہے تو اوس جگہ حرارت کی شدت ہوتی ہے اور دوسرے مقامات پر برودت ہوتی ہے اور برودت کا فساد ظاہر ہے

صورت شمس کی یہ ہے

بیان فصل سرما وغیرہ کا

واضح ہو کہ جب آفتاب متحرک ہے اور اپنی جگہ سے دوسری جگہ پر جاتا ہے تب حدت و برودت میں کمی و بیشی ہوتی ہے بلکہ انگریزی جغرافیہ سے ثابت ہے کہ زمین گول ہے اور جس طرح پر اور سب ستارے سیارہ بیان کئے ہیں یہ بھی ایک سیارہ ہے اور اپنی کیلی پر کہ جس کو محور کہتے ہیں ہمیشہ مع چند اور اجسام کے گرد آفتاب کے گردش کیا کرتی ہے اور زمین کی گردش دو ہیں اوّل یہ کہ خود اپنے محور پر گھومتی ہے اور دوسرے یہ کہ آگے کو بھی ڈھلکتی جاتی یعنی بڑھتی جاتی ہے پس جس جس مقام پر یہ جاتی ہے وہاں اوس مقام کی فصل کے موافق سردی اور گرمی ہوتی ہے صورت اوسکی یہ ہے

فصل بہار

بیان دن اور رات کا

اور یہی خاص سبب دن و رات کا ہے یعنے جب زمین آفتاب کے سامنے آتی جاتی ہے اور آفتاب کی کرن زمین پر سیدھی پڑتی ہے وہاں اوسیقدر روشنی ہوتی ہے اور جہاں پر کہ کرن آفتاب کی

ترچھی پڑتی ہے وہاں کم روشنی ہوتی ہے اور جہاں بالکل پشت آفتاب پر زمین ہوجاتی ہے وہاں بالکل اندھیارا ہوجاتا ہے پس چونکہ زمین گول ہے اس سبب سے کل زمین ایکبارگی نہ آفتاب کے سامنے ہوسکتی ہے اور نہ آفتاب کی پشت پر ہوسکتی ہے جو حصہ زمین کا آفتاب کے سامنے ہوتا ہے وہاں دن ہوتا ہے اور جو حصہ زمین کا آفتاب کی پشت پر ہوتا ہے وہاں رات ہوتی ہے جس طرح پر کہ ایک گیند کو کہ چراغ کے آگے رکھو جہاں پر کہ روشنی ہو وہ دن ہے اور جہاں پر روشنی نہ ہو وہ رات ہے جب اوسکو گھماؤ تو روشنی کا حصہ اندھیارے میں آجاویگا اور اندھیارے کا حصہ روشنی میں آجاویگا پس ایک وقت میں کسی حصہ زمین پر دن ہے اور کسی حصہ زمین پر شب ہے دستور اسکی یہ ہے
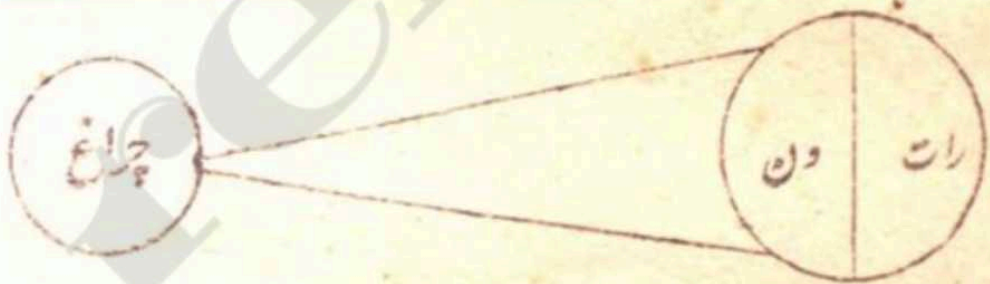
بیان کسوف شمس کا سبب کسوف حائل ہونا ماہتاب کا ہے درمیان آفتاب اور ہماری نظروں کے ازانجا کہ جرم قمر تاریک ہے اور سیاہ ہے اس سبب سے حاجب ہوجاتا ہے اور آفتاب ہماری نظروں سے چھپا دیتا ہے صورت کسوف آفتاب یہ ہے
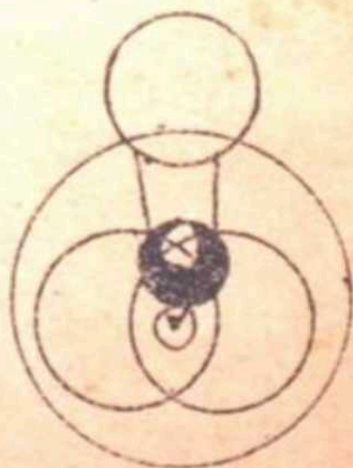
بیان مریخ کا ہے۔ مریخ کو منجم کہ نحوست اوسکی زحل سے کم ہے اور قہر اور غلبہ و قتل و لوٹ و غضب وغیرہ یہ سب اسی سے ہیں اور جرم مریخ ڈیوڑھا زمین کا اور قطر اوسکا نو لاکھ اسی ہزار آٹھ سو چھبیس میل ہے اور برج میں آکر مقیم ہوتا ہے چالیس روز رہتا ہے اور ہر روز قریب چالیس دقیقہ کے طے کرتا ہے صورت

نحس اصغر کہتے ہیں اس لیے

بیان مشتری کا
سعد ہے۔ اہل
اکبر کہتے ہیں اس
اوسکی زہرہ ہے
اکثر نیکیاں اور
اوسکی طرف منسوب
اسکا برابر چودہ سی
اور ایک ربع زمین
اوسکا چار حصہ
ایک مہندس
برابر ہے اور ہر روز

مشتری ستارہ
نجوم اوسکو سعد
لیئے کہ سعادت
زیادہ ہے اور
سعادت عظیمہ
کرتے ہیں اور جرم
مرتبہ اور ایک ثلث
کے ہے اور قطر
اور ایک ربع اور
قطر زمین کے
پانچ دقیقہ طے کرتا ہے

مریخ کی یہ ہے

صورت مشتری کی یہ ہے

بیان زحل کا۔ زحل ستارہ نحس ہے اہل نجوم اس کو نحس اکبر کہتے ہیں اسلیئے کہ نحوست
ہیں مریخ سے زیادہ ہے اور ہلاکی اور خرابی اور غم و اندوہ کو اسی کی طرف منسوب کرتے

ہیں اور جرم زحل کا اکاسی مرتبہ اور ایک ثلث زمین کے برابر ہے اور قطر جرم زحل
قطر زمین کے برابر ہے اور اہل نجوم کہتے ہیں کہ زحل کا دیکھنا غم پریشانی خرابی پاتا
ہے جیسے کہ زہرہ کا دیکھنا خوشی اور سرور پیدا کرتا ہے صورت زحل کی یہ ہے -

فصل دوم
بروج میں
صورتیں کہ
ہیں کواکب
پر واقع ہیں
ہیں اور انکو
ہیں جو برج
پر وقف ہے
مشہور ہے

بیان دوازدہ
یہ ہے -
دائرہ منطقہ
سیارہ کی راہ
وہ سب بارہ
بارہ برج کہتے
جسکی صورت
اوسکے نام سے
چنانچہ ذکر

ہر ایک برج کا مع نام اور تفصیل کواکب کے مختصراً موافق منجمین کے اس فصل میں تحریر ہے
کوکبۃ الحمل یعنی میکھ یہ کوکب بینڈھے کی صورت پر واقع ہے مقدم اوسکا مغرب کیطرف اور
موخر اوسکا مشرق کیطرف اور منہ اوسکا پشت کی طرف پھرا ہوا ہے جملہ ستارہ اوسمیں اٹھارہ
ہیں تیرہ داخل صورت اور پانچ خارج صورت منجملہ اونکے دو ستارہ ہیں کہ اوسکے سر پر ہیں انکو
شرطین کہتے ہیں اور ستارہ روشن خارج الصورت اوسکی شاخ پر واقع ہے اوسکو ناطح کہتے ہیں اور
جو ستارے کہ الیت اور ران پر بشکل مثلث متساوی
الاضلاع ہیں اونکو بطین کہتے ہیں اور شرطین
اور بطین دو منزلیں منازل قمر سے ہیں -
صورت حمل یہ ہے . . . .
کوکبۃ الثور یعنی برکھ بیل کی صورت پر ہے
کہ سے آدھا جسم پچھلا نہیں ہے مقدم اوسکا

مشرق کی طرف اور موخر اوسکا مغرب کی طرف اور ستارے اوسمیں سوائے اس ستارہ روشن کے اوسطرف قرن کے شمالی جانب اور داہنے پر ممسک الاعنہ کی صورت کے واقع ہے۔ اسکے بتیس ستارہ ہیں داخل صورت اور گیارہ خارج صورت اُنہیں سے چار ستارے متوالی موضع قطع پر ایک صف میں واقع ہیں اور ایک ستارہ روشن سرخ اوسکی چشم جنوبی پر ہے اوسکو دبران اور عین الثور کہتے ہیں اور جو ستارے کہ اوسکے دوش پر ہیں اونکو ثریا کہتے ہیں اور سب چھ ستارے ہیں بشکل خوشۂ انگور کے گویا کہ مجموع ایک ستارہ ہے دو روشن اور باقی خفی اور بعض کہتے ہیں کہ سات ستارے ہیں گویا کہ دونوں کلب دبران کے اور اہل عرب دبران کو شوم عشق جانتے ہیں اس سے خشک بسالی ہوتی ہے اور چند ستارے کے حوالی جو ہیں اُنکو قلاص کہتے ہیں صورت ثور کی یہ ہے

کوکبۃ التوامین
ہیں اس کو متصل
دو آدمیوں کی سی
اور پورب کی طرف
اور دکھن کیطرف
ایک صورت کے
سے ملے ہوئے ہیں
کے ملاکر سب اٹھارہ
اور سات ستارے

یعنی جوزا ہندی
کہتے ہیں یہ صورت
ہے سر اونکے اوتر
پیر اون کے پچھم
ہیں ستارے
ہیں دوسری صورت
اور دونوں صورتوں
ہیں داخل صورت
خارج صورت ہیں

دو ستارے روشن کہ ان دونوں کے سروں پر ہیں عرب اونکو راسح کہتے ہیں اور دو ستارے کہ پستان صورت شمالی و غربی پر ہیں اونکو ہفنہ کہتے ہیں۔ اور بعضے ایک کو ہیمان اور دوسرے کو آزار لکھتے ہیں اور دو ستارے کہ اوپر قدم صورت اول کے ہیں اور وہ ستارہ کہ اوسکے آگے واقع ہے اُن سب کو نجاسی کہتے ہیں۔

صورت توامین کی یہ ہے

کوکبتہ السرطان یعنی کرک نوستارے اسمیں
داخل صورت ہیں اور چار خارج صورت
وہ ستارہ کہ ان میں سے روشن ہے اہل
عرب اُسکو نثرہ لکھتے ہیں اور مجسطی نے نثرہ کو
معروف بیان کیاہے اور دو ستارے
کہ نثرہ کی پشت پر ہیں اونکو حمارین کہتے
ہیں اور ایک ستارہ کہ اُسپر ایک جنوبی اس
شکل کی ہے اوسکو طرفہ کہتے ہیں ٭
صورت سرطان کی یہ ہے

کوکبتہ الاسد یعنے سنگہ ستائیس ستارہ اوسمیں داخل
صورت ہیں اور آٹھ خارج صورت ہیں جو ستارے کہ اُسکے
مُنہ پر ہیں اور جو ستارے سرطان کے خارج صورت ہیں
ان سب کو طرفہ کہتے ہیں اور چار ستارے کہ اوسکی گردن پر
ہیں اُنکو جبہہ اور جو ستارے کہ اُسکے سینہ پر ہیں اُنکو قلب
اور جو اوسکے پیٹھ اور رہتی گاہ یعنے ناف کے متصل ہیں اُنکو زہرہ کہتے ہیں اور جو ستارہ کہ اونکے موخردم
پر ہے اوسکو صرفہ کہتے ہیں اور اسکو
کہ وہ جب مغرب میں ساقط ہوتا ہے
سردی موقوف ہوتی ہے اور جب وہ
طلوع کرتا ہے تحت الشعاع گرمی موقوف
ہوتی ہے صورت اسد کی یہ ہے

کوکبتہ السنبلہ یعنے کنیا اس میں
چھبیس ستارے داخل صورت
اور چھ خارج صورت ہیں یہ صورت

کوکبۃ السرطان یعنی کرک نو ستارے اسمیں
داخل صورت ہیں اور چار خارج صورت
وہ ستارہ کہ ان میں سے روشن ہے اہل
عرب اُسکو نثرہ لکھتے ہیں اور مجسطی نے نثرہ کو
معروف بیان کیا ہے اور دو ستارے
کہ نثرہ کی پشت پر ہیں اونکو حمارین کہتے
ہیں اور ایک ستارہ کہ اُسپر ایک جنوبی اس
شکل کی ہے اوسکو طرفہ کہتے ہیں ٭

صورت سرطان کی یہ ہے

کوکبۃ الاسد یعنے سنگہ ستائیس ستارہ اوسمیں داخل
صورت ہیں اور آٹھ خارج صورت ہیں جو ستارے کہ اُسکے
منہ پر ہیں اور جو ستارے سرطان کے خارج صورت ہیں
ان سب کو طرفہ کہتے ہیں اور چار ستارے کہ اوسکی گردن پر
ہیں اُنکو جبہہ اور جو ستارے کہ اُسکے سینہ پر ہیں اُنکو قلب
اور جو اوسکے پیٹھ اور رتھی گاہ یعنے ناف کے متصل ہیں اُنکو زہرہ کہتے ہیں اور جو ستارہ کہ اوسکے موخر دم
پر ہے اوسکو صرفہ کہتے ہیں اب اُسکو
کہ وہ جب مغرب میں ساقط ہوتا ہے
سردی موقوف ہوتی ہے اور جب وہ
طلوع کرتا ہے تحت الشعاع گرمی موقوف
ہوتی ہے صورت اسد کی یہ ہے

کوکبۃ السنبلہ یعنے کنیا اس میں
چھبیس ستارے داخل صورت
اور چھ خارج صورت ہیں یہ صورت

یہ شکل ایک عورت کی ہے سر اوسکا جانب صرفہ کے وہ ایک ستارہ روشن ہے دنبال
اسد پر اور پیر اوسکے اوس مقام پر ہیں کہ جہاں زمانہ ترازو ہے اہل عرب اوس ستارے
کو کہ بائیں دوش سنبلہ پر ہے اوسکو عوّا کہتے ہیں اور عوّا نام ہے تیرھویں منزل کا منازل
قمر سے اور بعضے لکھتے ہیں کہ عوّا نام ہے اوس ستارے کا جو نیچے بغل اور شکم سنبلہ کی ہے
اسلئے کہ کتا پیچھے شیر کے بہت فریاد کرتا ہے اور عوّا البردی بھی کہتے ہیں ہواسطے کہ
جبسے طلوع کرتا ہے سنبلہ تا غروب سردی رہتی ہے اوس ستارۂ روشن کو کہ نزدیک ہاتھ
سنبلہ کے ہے اور اوسکو کہ سنبلہ کے ہاتھ ہیں ہے سماک اعزل کہتے ہیں اسلئے کہ ہتھیار نہیں رکھتا

ہے اور مقابل اوسکے سماک رامح ہے اور
اور وہ ستارہ کہ بائیں پیر پر ہے اوسکو عقرب
کہتے ہیں ہواسطے کہ نزدیک اوسکے ایک ستارہ
خفیہ اور ہے گویا کہ یہ اوسکو چھپائے ہے
صورت سنبلہ کی یہ ہے
کوکبۃ المیزان یعنی ترازو ستارے اوسکے
آٹھ داخل صورت ہیں درمیان کواکب عذرا
اور کواکب عقرب کے واقع ہیں اور نو خارج
صورت اور اس مجموعہ سے کوئی ستارہ مشہور
نہیں ہے صورت میزان کی یہ ہے
کوکبۃ العقرب یعنے بچھو
ستارے اوسکے کئی داخل صورت
ہیں اور تین خارج صورت اہل
عرب اون ستاروں کو کہ اوس کی
پیشانی پر ہیں اکلیل کہتے
ہیں اور وہ ستارہ روشن ہے
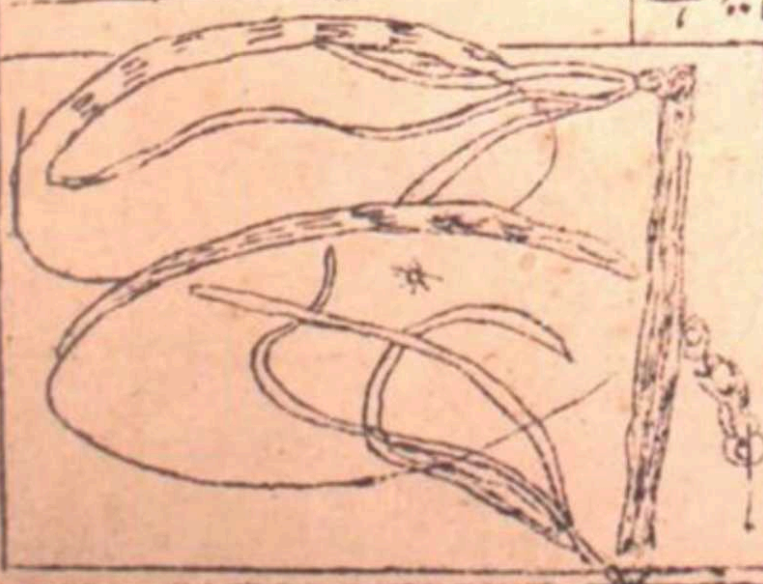
بسرخی کہ اوسکے بدن پر ہے اوسکو قلب العقرب اور وہ ستارہ کہ پیچھے اوسکے ہے
اونکو نیاط کہتے ہیں اور چند ستارے کہ حرارت پر واقع ہیں اونکو فقرات کہتے ہیں اور
وہ دو ستارے کہ کنارۂ ذنب پر واقع ہیں انکو شولہ کہتے ہیں صورت عقرب کی یہ ہے
کوکبۃ الرامی یعنی قوس ہندی ہیں اوسکو
دہن کہتے ہیں ستارے اوسمیں جملہ اکتیس
ہیں اور گرد اوسکے کوئی ستارہ نہیں منجملہ
اونکے جو ستارہ اوپر پیکان اور قبضۂ
کمان اور طرف جنوب قوس اور طرف
دست اسکے ہیں وابستہ اہل عرب
ان سب کو انعام وارد کہتے ہیں اس
لئے کہ کہکشاں کو نہر کے ساتھ تشبیہ
دیتے ہیں اور یہ ستارے اوسکے
کنارہ پر واقع ہیں پس گویا نعائم
ہیں کہ پانی پینے کو کب نہرائی ہیں اور جو ستارہ کہ دوش چپ اور پلے سم اور
شانہ چپ اور زیر بغل اوسکے واقع ہیں اور کہکشاں سے پورب طرف کچھ ہٹے ہیں
اونکو انعام صادر کہتے ہیں یعنے
گویا کہ نعائم ہیں کہ پانی پیکر جاتے
ہیں اور دو ستارے کہ کمان کے
گوشہ شمالی پر ہیں اونکو ظلیمین کہتے
ہیں اور دو ستارے کہ بائیں ساق
اور ران پر ہیں اونکو مردین
کہتے ہیں۔ صورت رامی یعنی
قوس کی یہ ہے . . . . . .
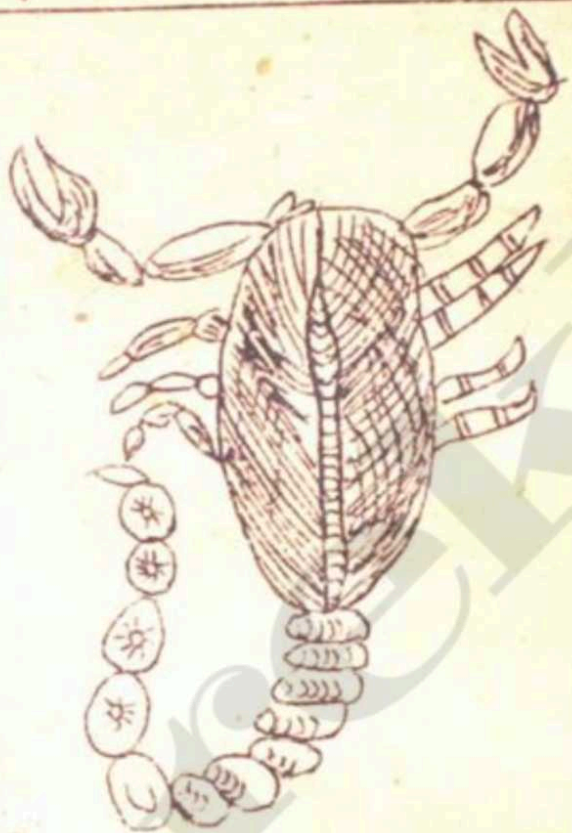
کوکبۃ الجدی یعنی بکرا اس میں اٹھائیس ستارے ہیں اور گرد اوسکے کوئی ستارہ
نہیں ہے منجملہ اون کے دو ستارے کہ اوسکے سر اور دم پر واقع ہیں اونکو سعد
ذابح کہتے ہیں یعنی جو ستارہ روشن ہے اوسکو ذابح کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں۔
اور جو خفی ہے اوسکو بکری کے ساتھ گویا کہ وہ اوسکو ذبح کرتا ہے اور اوسکی
روشنی کو مٹاتا ہے اور وہ ستارے روشن کہ اوسکے دنبال واقع ہیں انکو محبین کہتے ہیں

صورت جدی کی یہ ہے

کوکب ساکب اکار
اوسکو نجبہ کہتے
بیالیس ستارے
اور تین خارج
دو ستارے روشن
راست پر ہیں اونکو
کہتے ہیں اور دو
چپ پر ہیں۔ مع
کہ جو دنبال جدی

کہتے ہیں اور دو تین ستارے کہ دست چپ پر ہیں اونکو سعد بلع اس لیے
کہتے ہیں کہ ان دونوں میں مسافت کم ہے مسافت فیما بین سعد ذابح سے
اور ان کو تشبیہ دیتے ہیں کشادہ دہن سے کہ آمادہ ہو کسی شے کے کھانے
پر اور وہ تین ستارے کہ اوسکے داہنے ہاتھ پر ہیں اون کو سعد اور اوس
ستارے کو کہ داہنے ساعد پر ہے اجنبیہ اور مجموع کو سعد الاخبیہ کہتے ہیں
اس لیے کہ جب یہ ستارے طالع ہوتے ہیں ہوام اور حشرات الارض زمین
کے نیچے چلے جاتے ہیں بسبب شدت سردی کے اور وہ ستارے کہ دکھن کی
طرف دہن حوت پر ہیں اوسکو ضفدع کہتے ہیں

یعنی دلو ہندی میں
ہیں اوس میں
داخل صوت ہیں
صورت منجملہ انکے
کہ اوسکے دوش
اہل عرب سعد الملک
ستارے کہ دوش
اون ستاروں کے
پر ہیں انکو سعد السعود

صورت ساکب الما یعنی دلو کی ہے

کوکبة السمکین
ہندی میں اس
اس کو کہہ ہیں
داخل صورت
خارج صورت
مانند دو مچھلیوں
کے ان میں سے
ہے اوس کو
کہتے ہیں اور
طرف کو کبت
کے ہے ان
میں ایک خط
ہے کھچا ہے

یعنے حوت
کو مین کہتے ہیں
چونتیس ستارے
ہیں اور چار
اور شکل اسکی
کے ہے۔ ایک
پشت فرس اعظم
سمک مقدم
دوسرے دکھن
مراۃ المسلسلہ
دونوکے درمیان
پیچ دار ستاروں
صورت حوت کی ہے

فصل
بیچ بیان
قمر کے
منزل میں
رہتا ہے
تاریخ تک
تاریخ رات
جاتا ہے
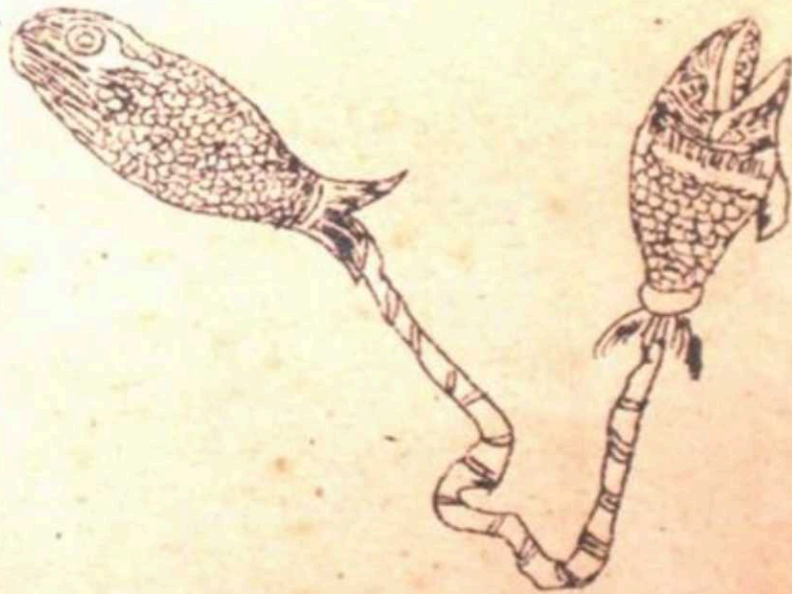
تیسری
منازل
ماہتاب ہر
ایک رات
اٹھائیسویں
اور انتیسویں
کو چھپ
یعنے نیچے

شعاع آفتاب کے آجاتا ہے اور اگر مہینا اونتیس تاریخ کا ہوتا ہے تو اٹھائیسویں
رات کو چھپ جاتا ہے اور اوس رات کو بھی ایک منزل قطع کرتا ہے اور چودہ منزلیں

تحت الارض رہتی ہیں جس وقت کہ آفتاب طلوع ہوتا ہے ماہتاب مغرب میں غروب ہوتا ہے اور جب آفتاب غروب ہوتا ہے ماہتاب طلوع ہوتا ہے چودہ منزلیں ماہ اول کے شامی اور چودہ منزلیں ماہ آخر کی یمانی کہلاتی ہیں اسواسطے منازل قمر مع اُن کے نام ہندی کے تحریر ہیں منازل ہاشمی کا بیان منزل اوّل سرطان یعنے اسونی

سرطان برج حمل کی دونوں شاخوں کو کہتے ہیں اور وہ دو ستارے ہیں صورت شرطین کی یہ ہے

منزل دوم بطین یعنے بھرنی اور بطین شکم حمل کو کہتے ہیں اور وہ تین کواکب ہیں خفی اور صورت بطین یہ ہے

منزل سوم ثریا یعنی کرتکا اور وہ مشہور ترین منازل ہے اور یہ سرین حمل کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ گویا ثور ہے اور اوس کو خوشہ انگور کے ساتھ تشبیہ دیتے اور وہ چھ ستارے ہیں اور درمیان ہیں اور درمیانمیں بہت ستارے ہیں خفیہ صورت ثریا یہ ہے

منزل چہارم دبران یعنی روہنی ہے دبران ایک ستارہ عظیم سرخ روشن بعد ثریا کے طلوع ہوتا ہے اور گرد اوس کے چند ستارے ہیں اور کل ملکر سات ستارے ہیں اور وہ تمام سرگاؤ ہیں اور اونکو تابع ثریا کہتے ہیں صورت دبران کی یہ ہے

منزل پنجم ہقعہ یعنے مرگسرا ہے ہقعہ سر جوزا کا ہے اور وہ تین ستارے ہیں

بشکل مثلث پر ہقعہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ دائرۃ القوس کے ساتھ مشابہ ہو صورت ہقعہ یہ ہے
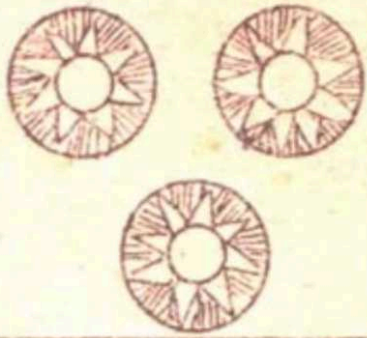
منزل ششم ہنعہ یعنی آداری ہنعہ دو ستارے ہیں
بہت سفید کہکشاں کے بعد درمیان اُن دونوں کے
برابر ایک تازیانہ کے ہے ایک کو از کہیں اور
دوسرے کو میان اور تین ستارے اور محیط ہیں - کہ
مجموع پانچ ہوتے ہیں منجملہ اوسکے چار تابع یعنی ایک طرف ہیں برابر واقع ہیں اور
پانچواں عرض میں اور ستارہ چہار کے مقابلہ میں شکل دہم کونے کی ہو صورت ہنعہ یہ ہے
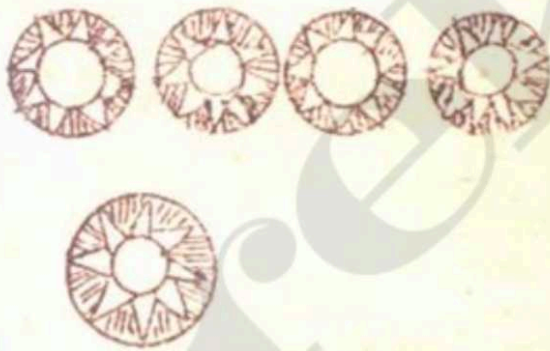
منزل ہفتم ذراع یعنی پنزلس یہ
ہے یعنے ذراع الاسد ہے اور وہ
دونوں مقبوں ہیں وبسوط ہیں مقبوض
یعنے بت شام کی طرف ہے اور مبسوط
یعنے کشادہ یمن کی طرف اور
صورت ذراع یہ ہے۔ منزل ہشتم نثرہ یعنے پکھ ہے وہ تین ستارے
قریب قریب واقع ہیں اُنہیں سے ایک نہایت خفی
ہے اسد پر -
صورت نثرہ یہ ہے
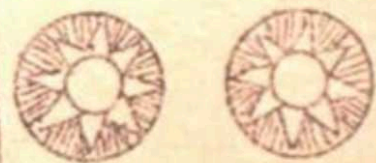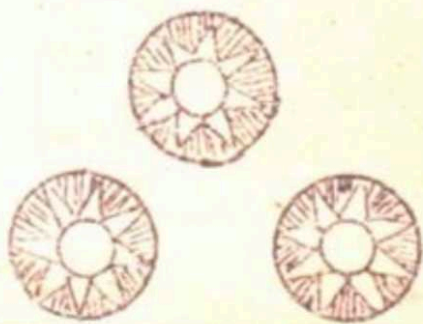
منزل نہم طرفہ یعنے اشلیکھا اور وہ دو
ستارے ہیں صغیر مانند فرقدین کے بلکہ صغیر
تر اون سے اور اُنہیں کچھ کجی ہے اوّل آب میں طلوع کرتے ہیں اور اول کا نون
آخر میں غروب اور صورت طرفہ یہ ہے

منزل دہم جبہہ یعنے مگھا ہے اور وہ
چار ستارے ہیں معوج درمیان اون کے
ایک تازیانہ کے برابر فاصلہ نظر آتا ہے اور دکھن سے اوتر کیطرف منبسط ہیں ابل

نجوم اوس ستارے کو دکھن کی طرف ہے قلب الاسد کہتے ہیں اور صورت جلبیہ یہ ہے
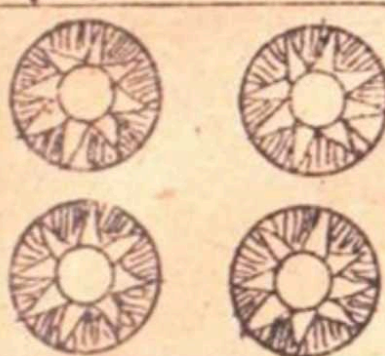
منزل یازدہم زبرہ یعنی پوربا پھالگنی ہے یعنے دوش
اسد اور بعضے کہتے ہیں جب شیر غصہ میں آتا ہے رونگٹے
اوسکے بدن کے کھڑے ہو جاتے ہیں اس حالت کو زبرا
کہتے ہیں الغرض وہ دو ستارے ایک دوسرے سے
زیادہ روشن اور کچھ کجی بھی اونکے فیما بین محسوس ہوتی ہے صورت زبرہ یہ ہے
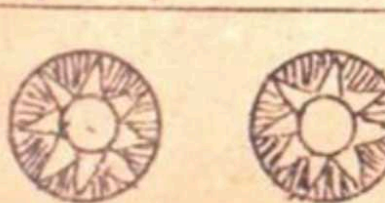
منزل دوازدہم صرفہ یعنی اوترا پھالگنی ہے اور
وہ ایک ستارہ ہے عقب زبرہ کے نہایت اروشن
اور گرد اوسکے ستارے قلیل النور واقع ہیں بعض توہم
کرتے ہیں کہ وہ قلب الاسد ہے صورت صرفہ یہ ہے . . . .

منزل سیزدہم عوا یعنے ہست ہے اہل عرب اوسکو کتے سے
مشابہت دیتے ہیں کہ جو شیر کے پیچھے چلتا دوڑتا ہو اور وہ چار ستارے ہیں بصورت
الف خط کوفی کے صورت عوا یہ ہے
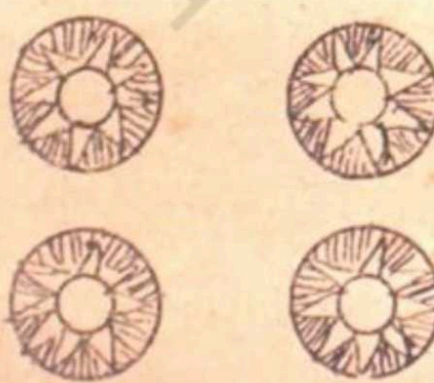
منزل چہاردہم سماک یعنی چترا ہے ۔ یعنے
اعزل اور سماک رامح ہے اعزل اسوجہ
کہتے ہیں کہ کوئی ستارہ اوسکے آگے بجائے
نہیں ہے بخلاف سماک رامح کے کہ اوسکے
ایک ستارہ قائم مقام رامح کے واقع ہے صورت سماک یہ ہے

منزل سماک ہے رمح کے آگے

بیان یمانی کا منزل اول غفرا یعنے سواتی ہے جب یہ کوکب طلوع کرتا ہے
تروتازگی زمین کی جاتی رہتی ہے اور بیرونق ہوجاتی
ہے اور وہ تین ستارے ہیں قلیل البعد اٹھارھویں
نشرین اول کو طلوع ہوتے ہیں اور سولھویں نیسان
کو غروب ۔ صورت غفرا یہ ہے . .

منزل دوم زبانہ یعنی بساکھا ہے یعنی شاخہاے عقرب اور وہ دو ستارے ہیں
متفرق کہ درمیان اونکے بعد تخمیناً پانچ گز محسوس ہوتا ہے آخر نشر مین اوّل کو طلوع
کرتا ہے اور آخر نیسان میں غروب صورت زبانہ یہ ہے
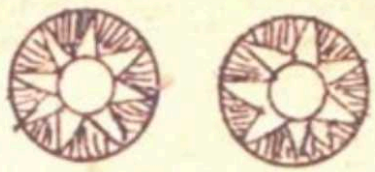
منزل سیوم اکلیل یعنے انرادہا ہے اور وہ تین
ستارے روشن ہیں ایک صف میں متعرض تیرھویں نشرین
اوّل کو طلوع کرتے ہیں اور تیرھویں ایاز کو غروب ۔ صورت اکلیل یہ ہے ۔
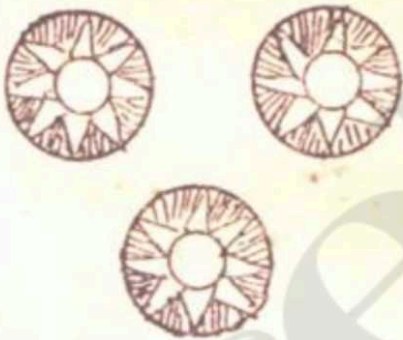
منزل چہارم قلب یعنے جیشٹا ہے اور اس کوکب
کو قلب العقرب بھی کہتے ہیں اور وہ ایک ستارہ ہے
سُرخ روشن بعد اکلیل کے درمیان دو ستاروں کے
کہ اونکو نیاط کہتے ہیں اور اونہیں وہ سرخی اور روشنی
نہیں ہے جو قلب میں ہے صورت قلب یہ ہے

منزل پنجم شولہ یعنی مول ہے اور وہ دو ستارے
متقارب گویا دم عقرب سے ملے ہیں اور اونکو شعلہ
اسلئے کہتے ہیں کہ وہ بلند اور مرتفع ہیں اور آخر میں
اُنکے نیش عقرب ہے
صورت شولہ یہ ہے
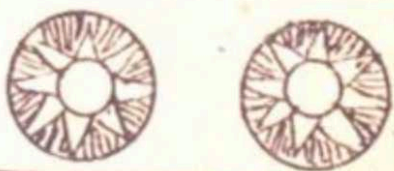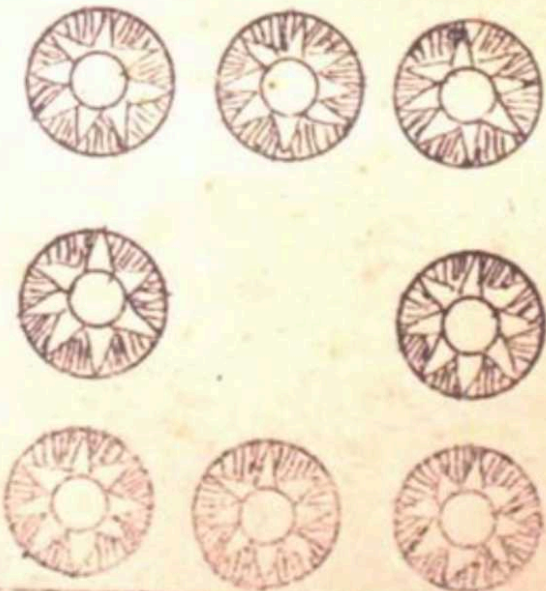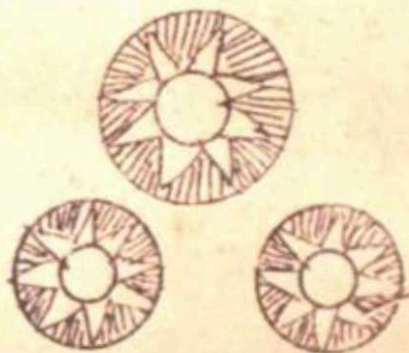
منزل ششم نعائم یعنی پورباکھاڈھ ہے اور
وہ مجموع آٹھ ستارے پشت شولہ پر منجملہ
اونکے چار کہکشاں میں ہیں کہ اونکو نعائم وارد
کہتے ہیں اسواسطے کہ گویا نعائم ہیں کہ پانی پینے
کو نہر پر آئے ہیں اور چار انہیں سے خارج کہکشاں
میں ہیں اونکو نعائم صادر کہتے ہیں گویا کہ پانی پیکر
واپس جاتے ہیں صورت نعائم یہ ہے

منزل ہفتم بلدہ یعنے اوترا کھاد ہے یہ نام ہے قضا کا کہ درمیان نعائم اور سعد ذابح
کے آسمان پر واقع ہے اور اس منزل میں سوائے ایک ستارے خفیہ کے کہ نظر میں آتا ہے
کوئی ستارہ نہیں ہے اور اس منزل کو اوس جگہ سے تشبیہ دی ہے کہ جہاں ثعلب یصری ہوتی ہے
صورت بلدہ یہ ہے

منزل ہشتم سعد ذابح یعنی سرون ہے اور وہ دو ستارے ہیں کہ فیما بین اونکے تخمیناً ایک گز کا بعد محسوس
ہوتا ہے اُن دونوں میں ایک اوپر کی طرف کچھ بلند ہے اور دوسرا دکھن کی طرف کچھ
پست اور اُن دونوں کے بالا ایک اور ستارہ صغیر ہے کہ اوسکو اہل عرب گوسفند کہتے ہیں
صورت سعد ذابح یہ ہے ۔ منزل نہم سعد بلع یعنے دھنشٹا ہے اور وہ دو ستارے
ہیں متقارب کہ ایک اونمیں روشن زیادہ ہے اور دوسرا
خفی یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا ستارۂ روشن اوس خفی کو کھائے
لیتا ہے چنانچہ اس وجہ سے عرب اوسکو بلع کہتے ہیں

منزل دہم سعد السعود
یعنے پوربا بھادر پد ہے اور وہ
تین ستارے ہیں ایک انمیں روشن تر اور دو قلیل النور چونکہ عرب
اوسکو بہت مبارک مانتے ہیں لہذا اوسکو سعد السعود کہتے ہیں صورت سعد السعود یہ ہے

منزل یازدہم سعد الاخبیہ یعنی ست بکھا ہے وہ چار
ستارے مجتمع ہیں دو طول میں اور دو عرض میں ایک ستارہ
اُن میں سعد ہے اور
باقی اخبیہ اور بعضے
کہتے ہیں کہ سب میں
جو روشن زیادہ ہے وہ سعد ہے ۔ صورت
سعد الاخبیہ یہ ہے

منزل دوازدہم فرغ یعنے اوترا بھادر پد ہے

اور وہ چار ستارے ہیں از ہم متفرق بتفریق معتدل - دو کو اُن سے قرع دلو مقدم
کہتے ہیں اور دو کو قرع دلو موخر صورت قرع یہ ہے
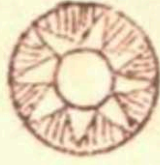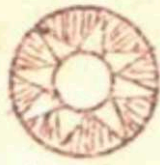
منزل سیزدہم قرع ثانی یعنے ریوتی ہے بیان
اسکا قرع اول میں گذرا بائیسویں آزار میں طلوع کرتا ہے

صورت قرع
ثانی یہ ہے

منزل چہاردہم
بہت ہیں مچھلی
یمین کی طرف او
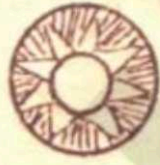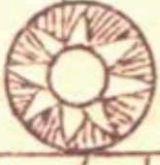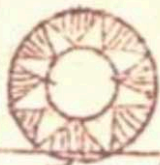
بطن الحوت اس منزل میں کواکب
کی صورت حلقہ کیے ہوئے دم اوسکی
اور اوسکا سر شام کی طرف اور اسکو
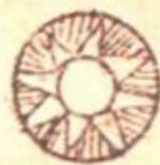
رشا بھی کہتے ہیں اور وہ دو صفیں ہیں صف مقدم مغرب کی طرف اور صف موخر مشرق کی طرف اول
مقدم میں ایک ستارہ بھی
روشن تر اور صف دوم کے
درمیان میں بھی ایک ستارہ
روشن ہے صورت بطن الحوت یہ ہے
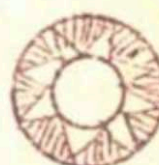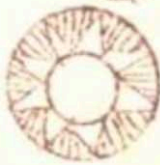
فصل چوتھی بیان
ملائک میں ملک یعنے
فرشتہ جوہر بسیط یعنے غیر مرکب
اور زندگی اور گویائی اور عقل
رکھتے ہیں اور اختلاف درمیان
ملک اور جن اور شیاطین کے

اختلاف انواع کا ہے یعنے ملک اور قسم ہیں اور جن قسم علیحدہ اور شیاطین قسم دیگر بعضے قائل ہیں کہ
اختلاف انکے درمیان بوجہ اغراض کے ہے یعنے حقیقت سب کی ایک ہے مگر انمیں سے جو اکمل
ہیں وہ ملک ہیں اور ناقص جن ہیں اور جو نہایت کم مرتبہ ہیں اونکو شیاطین کہتے ہیں اور فرشتہ

جو ہر پاک ہیں بری ہیں شہوت اور غضب سے اور مختلف صورت ہیں اونکو خدا نے پیدا کیا ہی اور جملہ فرشتے حامل العرش کہلاتے ہیں وہ چار ہیں ایک آدمی کی صوت اولاد آدم کیواسطے دعا کرتا ہے اور دوسرا بیل کی شکل پر ہے چار پایوں کے واسطے دعا گو ہے اور تیسرا جو کہ شیر کی ہیئت پر ہے وہ درندوں کے واسطے دعا مانگتا ہے اور چوتھا گدہ کی صورت پر ہے وہ طیور کے واسطے دعا کرتا

اور فرشتہ آسمانوں سے بہت بڑا ہے اور اتنا زور آور ہے کہ آسمانوں کو جب چاہے جنبش دے سکتا ہے
اور منجملہ اونکے حضرت اسرافیل ہیں کہ حکم فرشتوں کو پہونچاتے اور اجسام میں نفخ روح کرتے
ہیں اور قیامت کو صور پھونکیں گے اور ہر دم منہ آسمان کیطرف رہتا ہے اور منہ میں صور ہر دم
لگائے رہتے ہیں کہ جسوقت حکم ہو تو پھونکیں اور بڑا قد و قامت ہے اور چار پر ہیں ایک پر
سے تمام مشرق کو چھپائے ہیں اور دوسرے پر سے مغرب کو اور تیسرے پر سے کل آسمان اور زمین
چھپائے ہیں اور پر چہارم بسبب عظمت خدا تعالیٰ کے اپنے منہ میں رکھے ہیں اور سر اونکا عرش کے
پایوں سے ملا ہوا ہے اور پیر اونکے زمین ہفتم کے نیچے اور دونوں آنکھوں کے سامنے ایک
تختی جواہر کی رکھی ہے حکم خدا کو لکھ لیتا ہے صورت اسرافیل یہ ہے

اور منجملہ اون کے جبرئیل ہیں اور روح القدس بھی کہتے ہیں اور چھ پر ہیں اور ہر پر
میں سو پر ہیں اور سوا ے ان پروں کے دو پر اور ہیں کہ وہ کبھی نہیں کھولتے ہیں
مگر جس وقت خدا تعالےٰ اونکو کسی قریہ کے ہلاک کرنے کو بھیجتا ہے تب وہ پر کھولتے ہیں

صورت جبرئیل یہ ہے

اور ملائکہ معظم میں سے میکائیل ہیں اور وہ موکل کیئے گئے ہیں اور حکمت اور معرفت نفوس میں حادث کرتے ہیں اور ساتویں آسمان میں ایک دریا ہے اُسکا میکائیل اور اوسی دریا پر قائم ہیں اور وصف اوپر کے بیشمار ہیں

صورت میکائیل یہ ہے

اور ملائک معظم سے عزرائیل علیہ السلام ہیں اور وہ مسکن حرکات کے اور تفرقہ ڈالنے والے درمیان ارواح و اجسام کے اور سب زمین و آسمان اُن کے نظر کے سامنے ہے اور بڑا قد و قامت ہے کسی کی روح قبض نہیں کرتے ہیں جب تک

وہ اپنا رزق تمام وکمال نہ کھا لیوے

صورت عزرائیل یہ ہے

اور ملائکہ آسمان دنیا کے گاؤ کی صورت پر ہیں اور نام اونکے افسر کا اسمائیل ہے

صورت اسمائیل یہ ہے

اور ملائکہ آسمان دوسرے کے عقاب کی ہیئت پر ہیں اور نام انکے افسر کا میخائیل ہے

صورت میخائیل یہ ہے
اور ملائکہ تیسرے آسمان کو کرگس کی شکل پر ہیں اور سردار انکا صاعد بائیل ہے صورت صاعد بائیل یہ ہے
اور ملائکہ چوتھے آسمان کے گھوڑے کی تصویر ہیں اور حاکم اونکا صلصائیل ہے اور صورت صلصائیل یہ ہے

اور ملائکہ پانچویں آسمانکے حور العین کی صوت ہیں اور افسر انکا کلکائیل ہے صورت کلکائیل یہ ہے -
اور ملائکہ چھٹے آسمان کے لڑکوں کی طرح ہیں اور سردار انکا سمخائیل ہے صورت سمخائیل یہ ہے
اور ملائکہ ساتویں آسمان کے بنی آدم کی صورت پر ہیں اور سردار انکا روبائیل ہے صوت یہ ہے

کہ بالائی آسمانوں کے چند حجاب ہیں اون حجابوں میں ملائکہ اتنے ہیں کہ بسبب کثرت کے ایک دوسرے
کو نہیں پہچانتا ہے اور حق جلشانہ کی مختلف زبان میں تسبیح کیا کرتا ہے اور آوازیں اُنکی
مثل رعد قاصف کے ہیں اور بعض ملائکہ سے وہ ہیں کہ اُنکو حفظہ کہتے ہیں اور وہ موکل اوپر
بنی آدم کے ہیں ہر ایک پر دو دو ایک ایک داہنی طرف اور ایک بائیں طرف جانب راست
کاتب حسنہ ہے اور جانب چپ کاتب سیۂ ہے اور بعض کہتے ہیں کہ دو دو انکو رہتے ہیں ادر دو رات کو

اور بعض ملائک سے ملائکہ معقبات ہیں اور وہ چند فرشتہ ہیں کہ آسمان سے برکتیں لیکر اُترتے
اور اعمال بندونکے لیکر آسمان پر جاتے ہیں اور بحکم باریتعالی فرشتوں نے دو فرشتے ہاروت
ماروت اپنی قوم میں سے واسطے لیجانے حکم پاس آدم کے چھانٹے انہیں شہوت دنیوی داخل
کی کہ آیا دیکھیں یہ فرشتے بری رہتے ہیں یا نہیں جب وہ دنیا میں بنی آدم کے پاس آئے
وہ بھی شہوت دنیوی سے بری نہ ہوئے اور عذاب دنیا کو اختیار کیا اور جب زمانہ نبوت حضرت
ادریس کا آیا خدمت میں حاضر ہوا اور شفاعت چاہی حضرت ادریسؑ نے فرمایا کہ کیونکر معلوم ہو
کہ تمہارے گناہ معاف ہوئے اُنہوں نے کہا دلیل اس بات کی یہ ہے کہ آپ ہمکو بعد دعا
کے دیکھیں گے اگر آپ نے ہم کو نہ دیکھا تو جانئے کہ ہلاک ہو گئے اور دعا مقبول نہیں ہوئی
پس حضرت ادریسؑ نے دعا مانگی اور پھر اُنکی طرف نگاہ کی وہ نہ دکھلائی دئے پس جانا کہ عذاب میں
مبتلا ہوئے اور زمین بابل میں اون کو لٹکنے ہیں اور وہاں بند ہیں واللہ اعلم بالصواب

صورت ہاروت ماروت کی یہ ہے

باب دوم بیان حیوانات و نباتات و جمادات میں

پہلے حقیقت عناصر اور ترتیب عناصر اور انقلاب کا بیان کرنا چاہیئے کہ جو سب سے زیادہ اصلیت ہر چیز کی ہیں اور بغیر اُن چاروں کے کوئی شے مرکب نہیں ہو سکتی اوّل آگ اور دوم ہوا سوم پانی چہارم خاک پس آگ کا مزاج گرم و خشک ہے اور مقام اوسکا نیچے فلک قمر اوپر کرۂ ہوا ہے اور ہوا کا مزاج گرم و تر ہے اوسکا مقام اوپر کرۂ آب اور نیچے کرۂ آگ کے ہے اور پانی کا مزاج سرد و تر ہے اوسکا مقام کرۂ خاک سے اوپر کرۂ ہوا سے نیچے ہے اور خاک کا مزاج سرد و خشک ہے اوسکا مقام وسط عالم میں ہے ؁

فصل اوّل حیوانات میں - حیوانات کو باری تعالیٰ نے جمادات اور نباتات سے افضل کیا ہے اوسکی دو قسمیں ہیں حیوان ناطق اور حیوان مطلق قسم اوّل حیوان ناطق کے بیان میں حیوان ناطق وہ ہیں کہ جو گویائی رکھتے ہیں یہی انسان تصور کیے جاسکتے ہیں اور چونکہ انکو خداوند نے عقل و تمیز بذریعہ علم کے عطا کی ہے اسوجہ سے اشرف المخلوقات بھی کہلاتے ہیں کہ اگر عقل و تمیز نہو تو یہ بھی حیوانات مطلق سے کچھ کم نہیں ہیں قسم دوم حیوان مطلق کے بیان میں کہ جسکی انتہا نہیں ہے اوس

خداوند نے بیشمار پیدا کئے ہیں اور بعضوں کو تری میں رہنے کی جگہ دی اور بعضونکو خشکی میں اور بعضونکو ہوا میں اُڑنے کو جگہ دی ہے پس اوّل اُنکا بیان ہے کہ جو جزائر دریاے چین میں رہتے ہیں اور لوگ اُن سے بہت کم واقف ہیں دریاے چین کا بیان اس دریا میں جزائر بہت ہیں اونکا شمار کسی کو نہیں معلوم ہے سوائے خدائے تعالےٰ کے بعض جزیرہ اونمیں سے مشہور ہیں کہ وہاں آدمی آتے جاتے ہیں اور بعض غیر مشہور ہیں انہیں سے ایک جزیرہ ہے کہ اوسکو رایج کہتے ہیں وہ جزیرہ بہت بڑا ہے کہ حدود اوسکے حدود چین سے لیکر حدود بلند سے ملگئے ہیں ابن الفقیہ نے لکھا ہے کہ اس جزیرہ میں ایک قوم رہتی ہے کہ صورت اُنکی صورت آدمی کی سی اور اطوار اُن کے جانوروں کے ایسے اور کلام اُنکا سمجھ میں نہیں آتا ایک درخت سے دوسرے درخت پر کودتے ہیں صورت اُنکی یہ ہے

اور یہ بھی لکھا ہے کہ اوس جزیرہ میں ایک قسم کی بلیاں ہیں کہ اُنکے پر مثل چمگادڑ کے ہوتے ہیں گوش سے اصل دُم تک صورت اُنکی یہ ہے

اور اسی جزیرے میں ایک قسم کی بکریاں ہوتی ہیں پاڑھے کے برابر رنگ اُنکے سُرخ
اور اُسپر سفید نقطے پاڑھے جیسے ہوتے ہیں اور دُم اُنکی ہرنکی دُم سے مشابہ اور گوشت اُنکا کھٹا

صورت اُنکی یہ ہے

اور اس جزیرے میں ایک پہاڑ ہے کہ اوسکو نصبان کہتے ہیں اوس پہاڑ میں بہت
بڑے بڑے سانپ رہتے ہیں کہ ہاتھی اور بھینس کھا جاتے ہیں صورت اوسکی یہ ہے
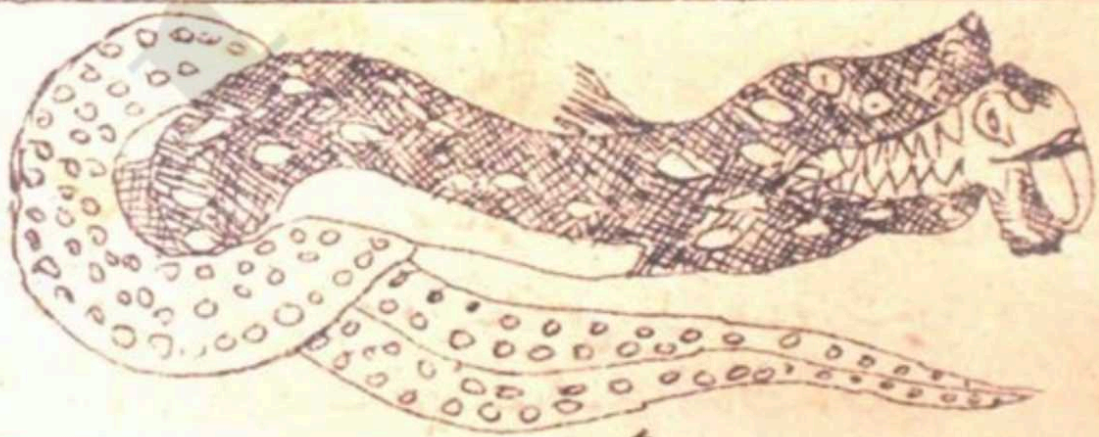
اور یہ بھی لکھا ہے کہ اُس جزیرہ میں طوطے دیکھے ہیں سُرخ سبز سفید زرد جو
بات جس کی زبان سے سُنتے ہیں اُسی طرح وہ
بھی کلام کرتے ہیں صورت اُنکی یہ ہے
اور یہ بھی لکھا ہے کہ وہاں ایک قسم کے طاؤس
ہیں سبز رنگ نقش دار اور ایک قسم ہوتی ہے
عجیب فاختہ سے چھوٹی چونچ اوسکی زرد سیاہ بازو

سفید شکم و پر سرخ طوطے سے فصیح زیادہ ہے جو کچھ سنتی ہے یاد کرلیتی ہے اور اسی طرح بولتی ہے صورت انکی یہ ہے

اور اس جزیرے میں کرگدن بجثہ گینڈہ بیدم کا ہوتا ہے صورت اس کرگدن کی یہ ہے -
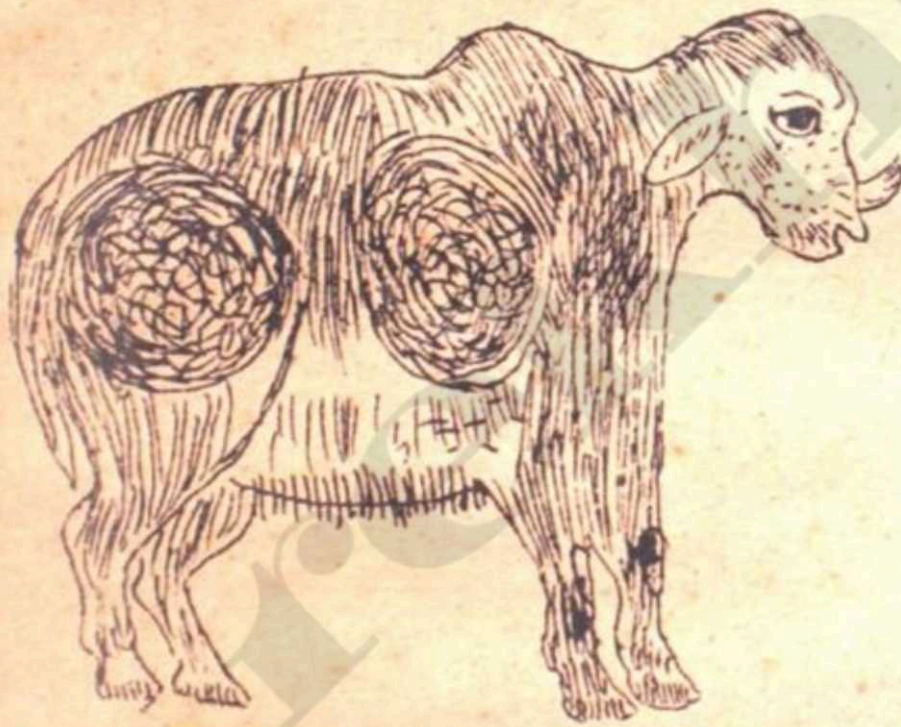
اور درخت کافور اور بید اور مجیٹھ کا پیدا ہوتا ہے اور درخت مجیٹھ کا خرتوت کے مشابہ ہوتا ہے اور مزہ اوسکا علقم کے مزہ سے ملتا ہوا اور منجملہ اور جزائر کے جزیرہ واق واق ہے جزیرہ رابح کے متصل وہاں ایک عورت بادشاہ ہے کہتے ہیں کہ اس جزیرہ سے ملے ہوئے ایک ہزار سات سو جزیرے اور ہیں اُن سب پر اوسی عورت کی بادشاہت جاری ہے موسیٰ بن مبارک سیر نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ میں اوس عورت کی خدمت میں جو بادشاہ ہے گیا دیکھا برہنہ بدن تخت پر بیٹھی ہے اور ایک تاج زریں سر پر رکھے ہوئے دو چار ہزار لونڈیاں باکرہ ماہرو پری شمائل اوسکی خدمت میں حاضر ہیں اور سب برہنہ بدن اور اس جزیرے کو واق واق اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس میں ایک درخت ہے ذی ثمر اوس میں ایک آواز واق واق کی آتی ہے

وہاں کے رہنے والے اُس آواز کو سمجھتے ہیں اور اُس سے خیر و شر کا تفاول لیتے ہیں محمد بن زکریا کہتے ہیں کہ یہ جزیرہ بہت زرخیز ہے کہ وہاں کے رہنے والے اپنے مکانوں نیز زنجیریں سونے کی لگاتے ہیں اور بندروں کی گردن
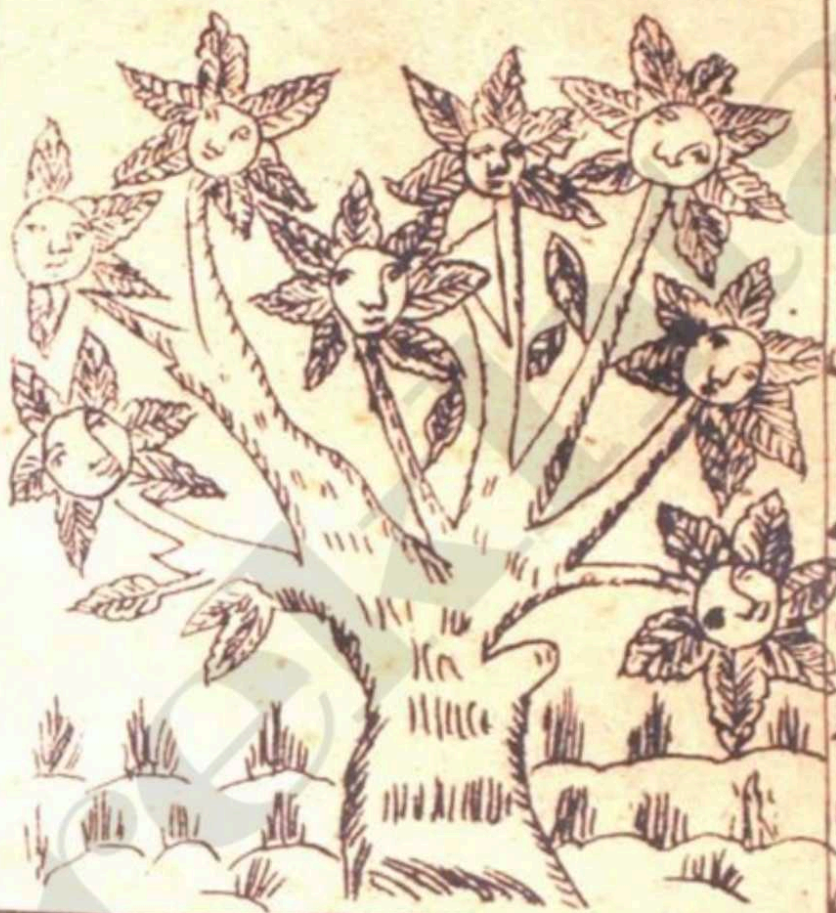
میں بھی سونے کے طوق ڈالتے ہیں اور اکثر لباس سونے کا بنا ہوا پہنتے ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ آبنوس کا درخت وہاں عجیب ہوتا ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ پتھر کا تراشا ہوا ہے اور سبز رنگ کے پتے ہوتے ہیں اور جب تک یہ درخت بنا رہتا ہے رنگ اوسکا سفید رہتا ہے اور جب کہنہ ہوتا ہے سیاہ ہو جاتا ہے اور مانند سنگ سیاہ کے اور منجملہ اُن کے ایک جزیرہ نیان ہے - اس جزیرہ میں ایک قوم ہے نہایت حسین خوبصورت صاحب جمال حتی کہ بوجہ اپنی کثرت حسن کے ڈرتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ ہم کو کوئی پکڑ لیجائے اور اسی ڈر و اندیشہ سے وہ درختوں پر رہا کرتے ہیں اور طرفہ یہ ہے کہ جو آدمی وہاں جاتا ہے اوسے کھا جاتے ہیں اور اُس جزیرے کے پہاڑ کی پشت پر دو جزیرے اور بہت بڑے طویل و عریض واقع ہیں اُس میں جو لوگ رہتے ہیں سیاہ رنگ دراز قامت پیر گز گز بھر کے چہرے لمبے اور بال پیچیدہ امرد صورت اور مردم خوار

اور منجملہ اُنکے اطوار ان ہے عجیب الشکل ایک قسم کے ہیں عظیم الجثہ گدہے کے کافور بھی یہاں کہتے ہیں کہ سکندر ذوالقرنین

ایک جزیرہ ہے یہاں گینڈا ہوتا ہے اور اس میں بندر یعنے بہت بڑے برابر اور درخت پیدا ہوتا ہے جب کشتیاں کی یہاں پہونچیں

صورت اُنکی یہ ہے

اُنہوں نے دیکھا کہ یہاں ایک قوم ہے کہ بدن اُن کے مانند بدن انسان کے اور سر اور چہرے اُن کے مثل کُتوں اور درندوں کے جب اُن کے قریب گئے وہ اُنکو دیکھکر غائب ہو گئے سکندر کے لوگوں نے جانا کہ یہ جن ہیں کس لئے کہ اکثر ان جزائر میں جن رہتے ہیں اور صحت اسکی خدا جانے کیا ہے صورت اُنکی یہ ہے

قسم دوم - حیوانات عجیبہ کے بیان میں

کہتے ہیں کہ اس بحر میں حیوانات عجیب وغریب شکل کے ہیں اور بعض اُن سے ایک گروہ ہے کہ رنگ اُنکا بھی سیاہ ہے اور پانی میں اس طرح سیر کرتے ہیں کہ جس طور مرغ ہوا پر سیر کرتا ہے جب ہوا کشتیوں کے واسطے موافق چلتی ہے اور کشتیاں دریا میں چلتی ہیں یہ لوگ بھی سیاحت کرتے ہیں اور اکثر عنبر لاکر لوہے کیساتھ بیچتے ہیں

کہتے ہیں کہ اُن لوگوں کو مجکوے کہتے ہیں اور تعداد انکی سوائے خدائے تعالےٰ کے کوئی
نہیں جانتا ہے اور ایک قوم ہے سیاہ رنگ جب کشتی انکی جزیرے کے قریب پہونچتی
ہے دریا جوش میں آتا ہے اس علامت سے وہ معلوم کرتے ہیں کہ کشتیاں آتی ہیں
وہ اپنے جزیرہ سے باہر آتے ہیں اور کشتیوں پر چڑھ آتے ہیں سوداگر لوگ بیان کرتے
ہیں کہ اس دریا میں ایک جانور ہے بصورت
مرغ کے ایسا نورانی کہ چشم کو طاقت دیکھنے کی
نہیں جیسا کہ بوجہ نور کے آفتاب میں نظر
کرنا دشوار ہے پس جب وہ جانور کشتی پر آکر
بیٹھتا ہے جوش و اضطراب دریا کا موقوف
ہوتا ہے اور پھر وہ مرغ غائب ہو جاتا ہے -
نہیں معلوم ہوتا ہے کہ کہاں گیا ہے اور پیدا
ہونا اوس جانور کا دلیل سلامتی و نجات کی ہے ۰ اور ایک طائر ہوتا ہے کہ اوسکو
فرشتہ کہتے ہیں قد و قامت میں کبوتر سے بڑا ہے تحفۃ الغرائب میں لکھا ہے کہ جب
وہ اڑتا ہے ایک جانور اور آتا ہے کہ اوسکو کرکہتے ہیں وہ بھی خرشنہ کے برابر
اڑا کرتا ہے یہانتک کہ خرشنہ پر اپنے گراتا ہے کر کر اُن پروں کو کھاتا ہے اور خرشنہ
پر نہیں گراتا ہے مگر اڑنے میں ۰

صورت خرشنہ یہ ہے

ایک جانور چوپایہ ہوتا ہے کہتے ہیں
بشکل ہرن کے اور اوسکے دو دانت ہیں
مثل سور کے اوسکو دابۃ المشک کہتے
ہیں ہر سال وقت معین پر نکلتا ہے
لوگ اوسکو شکار کرتے ہیں اور اوسکی
ناف میں ایک خون ہوتا ہے اوسکو مشک
کہتے ہیں الا اوس مقام میں اوسکی خوشبو

ظاہر نہیں ہوتی جب دوسرے مقام
میں اوسکو لیجاتے ہیں اوس سے
خوشبو پیدا ہوتی ہے **صورت**
دابۃ المشک یہ ہے -
اور ایک مچھلی قریب جزیرہ واق
واق کے درازی اوسکی دوسو
گز سے زاید ہے جب لوگ جانتے ہیں کہ وہ مچھلی قریب آئی غل کرتے ہیں اور
ڈھول بجاتے ہیں اور پتھر پھینکتے ہیں تاکہ وہ مچھلی اوس مقام سے گریز کرے
اور جب وہ مچھلی بازو کھولتی ہے بادبان کشتی کی طرح معلوم ہوتے ہیں صورت اوسکی یہ ہے

اور اس دریا میں ایک قسم کی مچھلی ہے کہ اوسکو سیلان کہتے ہیں جب اس مچھلی کو شکار
کرتے ہیں اسکا گوشت دو روز تک خراب نہیں ہوتا ہے صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہے کہ
اگر اس کے پکانے میں سر دیگ کو
بند نہ کریں تو وقت گرم ہونے دیگ
کے یہ کود کر بھاگ جائے اور
کسی سوراخ میں چھپ رہے
مثل نیولے کے **صورت**
ماہی سیلان یہ ہے -

اور بھی ایک مچھلی ہے کہ اوسکو راطم کہتے ہیں منہ اوس کا مانند منہ سوّر کے ہے

اور اوسکے بدن پر پوست مثل اور
مچھلیوں کے نہیں ہے بلکہ وہ مثل
ایک پارۂ گوشت کے ہے اور
مقام مخصوص اوسکا مثل عورتوں
کے ہے صورت اوسکی یہ ہے

اور بھی ایک سانپ ہے کہ اوس کو
حیات عظام کہتے ہیں دریا سے نکلکر ہاتھی و بھینس وغیرہ کو نوالہ کرتا ہے بعد ازاں اپنے
تئیں کسی درخت پتھر پر لپیٹتا ہے تاکہ ہڈیاں اوس حیوان کی جس کو کھایا ہے ٹوٹ جاویں
چنانچہ آواز انکے ٹوٹنے کی مسموع ہوتی ہے صورت سانپ عظام کی یہ ہے

اور خواص اس دریا کا یہ ہے کہ موتی اور جواہرات نکلتے ہیں اور حیوانات عجیبۃ الاشکال
اور مختلفۃ المقدار پیدا ہوتے ہیں چنانچہ مقدار بعض کا دو سو گز اور بعض کا دو سو بالشت ہوتا ہے

اور بعض حیوان بعض کو کھا جاتے ہیں اور اُس دریا میں ایک گرداب ہے کہ وہاں
سے کشتی کو نجات دشوار ہوتی ہے ملّاح اوس مقام کو جانتے ہیں اور وہاں سے گریز کرتے ہیں
فصل جزائر بحر ہند کے بیان میں حکیم بطلیموس نے لکھا ہے کہ بحر ہند میں اسقدر جزائر ہیں کہ اگر
شمار کئے جاویں زاید بیس ہزار سے ہوں اور مخلوقات اُن جزائر کے بیشمار سوائے باریتعالے
عز اسمہ کے کوئی نہیں جانتا ہے اُن جزیروں سے بعض وہ ہیں کہ کوئی آدمی وہاں نہیں پہونچا
لیکن جزائر مشہورہ کہ اہل بلاد ہمارے وہانتک پہونچے ہیں بعض اُن سے مذکور ہیں منجملہ
اُن جزائر کے جزیرہ برطائیل ہے اور یہ جزیرہ قریب ہے جزیرہ رائج سے ابن الفقیہ نے
کہا ہے کہ اس جزیرے میں ایک قوم ہے کہ منہ اُنکے مثل ماہ درخشندہ یا مانند شے براق کے
اور بال اُنکے مثل دم اسپ کے ہیں اور جزیرہ میں کرگدن پیدا ہوتا ہے اور اس جزیرے میں ٹیلا
ہیں کہ شب کے وقت وہاں سے آواز دف اور طبل اور چنگ کی مسموع ہوتی ہے اور کبھی آوازہائے
گریہ سنکر بحری لوگ کہتے ہیں کہ دجال اسی جزیرے میں ہے اور یہاں سے خروج کریگا اور قرنفل
یعنے لونگ اس جزیرے میں پیدا ہوتے ہیں جب سوداگر وہاں پہونچتے ہیں اسباب سوداگری کنارے
رکھتے ہیں اور کشتی پر سوار ہوتے ہیں ساکنان اسی جزیرے کے شب کو آتے ہیں اور پہلوے ہر اسباب
میں لونگ رکھکر چلے جاتے ہیں صبحکو جب تاجر آتے ہیں جو راضی ہوتا ہے لونگ لیجاتا ہے اپنا اسباب
چھوڑ جاتا ہے اور جو نہیں راضی ہوتا ہے اپنا اسباب اور لونگ دونوں چیزونکو وہاں چھوڑ دیتا ہے یہانتک کہ دوسری
شب کو وہ لوگ پھر آتے اور کچھ لونگ زیادہ
کر دیتے ہیں اگر کوئی لونگ اور اپنا اسباب
دونوں لیجانیکا ارادہ کرتا ہے تو کشتی ساکن
رہتی ہے یہانتک کہ وہ شخص اپنا اسباب یا لونگ
وہاں پر چھوڑ دیوے اور اگر اس لونگ کو کوئی شخص
اوس وقت میں کھاوے کہ جب تازی ہو تو اوس
شخص میں بہت جلدی اثر کری بال اوسکے سفید نہ
ہوں صنوبر لونگ چنو والوں کی بیماری

اور اوس جزیرے میں ایک درخت ہے کہ اوسکو الوف کہتے ہیں پتے اوس درخت کے لباس اُنکا ہے
اور پھل غذا اور اس جزیرے میں ایک قسم ہے کینگڑے کی کہ وہ قوم اوسکو کھاتی ہے اور وہ کینگڑے
جسوقت پانی سے باہر آتے ہیں فی الحال پتھر ہو جاتے ہیں اور وہ پتھر ادویہ سرمہ سے ہے اور آنکھ کو
بہت نافع ہے اور غذا اس قوم کی لونگ ہے اور ناریل اور کیلا اور ماہی صورت درخت الوف یہ ہی

اور بعض اُنہیں جزائر سے جزیرہ السلاط ہے اُسمیں درخت صندل اور کافور اور سنبل اُگتا ہے اور
اس جزیرے میں مچھلیاں ہیں کہ دریا سے نکلکر درختوں پر جاتی ہیں اور اوسکے پھلوں کو کھاتی
ہیں اور اوسکو کھا کر مست ہو جاتے ہیں اور درخت سے گر پڑتے ہیں آدمی آتے
ہیں اور اُن کو شکار کرتے ہیں اور کھاتے ہیں۔ صورت اوس کی یہ ہے ؛

حکایت ہے کہ سکندر ذوالقرنین بعض جزائر میں وارد ہوا ایک قوم کو دیکھا کہ بدن انکا مانند
بدن آدمیوں کے اور سر اُنکے مثل سر کتوں کے اور دانت اُنکے مُنہ سے باہر نکلے ہوئے مثل سور
کے اور مُنہ سے آگ نکلتی ہے ذوالقرنین کے ساتھ لڑائی کرتے تھے اور ہمراہیان ذوالقرنین نے
ایک قصر روشن دیکھا صاف زیادہ بلور سے اور یہ قوم اُسی مکان سے آتی تھی ذوالقرنین نے چاہا کہ اوس
جزیرے میں اُترے برام حکیم ہندی نے منع کیا اور کہا کہ جو یہاں اُترتا ہے خواب اور غشی اوسپر
طاری ہوتی ہے اور رہائی یہاں سے مشکل ہوتی ہے اور یہ قوم اوسپر غالب آتی ہے اور بعض
اُنہیں جزائر سے جزیرۂ اثلث ہے چنانچہ صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہے کہ یہ تین جزیرے
ہیں ایک جزیرے میں تمام رات بجلی چمکتی ہے اور دوسرے میں ہوا سخت چلتی ہے اور تیسرے میں
پانی برستا ہے یہ صورت ہمیشہ وہاں رہتی ہے اور منجملہ اُن جزائر کے جزیرۂ الکالوس ہے ساکنان
اوس جزیرے کے ننگے رہتے ہیں اور طعام اُنکا مچھلی اور کیلا اور ناریل ہے اور مال اُنکا لوہا اہل
کشتی سے معاملہ کرتے ہیں منجملہ اُن جزائر کے جزیرہ جابہ ہے اور اس جزیرہ میں ایک پہاڑ ہے
تمام رات اُسی پہاڑ پر آتش عظیم دکھلائی دیتی ہے اور دنکو بوجہ دھوئیں کے کوئی شخص اوسکے
نزدیک نہیں جاسکتا اور اُس جزیرہ میں ایک قوم ہے بصورت آدمی کے سُرخ رنگ مائل بہ تیرگی اور اُسکے سینہ
پر ہیں اور گردن نہیں رکھتے ہیں اور وہاں ناریل اور کھجور اور گنا اور کیلا پیدا ہوتا ہے صورت اُنکی یہ ہے

اور منجملہ اُن جزائر کے جزیرۂ التنین ہے یہ جزیرہ نہایت بزرگ اور آباد ہے اور اسمیں بہت شہر اور
قلعہ ہیں اور خلقت بہت اور پہاڑ اور درخت کثرت سے ہیں اور زراعت بہت ہوتی ہے حکایت
ہے کہ عہد اسکندر میں اس جزیرے میں ایک سانپ پیدا ہوا کہ اوس جزیرے کے جانوروں کو کھا جاتا

تھا اُسکی وجہ سے بہت فساد اوس جزیرے میں واقع ہوا باشندے وہاں کے ہر روز دو گائیں چھوڑ دیتے تھے وہی سانپ آتا اور اُن گاؤں کو کھا کر پھر اپنے مقام پر چلا جاتا تھا اگر گاؤں کو نہ پاتا عمارت کی طرف متوجہ ہوتا اور جو کچھ سامنے پڑتا اوسکو کھا جاتا جب اسکندر ذوالقرنین وہاں گیا باشندے وہاں کے ظلم اور جور سانپ کے شاکی ہوئے اسکندر نے حکم کیا کہ دو گائیں حاضر کریں اور اُنکی کھال کو گوشت سے خالی کرلیں اور بجائے گوشت کے گندھک اور چونہ اوس کھال میں بھریں اور درمیان اوسکے میخہائے آہنی جابجا نصب کریں اور اُنکو گذرگاہ سانپ پر رکھدیں چنانچہ وہ لوگ حسب الحکم بجالائے موافق معمول کے وہ سانپ آیا اور اوسکو کھا گیا گندھک وغیرہ نے اوسکے بدنمیں اثر کیا اور میخہائے آہنی اوسکے بدنمیں چبھی نہایت پریشان ہوا جب دوسرے روز نہ آیا آدمی اوسکے مقام سکونت پر گئے اوسکو مردہ پایا بہت خوش ہوئے ۔ بعد ازاں سکندر ذوالقرنین کی بہت تعریف کی اور ہدایا پیش کیے صورت سانپ یہ ہے

فصل بیان حیوانات اس بحر میں صاحب عجائب الاخبار نے لکھا ہے کہ اس دریا میں ایک مرغ ہے کہ اوسکو ققنوس کہتے ہیں یہ مرغ اپنے ماں باپ کی رعایت کرتا ہے ۔ جب ماں باپ اوسکی ضعیف ہوتے ہیں دو بچے اوسکے بچوں سے واسطے مراعات کے موجود رہتے ہیں اور اُنکو واسطے جدا آشیانہ بناکر اوسمیں رکھتے ہیں اور آب و دانہ سے اُنکی خبرگیری کرتے ہیں اور جب یہ مرغ بیضہ

دیتا ہے دریا ساکن ہوتا ہے یعنے پانی اوسکا نہیں بہتا ہے یہانتک کہ اوس بیضہ سے بچہ پیدا ہوا اور وقت سکون دریا کے باشندے وہانکے جانتے ہیں کہ فتون نے بیضہ دیا ہے اور چودہ روز میں بچہ پیدا ہوتا ہے اور کہتے ہیں چونکہ یہ جانور اپنے ماں باپ کی خدمت کرتا ہے بوجہ سے اللہ تعالیٰ اسکے لئے دریا کو ساکن کرتا ہے اپنی عنایت سے صورت یہ ہے

اور بعض انہیں حیوانات سے سمک منقوط ہے منہ اوسکا مثل آدمیوں کے ہے اور اوسپر نقطہ ہائے سیاہ ہیں اور تمام جسم اوسکا مثل جسم مچھلی کے ہے صورت ماہی منقوط کی یہ ہے

منجملہ اوسکے سمکہ طیارہ ہے یہ ایک مچھلی ہے کہ رات کو دریا سے نکلتی ہے اور اُڑتی ہے مانند چڑیوں کے اور اوسکی خوراک گھانس ہے اور تمام شب خشکی میں رہتی ہے قریب طلوع آفتاب کے پھر دریا میں چلی جاتی ہے صورت یہ ہے

اور منجملہ اونکے سمکہ خضرہ ہے یعنے سبز سر اوسکا مثل سر سانپ کے ہے اور باقی جسم اوسکا مچھلی کا خاصیت اوسکی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص گوشت اوسکا کھائے چند روز بھوک نہ لگے

صورت مچھلی سبز کی یہ ہے

بعض اونمے وہ مچھلی ہے کہ اوس کو گاؤ ماہی کہتے ہیں اور یہ مچھلی مدور ہے اور اسکی پیٹھ پر تین عمود ہیں کہ سر اُن عمودوں کا تیز ہے مچھلیوں کو اُن سے ہلاک کرتی ہے اور کوئی حیوان دریا میں بوجہ اوس کے خوف کے مقابلہ اوس کا نہیں کر سکتا صورت

گاؤ ماہی یہ ہے

فصل جزائر بحر فارس کے بیان میں

اکثر جزیرے اس دریا کے آباد ہیں اور مسکون تمام ان جزیروں میں آدمی رہتے ہیں اور عمارت بنی ہے اور سوداگر اُن جزیروں میں مثل جزائر قیس اور ہرموز اور قلیات وغیرہ کے معاملہ کے واسطے آتے ہیں اور جزیرہ مغاص کہ اُن جزیروں میں غوطہ زن واسطے موتی نکال لینے کے غوطہ مارتے ہیں نزدیک عمان کے ہیں منجملہ اُن جزائر کے جزیرہ خارق ہے کہ وہ بہترین مغاص ہے الا بہترین مغاص لولوہ ہے کہ جس مقام پر دو بحر ملے ہوں کہتے ہیں کہ نہیں پائی جاتی ہے سیپ موتی کی مگر اوس بحر میں کہ چشمہ شیریں اوسمیں گرتے ہوں جب وقت اوّل فصل بہار کا ہوتا ہے ہوا تیز چلتی ہے اور امواج بلند ہوتے ہیں قطرات بحر او قیانوس سے سیپ میں پہونچتے ہیں اور پانی بحر اوقیانوس کا لیسدار ہے اور مثل پارے کے غلیظ موتی اُنہیں قطرات سے پیدا ہوتا ہے اور سیپ اُن قطرات کو اسطرح اپنے مُنہ میں لیتی ہے کہ جیسے رحم نطفہ کو لیتا ہے اگر سیپ کے مُنہ میں قطرہ بزرگ گرتا ہے موتی بیش قیمت ہوتا ہے اور اگر قطرے چھوٹے گرتے ہیں موتی چھوٹے پیدا ہوتے ہیں اور جب سیپ اُن قطرات کو مُنہ میں لیتی ہے پانی کے اوپر آجاتی ہے اوّل روز میں مُنہ کھولے رہتی ہے یہاں تک کہ باد شمالی اور حرارت آفتاب اوسمیں اثر کرے اور آخر روز میں بھی اسیطور پر پانی کے اوپر آکر مُنہ کھولدیتی ہے الا درمیان روز میں پانی کے اوپر نہیں آتی ہے اس لیے کہ حرارت آفتاب اور موج دریا موتی خراب کردیتی ہے پس منعقد ہوتا ہے سیپ میں موتی جیسا کہ رحم میں بچہ پس اگر درون صدف آب تلخ سے خالی ہے تو موتی نہایت خوبصورت اور آبدار ہوتا ہے اور اگر کسیقدر بھی آب تلخ باقی ہے تو موتی بدرنگ یعنی مائل بہ سیاہی

یا زردی اور غیرہ ہوتا ہے پھر جب موتی سیپ میں تیار ہوتا ہے سیپ اوس مقام سے کسی مقام
سخت میں جاتی ہے مثل اُن مقامات کے جہاں بہت پتھر ہوں اور اپنی رگوں سے اوس مقام
کو خوب مضبوط پکڑتی ہے اور جب سیپ تحویل کرتی یعنی جاتی ہے مقام سخت میں باشندے وہانکے
اوسوقت مطلع ہوتے ہیں اور جب آتی ہے زمین بحرین میں آدمی وہاں کے ایکدوسرے کو سیپ
کے آنے کی مبارکباد دیتے ہیں پس غوطہ زن غوطہ لگاتا ہے سیپ بقوت تمام اپنی جگہ سے اُکھڑتی
ہے پس جو سیپ کہ وقت تیاری موتی کے نکلتی ہے موتی اوسکا خوشرنگ اور لطیف ہوتا ہے اور
جو سیپ بعد تیاری موتی کے نکلتی ہے موتی اوسکا خوشرنگ نہیں ہوتا ہے بلکہ رنگ اوسکا متغیر
ہوتا ہے اور منجملہ اُن جزائر کے جزیرہ کیش ہے دورہ اوسکا چار فرسنگ ہے اور شہر اوس کا
مثل شہروں خوب منظر کے ہے اوس شہر میں شہر پناہ ہے اور شہر پناہ میں دروازے اور اوسمیں
بہت باغ اور درخت ہیں اور پانی کنوؤں کا استعمال کرتے ہیں اور سوداگران عجم و عرب اور کشتیاں
ہند و فارس کی وہاں مجتمع ہوتی ہیں لیکن گرمیوں میں مثل تنور کے گرم ہوتا ہے پوست بڑھجاتا
ہے اسلئے ہر ایک شخص تھیلی بناکر اوسمیں انار کے پتے بھر کر اوسکے درمیان میں بدن نہانے کو
رکھتا ہے تاکہ پوست اوسکا نہ بڑھے اور جو چیز کہ دریائے ہند میں ہوتی ہے یہاں بھی ہوتی ہے
اور منجملہ اُن جزائر کے جزیرہ جانشک ہے یہ جزیرہ کیش سے نزدیک ہے باشندے یہاں کے دریا
کی لڑائی سے خوب واقف ہیں یعنی پانی میں خوب لڑتے ہیں کہتے ہیں کہ یہ لوگ پانی میں تلوار سے
اس طرح پر لڑتے ہیں کہ اور لوگ خشکی میں اور انکو اسقدر قوت ہے کہ اگر چاہیں تو چند روز دریا
میں سیاحت کریں اہل شہر قیس کہتے ہیں کہ بادشاہ ہند ہدیہ بھیجتے تھے لونڈیوں خوبصورت کو
کشتیوں میں جانب قیس کے وہ کشتیاں جزیرہ جانشک میں جا پڑیں پس وہ لونڈیاں اوس جزیرے
میں اُتریں تاکہ چندے شورش دریا سے آرام کریں پس جن وہاں وارد ہوئے اور انکو لیگئے
اور انکے ساتھ قربت کی پس اُنسے یہ اولاد پیدا ہوئی اور کہتے ہیں کہ لوگ اسقدر بہادر ہیں کہ دوسرا
اُن کے مقابل نہیں اور منجملہ اُن جزائر کے جزیرہ کندلاوری ہے کہتے ہیں عنبر اشہب اسی جزیرے
سے آتے ہیں لیکن اہل سیراف کہتے ہیں کہ عنبر اس دریا کے قعر میں پیدا ہوتا ہے جیساکہ کماۃ زمین
میں پیدا ہوتا ہے جب دریا نہایت جوش میں آتا ہے عنبر دریا سے باہر نکل آتا ہے اسیوجہ سے

ٹکڑے ٹکڑے پایا جاتا ہے اور کبھی اوسکو بڑی مچھلی کھالیتی ہے پس ہلاک ہوتی ہے پانی اوسکو کنارے پر ڈالتا ہے آدمی اوسپر اطلاع پاکر اوسکے شکم سے عنبر نکالتے ہیں **فصل** بعض حیوانات عجیبۃ الاشکال کے بیان میں جو اوس بحر میں ہے بعض اُن حیوانات سے ایک مچھلی مشہور ہے کہ جب وہ پانی کے اوپر آتی ہے دریا جوش میں آتا ہے آدمی اس دریا کے اوس مچھلی کو پہچانتے ہیں جس وقت اوسکو دیکھتے ہیں معلوم کرتے ہیں کہ دریا جوش میں آویگا پس سفر سے احتراز کرتے ہیں ابوریحان خوارزمی اپنی کتاب مسمی باثار الباقیہ میں لکھتا ہے کہ تیرھویں کانون آخر کو بحر فارس و اسکندریہ میں ہیجان یعنے جوش پیدا ہوتا ہے اور ایک قسم کی مچھلی پانی کے اوپر ظاہر ہوتی ہے اور یہی مچھلی دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ دریا جوش میں آویگا اور یہ مچھلی ایک روز قبل جوش دریا کے نمودار ہوتی ہے صورت اوسکی یہ ہے -

اور منجملہ اوس کے ایک مچھلی ہے سبز رنگ طول اوسکا ڈیڑھ گز کا ہے اور اوس کی سونڈھ ہے خاردار کہ جانوں کو اُن کانٹوں سے زخمی کرتی ہے اور کھا جاتی ہے مصنف لکھتا ہے کہ میں نے بچشم خود دیکھا ہے کہ ایک مچھلی کو اسی قوم سے کہ اوسکے پیٹ میں بہت مچھلیاں تھیں

اور منجملہ اُنکے ایک مچھلی ہے مدور یعنے گول مانند سپر کے اور دُم اوسکی تین گز سے زائد ہے گویا اوسکی مثل دم سانپ کے معلوم ہوتی ہے اور درمیان دم کے ایک نیش بزرگ ہے سُرخ مانند عقیق کے اور سخت مانند پتھر کے اور اوسکے جسم پر نقطے ہیں نہایت سُرخ اور سیاہ اور دو سوراخ بینی ہیں پشت پر اور مُنہ اوسکا نیچے پیٹ کے اور مقام مخصوص اوسکا مثل عورتونکی ہے
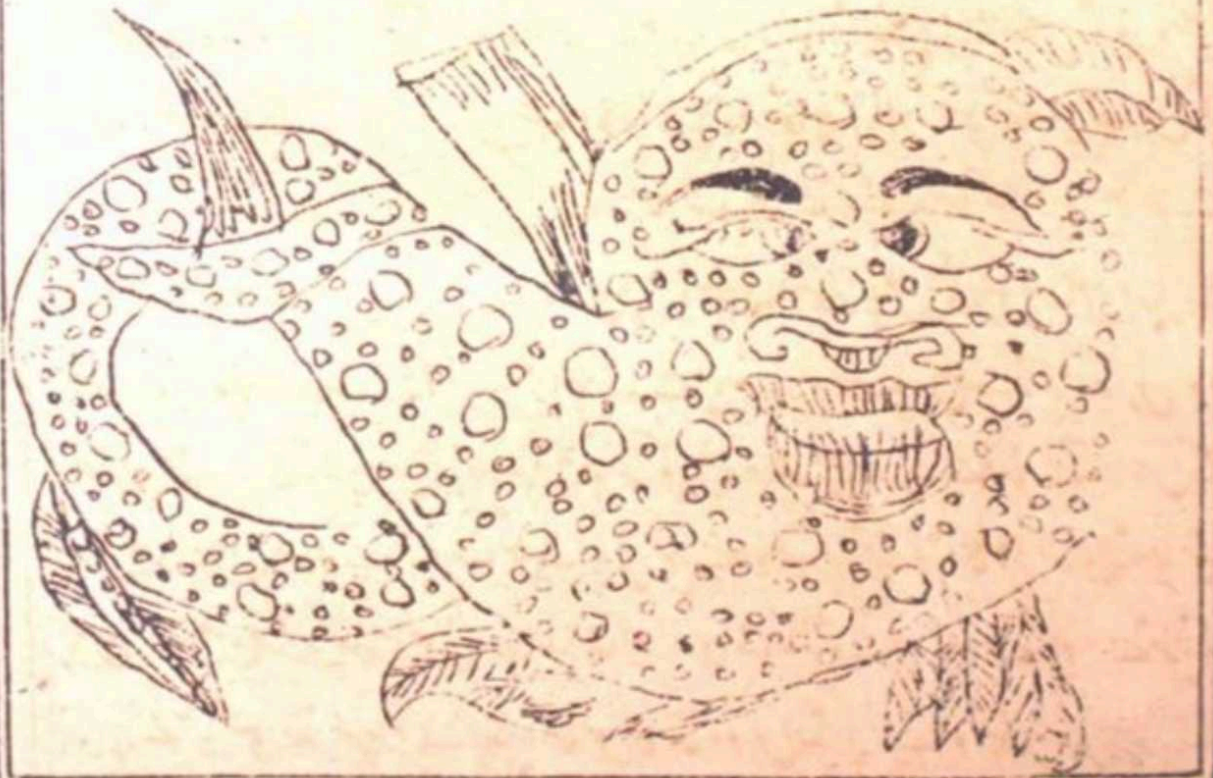
عجائب اُس دریا کے لیے انتہا نہیں حصر اونکا دشوار ہے ختم کیے جاتے ہیں ایک حکایت عجیب پر کہ
کتاب عجائب البحر میں مرقوم ہے حکایت ہے کہ ایک مرد صفہانی نے بیان کیا کہ میں صاحب عیال
تھا بوجہ قرضداری کے اصفہان سے چلا گیا سوداگرونکے ساتھ کشتی پر سوار ہو کر کسی طرف کو
جاتا تھا کہ یکایک ہوائے مخالف چلی حتی کہ بحر فارس میں وہ کشتی جا پڑی معلم نے کہا کہ یہ وہ مقام
ہے کہ یہاں سے کوئی نجات نہیں پاتا ہے کہ جسکو اللہ چاہے سوداگروں نے معلم سے کہا کہ تجھکو کوئی
طریقہ اس سے نجات کا معلوم ہے اوسنے جواب دیا کہ ہم سبھی محل ہلاکی میں ہیں اگر تم لوگوں سے ایک
شخص اپنی جان فدا کرے تو شاید نجات کی صورت حاصل ہو مینے کہا میں زندگی سے سیر ہوں اپنی جان
فدا کرتا ہوں اس شرط پر کہ تم لوگ قرضہ میرا ادا کرو اور میری اولاد کیساتھ احسان کرو سب نے اس
شرط کو قبول کیا اور اوس شخص کو آب و دانہ ہقدر دیا کہ ایک مدت کو کافی ہو پس معلم نے کہا کہ اوس جزیرے
میں جو نزدیک اس مقام کے کھڑا ہو کر تین راتدن ڈھول بجا اور بجانے میں کچھ قصور نکر شاید کہ نجات
حاصل ہو میں اوس جزیرے میں کھڑا ہوا ڈھول بجانے لگا دیکھا مینے کہ پانی متحرک ہوا اور کشتی روانہ
ہوئی یہانتک کہ میری نظر سے غائب ہوئی پس جب کشتی سے میں فارغ ہوا اوس جزیرے میں پھرتا تھا
وہاں ایک درخت عظیم دیکھا کہ ہرگز کبھی ایسا نظر سے نہ گذرا تھا اوسکے اوپر ایک سطح عریض دیکھی جب
دن تمام ہوا ایک آواز سخت سُنی مینے ناگاہ دیکھا کہ ایک مرغ سفید بزرگ کبھی اس عظمت کا جانور
نہ دیکھا تھا وہ اس سطحہ پر بیٹھ گیا میں بوجہ خوف کے چھپ رہا کہ مبادا مجھکو پکڑے جب صبح ہوئی اوس جانور
نے چند مرتبہ بازو ہلائے اور اُڑ گیا پس جب دوسرا دن تمام ہوا پھر آیا اور اسی مقام پر بیٹھا میں زندگی
سے مایوس تھا نزدیک اوسکے گیا اس ارادے سے کہ مجھکو کھالے آگے اوسکے کھڑا ہوا اُلا مجھ سے
کچھ تعرض نہ کیا وقت صبح پھر چلا گیا تیسرے دن پھر آیا بیخوف اوسکے پاس بیٹھا میں جب صبح ہوئی اور
جانور نے بازو جھاڑے جانا مینے کہ اب یہ اُڑا چاہتا ہے پس مینے اوسکے پاؤں مضبوط پکڑ لیے پس وہ
مجھکو لیکر اُڑا یہانتک کہ پہر دن آیا اوسوقت جو نظر کی مینے دیکھا نیچے دریا ہے چاہا مینے کہ اوس کے
پاؤں چھوڑ دوں اسوجہ سے کہ بہت تکلیف پائی تھی مینے الا صبر کیا مینے کہ ناگاہ دیکھا مینے جانب
زمین کے زمین خشک معلوم ہوئی اور عمارات اور دیہات نظر آئے اور وہ جانور ہوا سے نزدیک
زمین کے آیا کسی مقام پر ایک انبار گھاس کا تھا اوس جگہ پر مینے اوسکے پاؤں چھوڑ دیے

اور اپنے تئیں اوس گھانس کے انبار تک پہونچایا اور وہ جانور چلا گیا لوگ مجھکو دیکھتے تھے
جب میں اوس انبار پر پہونچا آدمی میرے پاس آئے اور مجھکو اُٹھا کر نزدیک بادشاہ کے
لیگئے ایک شخص آیا کہ میری زبان سے واقف تھا اوس نے دریافت کیا کہ تو کون ہے
میں نے حکایت اپنی ابتدا سے بیان کی پس اُن لوگوں نے مجھکو مبارک جانا اور بادشاہ نے
مجھکو بہت مال عنایت کیا چند روز اوس مقام میں گذرے تھے کہ ایک روز میں کنارہ دریا کے
گیا کشتی اپنے دوستوں کی دیکھی جب مجھکو اُن لوگوں نے دیکھا متعجب ہوئے اور حال پوچھا میں نے کہا
یارو خدا علیم ودانا ہے کہ میں نے اپنے نفس کو خدا کی راہ پر فدا کیا تھا اوسکے لطف ازلی نے مجھکو
اوس بلا سے نجات دی ایک طریقۂ عجیب سے بخوبی روزی کرامت کی اور تم سے قبل
مقصد کو پہونچایا صورت مرد صفہانی اور جانور کی یہ ہے

فصل دریائے ہند کے حیوانوں کے بیان میں - جو حیوانات دریاؤں میں بھی ہیں اُن کا

ذکر ہو چکا ہے الا جو حیوانات اس دریا کے ساتھ مخصوص ہیں اُنکا ذکر کیا جاتا ہے منجملہ اون کے ایک مچھلی ہے کہ درازی اوس کی دو سو گز کی ہے جب اپنی دُم کو کشتی پر مارتی ہے کشتی غرق ہو جاتی ہے اصحاب کشتی اوس سے بہت خوف کرتے ہیں صورت اوسکی یہ ہے

اور منجملہ اوسکے ایک مچھلی ہے کہ درازی اوسکی ایک گز سے زاید ہے اور مُنہ اوسکا شل مُنہ بوم کے یعنے اُلّو کے ہے صورت اوسکی یہ ہے

اور منجملہ اوسکے ایک مچھلی ہے کہ جب اوسکو شکار کر کے خشک کرتے ہیں وہ مثل روئی کے ہوجاتی ہے اوسکو کاٹ کر کپڑا بنتے ہیں وہ کپڑا بہت گراں قیمت اور عزیز الوجود ہوتا ہے اور نام اوس کپڑے کا شیاب سکی ہے صورت اوسکی یہ ہے

اور منجملہ اوسکے ایک مچھلی ہے کہ درازی اوس کی بیس گز کی ہے اور اوس کے پیٹ میں ہزار بیضہ ہوتے ہیں اور پشت اوسکی مچھلیوں تک کے ہے کہتے ہیں کہ اپنے بچوں کو وہ دودھ دیتی ہے اور مثل جانوران خشکی کے پرورش کرتی ہے

صورت اوسکی یہ ہے

اور منجملہ اوسکے ایک مچھلی ہے کہ شکل اوسکی گائے کی ہے بچہ دیتی ہے اور دودھ پلاتی ہے بخلاف تمام مچھلیوں کے انڈا دیتی ہے

صورت اوس مچھلی کی یہ ہے
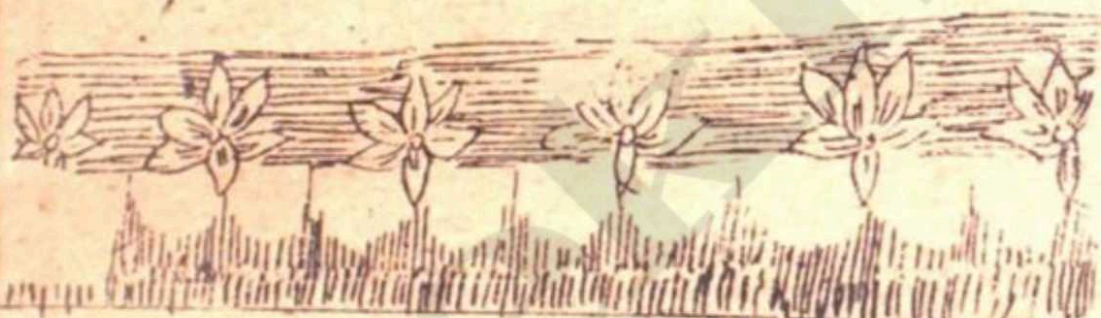
فصل جزائر بحر زنج کے بیان میں منجملہ اون کے جزیرہ محترقہ ہے اور یہ جزیرہ بہت دور ہے اور شاذ و نادر کوئی اوس طرف کو جاتا ہے ایک تاجر حکایت کرتا ہے کہ ایک مرتبہ میں اُس دریا میں کشتی پر سوار تھا کہ اتفاقاً کشتی میری ایک گرداب عظیم میں پڑی آخرالامر جزیرہ محترقہ میں پہونچی وہاں ایک قوم کو دیکھا کہ مجمع کیئے ہوئے فریاد و بکا کرتی ہے سبب نالہ و زاری پوچھا میں نے اُن لوگوں نے بیان کیا کہ یہ ستارہ جو ہمارے داہنی طرف معلوم ہوتا ہے بعد تیس برس کے ظاہر ہوتا ہے اور جو کچھ اس جزیرے میں ہوتا ہے سب جلا دیتا ہے اور ہر سو روہ ستارہ نزدیک ہوتا جاتا تھا اوس قوم نے کشتیاں بنائیں جب ستارہ قریب ہوا جو اسباب اُٹھ سکا کشتیوں پر رکھکر روانہ ہوگئے میں بھی اُن کے ہمراہ ہوا بعد انکے ایک مدت کے جب اُن لوگوں کو معلوم ہوا کہ ستارہ سمت راس سے زایل ہوگیا پھر اوس جزیرہ میں آئے دیکھا میں نے جو وہاں باقی تھا سب جلکر خاک ہوگیا دوسری مرتبہ اوس قوم نے وہاں سامان اپنا درست کیا اور عمارات بنائی اور منجملہ اُن کے جزیرہ صوصا ہے یہ جزیرہ قریب بلاد زنج کے واقع ہے ایک سوداگر سے حکایت ہے کہ اس جزیرے میں ایک شہر ہے سنگ سپید کا وہاں کوئی

شخص نہیں رہتا ہے الّا آواز شور و غوغا کی مسموع ہوتی ہے جب ارباب کشتی اتفاقاً
وہاں وارد ہوتے ہیں وہاں کا پانی پیتے ہیں اوس پانی سے بوے کافور آتی ہے او
نزدیک اوسکے پہاڑ ہیں شب کو اُن پہاڑوں سے آتش عظیم پیدا ہوتی ہے اور گاہ گاہ
آواز بھی معلوم ہوتی ہے وہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ یہ آواز دلیل موت بادشاہ جنات
کی ہے اور اُسی قریب میں ایک سانپ ہر سال ایک مرتبہ پیدا ہوتا ہے بادشاہ زنج
اوسکو شکار کرتا ہے اسلیئے کہ اوسمیں فوائد متعدد ہیں اوسکو پکا کر چربی اوسکی بدن پر ملتے
ہیں قوت اور ہیبت اور فرحت حاصل ہوتی ہے اور مرض سل کو استعمال اوسکا بہت نافع
ہے بادشاہ وہاں کے اوسکے پوست کو بطریق تحفہ کے جا بجا بھیجتے ہیں اور اوسکو
عزیز رکھتے ہیں سلاطین ہند کے خزانہ میں اکثر ہوتا ہے اسلیئے کہ یہاں عارضہ سل
اکثر لاحق ہوتا ہے صورت اوس کی یہ ہے ٭
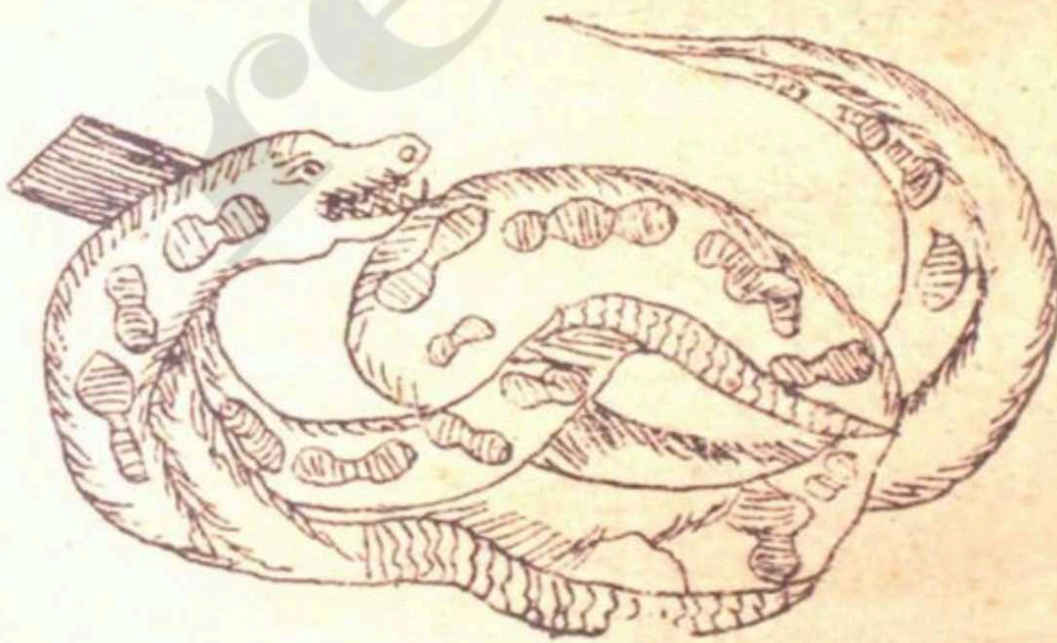
ناگاہ ایک غول جانوران جنگلی کا کہ اُنکو غرانیق کہتے ہیں آیا پس میں نے ایک عصائے سخت
اُنکو مارا وہ سب جانور اُڑ گیئے اُن لوگوں نے مجھکو عزیز جانا پس دو ٹکڑے کر کے میں نے
اُٹھا لیئے اور اوسمیں پتے اور شاخیں درختوں کی باندھے اور اوسپر کچھ توشہ رکھکر سوار ہوا
ہوا نے مجھکو وہاں سے اُڑا کر ومیہ میں ڈالا جس شخص نے اس قول کو سُنا تسلیم کیا ارسطاطالیس
نے کتاب حیوان میں لکھا ہے کہ جب دریائے نیل کا پانی جاری ہوتا ہے غرانیق خراسان سے

ناحیۂ مصر میں جاتے ہیں اور وہاں ایک قوم سے مقابلہ کرتے ہیں کہ قد انکا ایک گز کا ہوتا ہے
اور منجملہ انکے جزیرہ سگسار ہے یعقوب ابن اسحق السراج نے لکھا ہے صورت اوسکی یہ ہے

کہ میں نے ایک مرد کو دیکھا کہ اوسکے منہ پر ناخن کے داغ تھے میں نے اوسکا سبب پوچھا اوس نے
بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ کشتی پر سوار ہوا تھا کہ ہوا نے میری کشتی کو ایک جزیرہ میں پہونچایا
کہ وہاں سے خلاص ہونا ہر ایک کا دشوار تھا وہاں ایک قوم کو دیکھا کہ سر انکے مثل کتوں کے
سر کے اور بدن انکے مانند بدن انسان کے اس ہیبت پر اوگ وہ لوگ میرے پاس کھڑے
رہے بعد ازاں ایک شخص ان سے باہر آیا اور ہاتھ میں لکڑی لیکر مثل بکریوں کے مجھکو
اپنے مکانوں میں دوڑا آیا پس وہاں ایک قوم کو دیکھا کہ تمام انسان عالم سے بلند اور قوی
بعدہ مجھکو مکان کے اندر لیگئے وہاں ایک شخص مثل میرے مقید تھا ہمیشہ میرے واسطے انواع
انواع کے فواکہ اور طعام لاتے ہیں اوس شخص مقید نے کہا کہ یہ تم کو اسواسطے کھلاتے ہیں تاکہ
تو فربہ اور توانا ہو جب فربہ ہو جائیگا تجھکو کھاینگے میں کم کھاتا ہوں اور میرے ہمراہیوں سے
جس نے خوب کھایا اور فربہ ہوا اوسکو کھالیا مجھکو اور اوسکو چھوڑ دیا اسلیئے کہ میں ضعیف تھا
اور وہ شخص جو سابق سے مقید تھا بیمار تھا پس اوس شخص نے بیان کیا کہ اس قوم میں ایک

عید ہوتی ہے کہ اوسدن سب عید گاہ کو جاتے ہیں اور تین روز وہاں رہتے ہیں پس اگر تو
اپنی نجات چاہتا ہے یہاں سے چلا جا **فصل** بیان میں حیوانات عجیبہ کے جو اس بحر
میں ہیں منجملہ اُنکے ایک مچھلی عجیب وغریب ہے عبد الرحمن بن ہارون مغربی مجلس خانہ میں
لکھتا ہے کہ میں اُس دریا میں کشتی پر سوار تھا ناگاہ ایک مقام پر پہونچا کہ اوسکو
برطون کہتے ہیں میرے ہمراہ غلام تھا اوسکے پاس قلابے تھے اوس نے دریا
میں قلابہ ڈالا اور مچھلی کو پکڑا وہ مچھلی بقدر ایک بالشت کے تھی پس دیکھا میں نے کہ
اوسکے داہنے کان پر لکھا تھا لا الہ الا اللہ اور اوسکی پشت پر محمد اور بائیں کان پر رسول
اللہ اور منجملہ اوسکے ایک حیوان ہے کہ ذکر کیا ابو حامد اندلسی نے لکھا ہے کہ میں نے دیکھا
ناگاہ پانی دریا کا کم ہوا اور کھل گیا دہانہ کوہ کا اور اوسپر ایک نارنج سرخ نظر آیا گویا
کہ ابھی درخت سے توڑا ہے مجھکو گمان ہوا کہ کسی اہل کشتی سے گرا ہوا ہے چاہا میں نے کہ ایک
اونمیں سے لوں دیکھا میں نے کہ ایک حیوان تھا اسقدر پتھر سے لپٹا تھا کہ چھری سے
جُدا نہ ہوسکا اوسکے مُنہ کے سر تھا نہ آنکھ اور مُنہ اوسکا پتھر سے ملا تھا پس اوسپر ایک کپڑا
لپیٹ کر کھینچا میں نے پس دیکھا میں نے کہ اوسکے مُنہ کے باہر پانی مثل حباب کے تھا اور
وہ نرم تھا اور مثل نارنج کے سُرخ پس جب میں نے اوسکو چھوڑا اوس نے اپنا مُنہ کھولا
اور مُنہ کو حرکت اس طرح پر تھی کہ جیسے دم لیتا ہے منجملہ اُن کے ایک حیوان ہا ہے
کہ ذکر کیا کرتا ہے اوسکو ابو حامد اندلسی نے کہا کہ میں بحر روم میں تھا چاہا میں نے کہ
وضو کروں ایک پتھر پر بیٹھا اوس پتھر کے نیچے ہے ایک دُم زرد رنگ سانپ کی معلوم
ہوئی اور اوسپر سیاہ نقطے تھے پس میں اوس پتھر پر سے اتر آیا بعد ازاں اُس پتھر
کے نیچے سے اُس نے مُنہ نکالا مثل خرگوش کے اور بدن اوسکے پانچ تھے ہر ایک بقدر
تین گز کے ایک نے میرے ہمراہیوں سے اوسکو خنجر مارا کچھ اوسکو اثر نہ ہوا باوجودیکہ
نہایت نرم تھا اور پوست اوسکا پوست پیاز سے باریک زیادہ تھا گوشت اوسکا
مثل گوشت دُنبہ کے ہوتا ہے اور اوس کے بدن میں ہڈی نہیں تھی اہل دریا کہتے
ہیں کہ یہ سانپ جب کشتی پر آجاتا ہے وہاں کے کتوں کو کھالیتا ہے اوسکو خرگوش دریائی

بھی کہتے ہیں خواص اوسکے احوال حیوانات آبی کے شمول مذکور ہونگے انشاءاللہ تعالےٰ

صورت اوسکی یہ ہے

اور منجملہ اونکے شیخ یہودی ہے ابوحامد اندلسی کہتا ہے کہ یہاں ایک جانور ہے منہ اوسکا مثل آدمی کے اور بدن اوسکا مانند مینڈک کی لیکن جثہ اوسکا بقدر گوسالہ کے او جلد مثل گائے کے ہے اوسکو شیخ یہودی کہتے ہیں اسلئے کہ شب شنبہ کو پانی سے آتا ہے اور شب یکشنبہ تک خشکی میں رہتا ہے اور کچھ نہیں کھاتا ہے بعد غروب آفتاب کے شب یکشنبہ کو پانی میں جاتا ہے پوست اوسکا نقرس پر رکھتے ہیں فی الحال درد کو زائل کردیتا ہے صورت شیخ یہودی کی یہ ہے

اور اُس دریا میں سانپ بہت ہیں اکثر قریب تر ابلیس اور لادقیہ اور جبل اقرع کے ہوتے ہیں اطراف مملکت انطاکیہ کبھی دریا سے صحرا میں آتے ہیں تب حیوانات کوئی اُنکے عذاب سے محفوظ ہوتے ہیں اور حیوانات صحرائی اُنکے شر سے ہلاک ہو جاتے ہیں واللہ اعلم بالصواب صورت سانپ کی یہ ہے

عجائب اس دریا کے بیشمار ہیں ایک حکایت عجیب پر ختم کئے جاتے ہیں کہ زمان حکومت کسریٰ میں ترکان جزر دریائے ایران میں آتے اور لوٹ لیجاتے وہاں کے رہنے والے نہایت تنگ تھے جب نوبت بادشاہت نوشیرواں کی آئی اُس نے بادشاہ جزر سے دوستی پیدا کی اوس سے درخواست کی کہ درمیان بلاد ایران اور بلاد جزر کے ایک سد بنائی جائے اوسنے قبول کیا نوشیرواں نے حکم کیا یہ سد اس طرح پر تعمیر ہو کہ ہرگز خراب نہ ہو اور ساکنان جزر وہاں سے ادھر نہ آویں نوشیرواں آپ وہاں گیا اور بارہ برس وہاں مقام کیا اور سد بنوائی جب تعمیر سے فراغت پائی بہت خوش ہوا۔ حق تعالےٰ جل شانہ کی حمد و ثنا کرتا اور کہتا کہ یا رب الارباب جیسا کہ تونے الہام فرمایا مجھکو بنانے سد کے اور مینے اوسکی تعمیر سے فراغت پائی اور جنگ و جدال جزر سے نجات ہوئی اپنے فضل و کرم سے مجھکو میرے وطن پہونچا اور محنت غربت سے نجات

دے یہ کہتا ہوا سجدۂ جناب باری ادا کیا ناگاہ دریا سے ایک شکل عجیب پیدا
ہوئی کہ تمام افق کو چھالیا لشکر جمع ہوا اور تیر و کمان سے تیار رہا نوشیرواں نے
سجدہ سے سر اُٹھایا پوچھا کہ یہ کیا ہے لوگوں نے بیان کیا جو تو دیکھتا ہے
اوس نے حکم کیا کہ ہتھیار رکھدو کہ جس اللہ نے مجھکو الہام فرمایا اور میں
بارہ برس یہاں رہا اور یہ کام مجھ سے ہوا یعنے سد تیار ہوئی وہ اللہ پاک
ایک جانور دریائی کو مجھپر غالب نہ کرے گا اہل لشکر نے ہتھیار رکھدئے
اور مطمئن ہوئے پس وہ جانور قریب تخت نوشیرواں کے گیا اور کہا کہ میں ساکن
اس دریا سے ہوں سات مرتبہ اس سد کو بنا ہوا پایا اور سات مرتبہ خراب کیا
اور جب یہ سد بنی اسقدر مضبوط بنی کہ کوئی دشمن اوسپر غالب نہ ہوسکے پس الہام
فرمایا مجھکو حق تبارک و تعالےٰ نے کہ تیرے زمانہ میں ایک بادشاہ پیدا ہوگا اور تیری
صورت سے مشابہ ہوگا اس سد کو تمام کریگا اور وہ سد قیامت تک رہیگی اور کوئی
اوسکو خراب نہ کرسکے گا تو وہی بادشاہ ہے پس اللہ جل جلالہٗ نیک کرے کام تیرے بعد
ازاں جانور غائب ہوگیا یہ نہ معلوم ہوا کہ اوڑ گیا یا پانی میں غرق ہوگیا صورت اوسکی یہ ہے
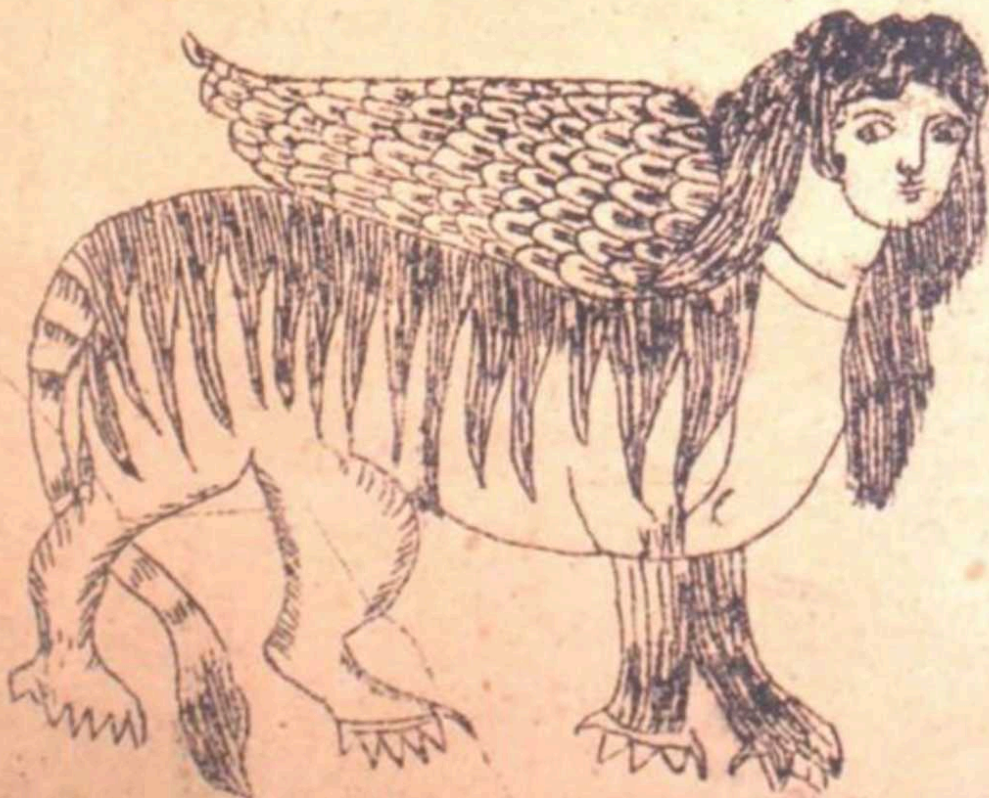
انسان آبی تمام شکل انسان کی ہے صرف ایک دُم زیادہ ہوتی ہے ایک شخص اوس کو گرفتار کر لایا تھا اوس کو قید کرکے لوگوں کے آگے پیش کرتا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ بحر شام میں بعض وقت کنارے پر آتے ہیں اور چند روز قیام کرتے ہیں باشندے وہاں کے بہت خوش ہوتے اور کہتے ہیں کہ خروج انسان آبی کا دلیل فراخی ہے لکھا ہے کہ انسان آبی کو کسی نے گرفتار کرکے کسی بادشاہ کے پاس ہدیہ بھیجا کلام اوسکا مفہوم نہ ہوتا تھا اوس کا نکاح کسی عورت کے ساتھ کردیا اوس سے لڑکا پیدا ہوا کہ ماں باپ کا کلام سمجھتا تھا اوس لڑکے سے پوچھا کہ باپ تیرا کیا کہتا ہے اوس نے بیان کیا کہ باپ میرا کہتا ہے کہ دُم سب جیوانوں کی پشت پر جانب اسفل کے ہوتی ہے انسان کو کیا ہوا کہ اُنکے مُنہ پر واقع ہے صورت انسان آبی کی یہ ہے

تنین یعنے سانپ یہ جوان بزرگ جثہ ہولناک صورت روشن چشم کلاں دہن فراخ شکم وسیع رکھتا ہے جو پاتا ہے کھاتا ہے جانوران آبی اوس سے ہراساں رہتے ہیں جب حرکت کرتا ہے با اضطراب ہیں آتا ہے جب اوسکا

شکم بھر جاتا ہے جسم اپنا دریا سے بشکل قوس قزح کے نکالتا ہے تاکہ حرکت
آفتاب کی اوسمیں اثر کرے بقراطیس حکیم لکھتا ہے کہ میں دریا کے کنارے پر مسکن
گزین تھا اوس بلاد میں وبا پیدا ہوئی اور نہایت کثرت وبا کی ہوئی آخر کو معلوم
ہوا کہ ایک تنین کو ابر نے دریا سے نکالا ہے جس مقام میں تھا وہاں سے بیس
فرسنگ پر وہ سانپ پڑا تھا اوسکے باعث سے ہوا میں فساد آیا تھا اور سبب
وبا کا ہوا تھا بہت مال اُن بلاد سے جمع کرکے اوسکا نمک خرید کیا اور تنین پر ڈالا
اوسوقت وبا کم ہوئی اوسوقت درازی اوسکی دو فرسخ کی تھی اور اوسکا رنگ
مثل شیر کے تھا اور اوسپر فلوس مثل فلوس ماہی کے تھے اور دو بازو مثل ماہی
کے تھے اور سر اوسکا بہت بڑا تھا مانند سر آدمی کے اور کان اوسکے بھی مثل
آدمی کے تھے الا بہت دراز اور چشم فراخ گول ہر ایک آنکھ مثل حوض جرگ کے
معلوم ہوتی تھی اور اوسکی گردن سے چھ گردنیں اور نکلتی تھیں کہ ہر ایک کا
طول بیس گز کا تھا اور سر انکا مثل سانپ کے سر کے تھا شداد ابن افلح مغربی
کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں عمر البکافی کی مجلس میں حاضر تھا اوسکا تذکرہ ہوا
اوس سے پوچھا کہ تم کو معلوم ہے کہ یہ سانپ کہاں سے آیا میں نے کہا مجھے
نہیں معلوم کہا یہ سانپ صحرا میں ہوتا ہے متمرد جانوران صحرائی کو کھا جاتا ہی
کھاتے کھاتے بہت بڑا اور قوی ہو جاتا ہے جب فساد اُسکا بہت ہوتا ہے
جانوران صحرائی اوس سے تنگ ہوکر فریاد کرتے ہیں اللہ تعالے ملائکہ کو بھیجتا
ہے کہ اوسکو اُٹھا کر دریا میں ڈالدیں یہ سانپ وہاں بھی جانوران دریائی
کو کھانا شروع کرتا ہے اور بھی بڑا ہو جاتا ہے آخر کو کہ وہ جانور بھی
اوس سے نالاں ہوتے ہیں اوسوقت اللہ جل جلالہٗ پھر ملائکہ کو حکم دیتا
ہے کہ اس سانپ کو یاجوج ماجوج کی طرف ڈالدیں کہ وہ اوسکو کھا جاویں
جالینوس نے خواص اوسکے لکھے ہیں کہ اگر چربی اوسکی کسی گزیدہ کے زخم
پر لگاویں بہت جلد نفع حاصل ہو اور اگر گوشت اوسکا کوئی کھا لیوے

شجاعت اور دلیری اوس میں بہت آتی ہے خون اوسکا جو مرد پیشاب
کے مقام پر وقت صحبت ملے اُن دونوں میں نہایت محبت پیدا ہوگی

صورت اوسکی یہ ہے

وبعضین اہل کشتی اس ماہی کو مبارک جانتے ہیں اوسکو دیکھتے ہی خوش ہوتے
ہیں جب کسی غریق کو دیکھتی ہے اوسکو کھینچکر کنارے پر لاتی ہے
کہتے ہیں کہ اوسکے دو بازو ہیں کشتی کے ساتھ اپنے دونوں
پر کھولکر اُڑتی ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ افراز کشتی ہیں
جبکشتی راہ رستہ پر آجاتی ہے بوجہ ماندگی کے
اپنے بازو بند کرلیتی ہے بعض کہتے
ہیں کہ غریق کو اپنی
پشت پر

لیتی ہے بعض کہتے ہیں کہ اپنی دُم غریق کے ماتھے ہیں دیگر کندہے پر لاتی ہے
صورت اوسکی یہ ہے

سرطان فارسی میں اوسکو خرچنگ اور ہندی میں اوسکو کیکڑا کہتے ہیں سر
اوسکا نہیں ہوتا دونوں آنکھیں اوسکی کندھونپر ہوتی ہیں اور مُنہ اوسکا سینہ پر اور
آٹھ پاؤں ہیں ایک پہلو سے چلتا ہے تمام سال میں ایک مرتبہ بدن سے کھال گراتا ہے
اوسکے مسکن میں دو سوراخ ہوتے ہیں ایک تری میں اور ایک خشکی میں جب کھال
گراتا ہے سوراخ خشکی کا کھول دیتا ہے تاکہ ہَوا آئے اور سوراخ تریکا بوجہ اعداکے
بند کرلیتا ہے کہ اوس زمانہ میں نہایت ضعیف ہو جاتا ہے جب سبب ہَوا کے قوت آتی ہے
سوراخ خشکی کا بند کرلیتا ہے اور تری کا کھولکر تبلاش معاش دریا میں جاتا ہے خواص
اوسکے یہ ہیں کہ اگر خرچنگ کو اوس درخت میں لٹکادیں کہ پھل اوسمیں نہ آتے ہوں تو وہ
درخت بار آور ہوگا اور پھل اوسکے خراب ہوکر نہ گرینگے اور اگر اوسکے گوشت کو زخم
پیکان وغیرہ پر رکھیں تو پیکان نکل آویگا اور اگر سانپ یا بچھو وغیرہ کے زخم پر
رکھیں نافع ہوگا اور اگر اوسکو جلاکر خاک اوسکی شربت کے ساتھ گزیدہ سگ
دیوانہ کو دیں نفع بخشیگا اور اگر اوسکی خاک کو بطور سرمہ کے آنکھ میں لگادیں سپیدی

آنکھ کی زائل ہو اور پانی جو بسبب نزلہ کے آنکھ سے نکلتا ہے موقوف ہو
شیخ بوعلی بن سینا نے لکھا ہے کہ گوشت اوسکا مسلول کو نافع ہے علی الخصوص
عورت کے دودھ کے ساتھ زیادہ تر سریع النفع ہے اگر چشم سرطان کو کوئی
شخص اپنے پاس رکھے اچھے خواب دیکھے اور اگر اوسکی آنکھ کو حب الغار کے
ساتھ باندھکر جو لڑکا بہت روتا ہو اور بدمزاج ہو اوسکے گلے میں باندھیں نافع ہو
اور اگر سرطان کے سر کو صاحب رمد اپنے بازو پر باندھے تو نفع بخشیگا اگر کسی شخص کو تپ
ہو سات مرتبہ سرطان کے کانٹے اوسکے دامن کے نیچے جلاویں تب دفع ہوگی اور
اگر اوسکے پیر عنبر اور کافور کے ہمراہ صاحب خنازیر باندھے خنازیر یعنے گھینگا دفع ہو
اور جو شخص سرطان کو گردن میں لٹکا وے علت خنازیر اسے نہو گی اور ریقہ
سرطان جو مقشر کے ہمراہ تپ دق کو زائل کرے صورت سرطا کی یہ ہے

سلحفات
ہیں اس کو
اور ہندی
کہتے ہیں یہ
ہیں ہوتا
صحرا میں بھی
بڑا ہوتا ہے
آدمی جانتے

فارسی
سنگ پشت
ہیں کچھوا
جانور دریا
ہے اور
لیکن بہت
یہاں تک کہ
زمین کو یہ جزیرہ

ہے چنانچہ ایک تاجر سے حکایت ہے کہ وہ بیان کرتا ہے کہ میں ایک
دریا میں جاتا تھا ناگاہ ایک جزیرہ معلوم ہوا کہ اوس میں گھانس
بہت تھی اپنے ہمراہیوں کے ساتھ وہاں گیا اور وہاں کھانا پکانے کے
واسطے چولہے کھودے اور نیت طعام میں مشغول ہوئے کہ دفعتاً اوس

جزیرے کو جنبش ہوئی ملاحوں نے کہا کہ تاجر و جلد کشتی پر بھاگ آؤ یہ جزیرہ
نہیں ہے کچھوا ہے آگ کی گرمی اوسکو پہونچی اب پانی کے اندر جایا چاہتا
ہے بسبب عظمت کے مثل جزیرے کے معلوم ہوتا ہے اور بہ سبب درازی
زمانہ کے خاک اوسپر جمع ہو گئی اور گھانس جمی ہے جب یہ جانور بیضہ دیتا ہے
اوسکے مقابلہ میں بیٹھتا ہے اور ہمت اپنی اسی امر میں صرف کرتا ہے حق جل جلالہ
اوس بیضہ میں بچہ پیدا کرتا ہے اس لئے کہ اسفل اوسکا پتھر کی مثل سخت ہوتا ہے
اور گرمی اوس میں نہیں ہوتی ہے کہ بچہ پیدا ہو اور اُسکا نر جب مادہ کے ساتھ
جب جوڑا کھانا چاہتا ہے ایک گھانس اپنے مُنہ میں لیتا ہے کہ خاصیت اوسکی
یہ ہے کہ جو شخص اوس گھانس کو اٹھاتا ہے حاجت روا ہوتا ہے پس مادہ
اوسکی اطاعت کرتی ہے اہل عجم اوس گھانس کو مہر گیاہ کہتے ہیں شناخت اوسکی
سوائے اُس جانور کے مُنہ میں نہیں ہو سکتی ہے سنگ پشت سانپ کی دم
مُنہ میں لیکر چباتا ہے اور سر اپنا پنچا کر لیتا ہے وہ سانپ جسم اپنا اوسکی
پشت پر مارتا ہے یہاں تک کہ سانپ ہلاک ہو جاتا ہے خواص اس کے یہ
ہیں کہ جس عضو انسان میں درد ہو وہی عضو سنگ پشت کا اوس جگہ باندھیں
تو درد دفع ہو پھر اوسکا منقرس پر باندھیں نافع ہوگا الا داہنی طرف داہنا پیر
اور بائیں طرف بایاں پھر اگر کسی مقام پر بال اکھاڑ کر سنگ پشت کا خون دو تین
مرتبہ ملیں بال اوس مقام پر نہ نکلیں گے اگر اوسکے پتہ کو شہد میں ملا کر آنکھ
میں لگا دیں سپیدی چشم دفع ہو اور پانی نزلے کا بھی نہ بہے گا اور روشنی آجاوے
اور پیا اوسکا خناق کو دفع کرے اور اگر مصروع اوسکو اپنی ناک پر لگاوے
نافع ہو اور کانسہ پشت سنگ پشت دیگ پر بند کریں اور آتش دیں ہرگز اوسمیں
جوش نہ آوے گا زردی بیضہ سنگ پشت میں مثقال صاحب کھانسی کو دیں
دودھ بھی شامل کریں بہت نافع ہوگا چاہے کیسی کھانسی سخت ہو
واللہ اعلم بالصواب

صورت کچھوے کی یہ ہے

صفدع ہندی میں اس کو مینڈک کہتے ہیں یہ جانور دریائی اور صحرائی ہے
آنکھیں اوس کی نہایت گرم ہیں اور ظاہر ہیں اور کان اوسکے بھی ظاہر
ہیں عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا آپ نے نہ مارو
صفدع کو کہ بق بق اوسکی تسبیح ہے حق تعالے کی اور نہیں ہے مخلوقات سے
کوئی شے کہ مشغول بذکر باری تعالے نہ ہو ابتدا انکی پیدائش کی یہ ہے کہ پانی
میں مثل رودہ یعنی کیڑول کے اولاً معلوم ہوتے ہیں بعد ازاں مثل چیونٹیوں
سیاہ کے معلوم ہوتے ہیں پھر بعد چند روز کے اُنکے ہاتھ پیر معلوم ہوتے ہیں
اور صورت مینڈک کی ہو جاتی ہے اُن کے جسم میں ہڈی نہیں ہوتی ہے اور
بعد ازاں اُن سے بچے بھی پیدا ہوتے ہیں رات کو شور و غل بہت کرتے ہیں
جب دیکھتے ہیں خاموش ہو جاتے ہیں جاحظ نے لکھا ہے کہ جب صفدع
کے مُنہ میں پانی ہوتا ہے آواز کرتا ہے اور جب پانی نہیں ہوتا ہے خاموش رہتا

ہے اس وجہ سے جب پانی کے باہر ہوتا ہے آواز نہیں کرتا ہے اور ضفدع
صحرائی سبز ہوتا ہے اوسمیں زہر ہوتا ہے اگر کوئی کھالیوے ہلاک ہوجاوے
اور اگر ضفدع کو اوسوقت کہ پانی سے نکلے ثالیل پر رکھیں دو تین مرتبہ بعد عمل کریں
ثالیل دفع ہونگے اور اگر اوسکا شکم چاک کرکے گزیدہ کے موضع درد پر رکھیں
نافع ہووے اور اوسکو کوئی جانور نہیں کھاتا ہے مگر شبیر اگر دریائی مینڈک کوئی
کھائے رنگ اوسکا سیاہ ہوگا اور روشنی چشم کم ہوگی اور منہ گندہ ہوگا اور عقل زائل
ہوگی بلیناس حکیم صاحب کتاب خواص نے لکھا ہے کہ اگر مینڈک کو دیگ جوشاں میں رکھیں
جوش موقوف ہوگا اور جس کو تپ ربع ہو اوسکے اوپر لٹکاویں تو انشاء اللہ تعالے
تپ دفع ہوگی اور منجملہ خواص عجیبہ اوسکے سے ایک امر یہ ہے کہ ایک زمانہ میں
حاکم موصل نے ایک مکان باغچہ میں بنایا اور قریب اوسکے ایک حوض بھی تیار کیا
اوسمیں مینڈک پیدا ہوئے حاکم اوسکے بق بق سے نہایت تنگ ہوا اپنے رفیقوں
سے کہا کہ اس میں کوئی تدبیر کرو تاکہ بق بق انکی موقوف ہووے ہر چند تدبیریں
کیں سودمند نہ ہوئیں اتفاقاً ایک شخص وہاں وارد ہوا اور اوس نے طشت
ایک پانی پر پھیرا جب تک وہ طشت پانی پر رہا آواز انکی موقوف رہی شیخ الرئیس
نے لکھا ہے کہ جس سال مینڈکیں بہت پیدا ہوتی ہیں اوس سال وبا کی کثرت
ہوتی ہے حکیم بلیناس نے لکھا ہے اوس کے اجزا کے خواص کہ اگر اوس کی
زبان روئی میں چور کو دیں وہ اپنی چوری سے اعتراف کرے اور اگر
سوتے شخص کے دل پر رکھدیں جو کام اوس نے حالت بیداری میں کئے ہونگے
سب بیان کردیگا اور ازمان کو قصب لینے میں خاکستر کے جس مقام پر بدن
سے لگاویں ہرگز وہاں بال نہ جمیں گے جو شخص اس کا خون منہ پر ملے سبکے
نزدیک دوست ہوگا اور جو شخص خون اس کا کھالیوے اسقدر سستی کرے کہ
ہلاک ہو اور اگر چربی اسکی بن دنداں پر رکھیں بے تکلف دانت گرجائیں گے
اگر اوسکی چربی کو اعضائے بدن پر ملیں اثر سردی کا اسے معلوم نہ ہوگا اور دل اور پتہ

اوسکا زہر قاتل ہے شیخ الرئیس نے لکھا ہے کہ یہ خواص بینڈک صحرائی کے ہیں
نہ بینڈک آبی کے صورت بینڈک کی یہ ہے

دریائی گھوڑا
صحرائی گھوڑی
دُم اوسکی دراز
اور سُم اوسکے
کے شگافتہ
اور گدھے
تھوڑا بڑا
اور رنگ وسکا

یہ گھوڑا مثل
کے ہے الا
ہوتی ہے
مثل گائے
ہوتے ہیں
سے قد میں
ہوتا ہے
خوب ہوتا ہے

جاحظ نے لکھا ہے کہ دریائے مصر میں یہ گھوڑا پایا جاتا ہے اور گھڑیال
کو کھاتا ہے اور جب صحرائی گھوڑے سے اُس کا جوڑا دیا جاتا ہے بچہ
بہت خوبصورت پیدا ہوتا ہے لکھا ہے کہ شیخ ابو القاسم گرگانی کہ مشائخ خراسان
سے تھے ایکبار کنارے دریا کے آئے اُن کے ساتھ گھوڑیاں بھی تھیں دریا سے ایک گھوڑا
سیاہ کہ اوسپر نقطہائے سفید تھے نکلا اُسی گھوڑے کو مدبر کہتے ہیں پس وہ گھوڑا ایک
گھوڑی پر کودا اور اوس سے بچہ پیدا ہوا نہایت خوبصورت جب دوسرا سال آیا شیخ
موصوف اوس مقام پر دوسرے بچے کی طمع میں گئے پس گھوڑا دریا سے نکلا اور
اوس بچہ کو تھوڑی دیر سونگھا کیا بعد ازاں دریا میں چلا گیا وہ بچہ بھی اوسکے پیچھے چلا گیا
شیخ ہر سال اوس مقام پر آتے اور گھوڑی بھی ہمراہ لاتے واسطے بچّے کے اسوجہ سے
ابو القاسم گرگانی کہتے ہیں اور عمرو ابن سعد نے لکھا ہے کہ دریائی گھوڑا اوس مقام سے
مصر میں آتا ہے کہ جہاں سے دریائے نیل نکلا ہے اور خاصیت اوسکی یہ ہے کہ دانت
اوسکے سے درد شکم زائل ہو لکھا ہے کہ ایک جماعت سواران مصر کے کہ اطراف نیل میں رہتے
ہیں درد شکم انکو پیدا ہوا دانت دریائی گھوڑے کے باندھ لئے وہ درد زائل ہو گیا

اور جس شخص کو دورہ صرع اوّل ماہ میں ہوتا ہو اگر وہ دانت اوس گھوڑے کے اپنے پاس رکھے دورہ صرع کا دفع ہوگا اور خاک اوسکی ہڈی کی اسی کی چربی کے ساتھ ملا کر مرہم بناویں اور سرطان پر کہ ایک عارضہ مہلک ہوتا ہے رکھیں وہ دفع ہوگا اور خصیہ اوسکے اگر خشک کر کے پیس لیں تو پینا اوسکا گزیدہ ہوام وحشرات یعنے سانپ بچھو وغیرہ کو بہت نافع ہے اور پوست اوسکا اگر جلا کر ورم پر رکھیں فی الحال درد جاتا رہیگا اور اگر کسی قریہ میں دفن کریں تو بہت سی آفتیں وہاں سے دفع ہو جائینگی

صورت دریائی گھوڑے کی یہ ہے

قندز - یہ جانور صحرائی اور دریائی ہے بڑی نہروں میں رہتا ہے بلاد الشویمیں اور اوسکے گھر میں دو دروازہ ہوتے ہیں ایک خشکی میں اور ایک پانی میں اور اوسکا ایک خادم ہوتا ہے اوس مکان میں جدا جدا مکان بناتا ہے ایک اپنے واسطے ایک اپنی جورو کے واسطے اور ایک اولاد کے واسطے اور ایک خادم کے واسطے اور مکان اوسکا عالی تر ہوتا ہے مکان جوڑے سے اور مکان جوڑیکا بلند ہوتا ہے مکان اولاد سے اور مکان خادم کا اسفل میں ہوتا ہے اور اگر پانی زیادہ ہوتا ہے یا کوئی دشمن پانی کی طرف سے آتا ہے خشکی کے دروازے کی طرف سے باہر نکل آتا ہے اور اگر کوئی دشمن خشکی کی طرف سے آتا ہے یہ پانی میں بھاگ جاتا ہے اور مچھلی کھاتا ہے اور خادم لکڑی بیر کی دانتو نمیں

پکڑ کر مخدوم کے گھر تک کھینچ لیجاتا ہے اور سوداگر اوس بلاد کے پوست خادم و مخدوم کو پہچانتے ہیں اسلیئے کہ خادم کے دہنے بائیں بال بڑے ہوتے ہیں واسطے کھینچنے لکڑی کے اور مخدوم کے بال نرم ہوتے ہیں اور خواص اوسکے یہ ہیں کہ خایا اوسکا جندبیدستر ہے اور بعض کہتے ہیں کہ جندبیدستر خایہ سگ آبی ہے واسطے ریح ام الصبیان کے جواب ہے جو ایک دانہ بھی اس سے جلاب میں لڑکے کو دیں فی الحال عارضہ دفع ہوگا اور اوسمیں بدبو ہوتی ہے اور اسی طور پر اصحاب صرع و فالج و لقوہ و نسیان وغیرہ کو نافع ہے اور یہ مجرّب ہے شیخ الرئیس نے لکھا ہے کہ جندبیدستر واسطے زخموں اور رعشہ اور تشنج اور فالج اور نسیان اور جملہ عوارض باردہ کو اور گزیدہ ہوام کو نافع ہے۔

صورت اوسکی یہ ہے

سگ آبی ایک حیوان مشہور ہے ہاتھ اوسکے چھوٹے ہوتے ہیں اور پیر اوسکے دراز لکھا ہے کہ یہ کتا اپنے تئیں مٹی میں چھپا دیتا ہے تاکہ تمساح معلوم کرے اور یہ بھی ایکدم نگرانی کا ہے اوسوقت اوسکے منہ میں گھس کر دل و جگر اوسکا کھالیتا ہے

علاوہ جیوان کے ایک قسم غول ہے حکما اوسکو جیوان شادہ بیان کرتے ہیں صفت اسکی یہ ہے کہ
لگا ہے رات کو اور لگا ہے ونکو مسافر کو دہوکا دیکر راہ رست سے پھیر دیتا ہے اور لکھا ہے کہ جب
شیاطین آسمان کیطرف متوجہ ہوتے ہیں شہاب ثاقب اُنپر پڑتا ہے بعض جلکر خاک ہو جاتے
ہیں اُنہیں سے بعض دریا میں گرتے ہیں اوس سے نہنگ پیدا ہوتے ہیں اور بعض شہر میں گرتے
ہیں اوس سے وبا یعنی ہیضہ کی بیماری ہوتی ہے اور بعض صحرا میں گرتے ہیں اُنسے غول پیدا
ہوتے ہیں حکما نے لکھا ہے کہ غول دیو کو کہتے ہیں اور اکثر انسان سے سفر میں معترض ہوتا ہے
اور ہر وقت ایک شکل جدید پر ظاہر ہوتا ہے چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو دوسری مرتبہ
بادشاہت ہوئی تب اللہ تعالےٰ نے باد صرصر کو حکم دیا کہ جملہ شیاطین کو حضرت سلیمان
علیہ السلام کے پاس حاضر کرے چنانچہ سب شیاطین حضرت کے پاس چار و ناچار
حاضر ہوئے حضرت سلیمان ایک ایک کی شکل بغور ملاحظہ فرماتے تھے اور اُن سب
کو گرفتار کر لیا اور سب کا کام دریافت کر لیا کہ کون کیا کام کرتا ہے اور وے سب
اسطور پر اُنکے تابع ہیں ہوئے صورت اُنکی یہ ہے

صورت دیو جزہ بن حارث کی یہ ہے

صورت دیو کمااکما یہ ہے -

صورت دیو فیلاں کی یہ ہے

اور ایک قسم بہائم کہلاتی ہے کہ جس میں
پرند شامل ہیں اور کثیر المنافع ہے
اور خصوصاً ایک قسم دواب کہلاتی ہے کہ
اوس کو خداوند نے انسان کی سواری کے
واسطے پیدا کیا ہے اس میں وہ جانور
شامل ہیں کہ جو سواری کا کام دیتے ہیں
اور بعض بارکشی اور سواری وغیرہ کا کام
دیتے ہیں چنانچہ اوّل بہترین دواب مطلق

سے فرس ہے یعنے گھوڑا صورت میں اور دوڑ میں سب سے زیادہ ہے -
اوس میں خصائل ستودہ اور اخلاق مرضیہ مثل خوبصورتی اور صفائی رنگ
اور تیز روی کے اکثر حاصل ہیں اور اطاعت سوار کی تمام اقسام دواب
سے زیادہ کرتا ہے اور بغل یعنے خچر یہ جانور گھوڑے اور گدھے سے
پیدا ہوتا ہے اگر مادہ اسپ ہے تو بچہ اوسکی شکل سے مشابہ ہوگا -
اور اگر مادہ خر ہے تو خر کے مشابہ ہوگا اور ہر عضو خچر کا گھوڑے اور
گدھے کے عضو سے مشابہ بہت ہوتا ہے اور اطلاق بھی عمر اوس کی
دراز ہوتی ہے اس لیے کہ مجامعت کم کرتا ہے اور بعض کے نزدیک خچر
کی مادہ حاملہ نہیں ہوتی ہے اور بعض کے نزدیک یہ ہے کہ مقعد اوسکی
تنگ ہوتی ہے بچہ کے خروج کی وسعت اوس میں نہیں ہوتی ہے اگر
حاملہ ہوتی ہے وضع حمل کی مصیبت میں ہلاک ہوجاتی ہے اسی وجہ
سے نر مادہ کو یکجا نہیں ہونے دیتے ہیں حمار یعنے گدہا اعضا اوس کے
کدر ہوتے ہیں بسبب سردی کے لیکن قوت حافظ اوس کی تیز ہوتی ہے
حتے کہ جس راہ سے ایک مرتبہ گذرتا ہے اوسکو یاد رکھتا ہے حمار الوحش
یعنے گورخر یہ جانور آپس میں بہت مشابہ ہوتے ہیں حتی کہ دیکھنے والیکو
اونکے درمیان میں تمیز کرنا بہت مشکل ہے مادہ اس کی وضع حمل کے
وقت ایسے مقام کو چلی جاتی ہے کہ گذر ہر ایک کا وہاں دشوار ہوتا
ہے اور وہاں جنتی ہے اور جب بچہ اوس کا قوی ہوجاتا
ہے اوس وقت وہاں سے مع بچہ اپنے مکان اعلیٰ
کو معاودت کرتی ہے اسلیے کہ نر اوسکا
اگر بچہ نر کو دیکھ لیتا ہے تو اوسیوقت
خصی کر ڈالتا ہے تا وقت جوانی
کے مادہ سے مزاحم نہو

اور جو جانور کہ چرلے جاتے ہیں اون کو نعم کہتے ہیں اور وہ گوشت اور سُم سے منتفع ہوتے ہیں اور منافع اس کا بہت ہے اور مطیع بھی سب سے زیادہ ہوتے ہیں آبل یعنی ہونٹ حیوانات عجیبہ سے ہے مگر عجب اُنکا ذہن خلائق سے جاتا رہا ہے اس وجہ سے کہ اکثر لوگ اوس سے واقف ہیں بقر یعنے بیل اس جانور سے بھی انسان کو بہت نفع حاصل ہوتا ہے اور اوس میں زور بھی بہت ہوتا ہے مگر انسان کے نزدیک ذلیل اور خوار ہوتا ہے اور انسان کا فرمانبردار ہوتا ہے بقرالوحش یعنے گوزن اس جانور کی ہر شاخ کہنہ پر گرجاتی ہیں جب زمانہ شاخ گرنے کا قریب آتا ہے تب ایسے مقام پر چلا جاتا ہے کہ وہاں کسی آدمی کا گذر دشوار ہے جب نئی شاخ نکل آتی ہے پھر اپنے مقام

اصلی پر آجاتا ہے اسی وجہ سے کبھی اوس کو کسی نے بے شاخ نہیں دیکھا۔ شاخ اسکی ٹھوس ہوتی ہے بخلاف شاخ اور جانور کے جاموس یعنی بھینس عظیم الجثہ ہوتا ہی لکھا ہے کہ یہ جانور کبھی نہیں سوتا ہے اسلئے اوسکے دماغ میں ایک کیڑا ہوتا ہے وہ کیڑا ہمیشہ رینگتا ہے یہ جانور بوجھ بہت لیجاتا ہے اور مچھر سے بہت پریشان رہتا ہے اپنے تئیں پانی میں مچھروں سے چھپاتا ہے اور بہت کثیر المنافع ہوتا ہے اور گھڑیال سے دشمنی رکھتا ہے اسیواسطے کنارے دریائے نیل کے مصر میں بھینس کو چھوڑ دیتے ہیں تاکہ گھڑیال کو ہلاک کر ڈالے

صورت بیل کی یہ ہے	صورت اونٹ کی یہ ہے

ضان یعنی بھیڑ اللہ پاک نے اس جانور کو بہت برکت عطا فرمائی ہر سال ایک بچہ پیدا ہوتا ہے اور گوشت اوسکا بہت کھایا جاتا ہے تاہم جنگل ہمیشہ انسے بھرا رہتا ہے بخلاف اور جانوروں کے بعض کے چھ چھ اور پانچ پانچ بچے ہوتے ہیں اور پھر ان میں یہ برکت نہیں ہوتی ہے بز یعنی بکری یہ جانور بہت احمق ہوتا ہے اسی واسطے انسان احمق کو بز کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں اور بھیڑ سے زیادہ دودھ دیتی ہے

اور پوست اوسکا باریک ہوتا ہے ظبی یعنے ہرن یہ حیوان تیز فہم اور سریع البصر ہوتا ہے
اور لکھا ہے کہ ملک چین میں اور ملک تبّت میں سنبل اور ریحان اور گھانس خوشبودار
کھاتے ہیں اور گھانسوں کا فضلہ کسی قدر ناف میں پختہ ہوتا ہے اوسکی ناف میں خارشت
بہت پیدا ہوتی ہے کسی جنستر تیز و سخت میں کھجاتا ہے اوسکو بہت لذت حاصل
ہوتی ہے اور قطرات خون اوس مقام سے نکلتے ہیں اور پتھر پر جم جاتے ہیں لوگ
اوسکو تلاش کرکے نافہ میں بھرتے ہیں سلاطین اوسکو بہت عزیز رکھتے ہیں۔
یہ قسم مشک کی بہت خوب ہوتی ہے۔ درندوں کا بیان ابن آدمی یعنے شغال یہ
جانور میوہ ہائے زرد رنگ کا دشمن ہے بعض کو کھاتا ہے اور بعض کو خراب کرتا
ہے جب مرغ اس جانور کو دیکھتا ہے خود بخود اُس کے پاس چلا جاتا ہے تاکہ شغال
اوسکو کھاوے ابن عرس یعنے نیولا یہ حیوان دراز اور باریک ہوتا ہے چوہے
سے اُس کو عناد ہوتا ہے یہاں تک کہ چوہے کے سوراخ میں گھُس کر چوہے کو
نکال دیتا ہے ارنب یعنی خرگوش اس حیوان کے پیر ہاتھوں سے چھوٹے ہوتے
ہیں اور اولاد کثیر ہوتی ہے ایک سال یہ جانور نر اور ایک سال مادہ رہتا ہے
اور مثل عورتوں کے اُسکو حیض لاحق رہتا ہے سوتے میں اُسکی آنکھیں کھلی رہتی ہیں
اسد یعنے شیر یہ جانور درندوں میں قوی تر ہے اور جری بھی زیادہ تر ہے کسی جانور
سے نہیں ڈرتا ہے دوسرے کا شکار نہیں کھاتا ہے خود جو شکار کرتا ہے اوسکا دل
کھا لیتا ہے اور باقی چھوڑ دیتا ہے اور سب درندوں کا بادشاہ کہلاتا ہے ثعلب یعنے لومڑی یہ
جانور کثیر الحیلہ اور سب درندوں سے مقابلہ کرتا ہے اور بھیڑیا اس کا بہت دشمن ہے

صورت بکری کی یہ ہے

صورت بھیڑیے کی یہ ہے

صورت شغال کی یہ ہے | صورت ہرن کی یہ ہے

خنزیر یعنی سور یہ حیوان بدصورت ہوتا ہے دو دانت اس کے مثل ہاتھی کے مُنہ
سے باہر رہتے ہیں اور سر اوسکا بھینس کے سر سے مشابہ ہے اور ناخن اوس کے
بکری کے خون سے مشابہ ہیں وقت جوش شہوت کے نر دنمیں خصومت بہت واقع
ہوتی ہے ایک دوسرے کو دانت سے مجروح کرتا ہے دُب یعنے ریچھ یہ جانور تناور
اور فربہ ہوتا ہے تنہائی میں اکثر رہتا ہے ایام سرما میں غار میں رہتا ہے -
جب ایام بہار آتے ہیں تب غار سے باہر نکلتا ہے ذئب یعنے بھیڑیا یہ حیوان
خبیث اور غارت گر ہوتا ہے اسکے حملہ میں خطا نہیں ہوتی ہے جب بہت بھیڑیے
ایک مقام میں مجتمع ہوتے ہیں ایک دوسرے پہ اعتماد نہیں کرتا ہے

سنور یعنی بلی یہ جانور بہت خوشامد کرتا ہے اور بہت جلد مالوف ہوتا ہے اللہ تعالی
نے اوسکو چوہوں کے واسطے پیدا کیا ہے فہد یعنے چیتا یہ جانور بہت خوبصورت
منقش شدید الغضب ہوتا ہے اور تندخو خواب اسپر اکثر غالب رہتا ہے انسان سے
مالوف ہوتا ہے اور خوشامد طلب زیادہ ہوتا ہے بقول شخصے کہ چیتے یار ہیں فیل
یعنی ہاتھی یہ جانور سب درندوں سے عظیم الجثہ ہوتا ہے اور باوجود اس جثہ کے
سبک خرام اور ظریف ہوتا ہے قرد یعنے لنگور یہ جانور بدشکل عجائب الحرکات تیز
فہم ہوتا ہے اکثر صنایع سیکھتا ہے کہ پارچہ ہاے عریض جسکے دونوں طرف
جولاہے کا ہاتھ نہیں پہونچتا لنگور کا بنا ہوا ہوتا ہے کرگدن یعنی گینڈا یہ جانور
جثہ میں ہاتھی کے برابر دراز گوش کے ہمشکل ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک
گاے کے مشابہ ہوتا ہے کلب یعنی کتا یہ جانور بہت ریاضت اور مشقت
کرتا ہے اور انسان سے بہت التفات کرتا ہے اور وفادار بھی ہوتا ہے
اور ہمیشہ بھوکا اور شب بیدار رہتا ہے اور مالک کی پاسبانی کرتا ہے ببر
فارسی میں اُس کو پلنگ اور ہندی میں اُس کو تیندوا کہتے ہیں یہ جانور بھی
چیتے کی قسم سے ہے یہ حیوان صعب قوت اور قہر و غضب مند ہوتا ہے

صورت سور کی یہ ہے

صورت ریچھ کی یہ ہے

پرندوں کا بیان خلاق عالم نے طیور کو سب کے جسم کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے
اگر جسم اس نوع کا سبک نہ ہوتا اُڑنا دشوار ہوتا اور چونکہ اس نوع کو قوت اُڑنیکی
نہایت ہوئی جس جانور کی گردن دراز ہوتی پیر بھی اوسکے دراز ہوتے ہیں اور
جسکی گردن چھوٹی ہے اوسکے پیر بھی چھوٹے ہوتے ہیں آورا یعنے بط یہ جانور
سیاحت کو دوست رکھتا ہے حتیٰ کہ بچہ اسکا جس وقت بیضہ سے باہر نکلتا ہے
معاً پانی میں تیرنے لگتا ہے اور نر اوسکا بیضہ پر نہیں بیٹھتا ہے باز یہ جانور
سب پرندوں سے زیادہ متکبر اور بدخو ہوتا ہے ملک ترکستان سے آتا ہے
بیغا یعنے طوطا یہ جانور بہت خوبصورت اور خوشرنگ ہوتا ہے رنگ سبز اور
سرخ اور زرد اور سپید ہے مگر اکثر سبز زیادہ ہوتا ہے چونچ اس کی گندہ اور
زبان چوڑی ہوتی ہے جو کچھ سنتا ہے یاد کر لیتا ہے اور حروف بخوبی

ادا کرتا ہے بلبل فارسی میں اس کو ہزار داستان کہتے ہیں یہ جانور چھوٹا سریع
الحرکت فصیح زبان خوش آواز ہوتا ہے باغستان میں رہتا ہے جب گلاب پھولتا
ہے تب وہ نہایت خوش ہوتا ہے لکھا ہے کہ گلاب پر عاشق ہے بوم یعنی اُلو
یہ جانور مشہور و معروف دنکو باہر نہیں نکلتا ہے تنہائی کو دوست رکھتا ہے ہمیشہ
ویرانے میں رہا کرتا ہے لوگ اوسکو منحوس جانتے ہیں حتی کہ اپنی منحوسیت میں
ضرب المثل ہے تدرج فارسی میں اسکو تدرو کہتے ہیں یہ جانور مشہور و معروف
ہے خوش الحان ہوتا ہے باغوں میں آشیانہ کرتا ہے حداہ فارسی میں اس کو
زغن ہندی میں اس کو چیل کہتے ہیں یہ جانور خسیس ہے اکثر جانور اس پر
غلبہ کرتے ہیں حمام یعنے کبوتر یہ جانور بہت ذکی ہوتا ہے سو اضع دور و دراز
سے اپنے مکان پر چلا آتا ہے خطاف یعنی ابابیل انواع اس کے بہت ہیں
خفاش یعنے چمگادر انکی آنکھ کی روشنی ضعیف ہوتی ہے اسیوجہ سے ضوء
آفتاب کی متحمل نہیں ہیں اور دنکو آشیانہ سے بہت کم نکلتے ہیں تاریکی میں باغوں
کی سیر کرتے ہیں اور پرورش پلتے ہیں دراج یعنے تیتر یہ جانور مشہور اور
مبارک ہے پشت اسکی محدب ہوتی ہے دیک یعنے مرغ فارسی میں اسکو خروس
کہتے ہیں سب پرندوں سے یہ جانور شہوت اور خود میں زیادہ ہے طلوع صبحکی سبکو بشارت دیتا ہے

صورت باز کی یہ ہے — صورت بط کی یہ ہے

زاغ کوّا یہ جانور سیاہ رنگ ہوتا ہے عمر اسکی ہزار برس تک ہوتی ہے آلو سے
اسکو عداوت ہوتی ہے اور یہ جانور ہمیشہ اپنی اولاد کو اپنے ساتھ رکھتا ہی بنسبت
اور جانوروں کے تئیں علیحدہ چھوڑ دیتا ہے طاؤس یعنے مور یہ جانور بہت
خوبصورت ہوتا ہے اللہ تعالے خلقت طاؤس میں صنعت عجیب فرمائی
ہے کہ ہر پر میں ایک دائرہ طلائی اور کبودی اور سنہری وغیرہ سے

آراستہ فرمایا کہ ان رنگوں کا اجتماع باعث ازدیاد حسن طاؤس ہو عصفور اسکو
فارسی میں گنجشک کہتے ہیں یہ قسم دانہ کھاتی ہے اور شکار نہیں کرتی ہے اور
کیڑا مکوڑا وغیرہ کو کھا جاتی ہے عقاب یہ جانور شکاری مشہور ہے پنجہ اسکا
بہت قوی اور سخت ہوتا ہے سب پرندوں کا شکار کرتا ہے اور لومڑی اور
خرگوش وغیرہ کا بھی شکار کرتا ہے عنقا یہ جانور سیمرغ کہلاتا ہے عظیم الجثہ کہلاتا
ہے حتے کہ ہاتھی اور بھینس کو اس طرح اٹھا لیجاتا ہے جیسے چیل چوہے کو
اگلے زمانہ میں انسانوں میں رہتا تھا جب انسانوں کو بہت اذیت دینے
لگا حتے کہ ایک مرتبہ کسی دلھن کو مع زیور لوگوں کے درمیان سے اٹھا
لے گیا پس حضرت حنظلہ علیہ السلام نے اوس کے دفع کرنے کی دعا جناب
باری سے کی خداوند تعالے نے انکی دعا قبول کی اور اوسکو دفع فرمایا

حکایت ایک تاجر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ سفر دریا میں راہ
بھول گیا اتفاقاً ایک سیاہی مثل ابر کے نمود ہوئی ملاحوں نے کہا کہ یہہ
سیمرغ ہے دعا کرو کہ اس کے پنجہ سے نجات ملے حتے کہ کشتی ہماری اوس
کے سایہ میں آگئی ساتھ چلے گئے یہاں تک کہ راہ مل گئی اوس وقت وہ
اپنی راہ پر چلا گیا اور عمر عنقا کی سترہ سو برس کی ہوتی ہے فاختہ یہ جانور
مشہور و معروف ہے لوگ اس کو مبارک سمجھتے ہیں اس لئے کہ سانپ اسکی
آواز کے خوف سے گریز کرتا ہے کبک یہ جانور پہاڑوں میں رہتا ہے۔
جب برف گرتی ہے صیاد اوسکے شکار کو جاتے ہیں عجب لطف ہوتا
ہے کہ صیاد کو دیکھتے ہی سر اپنا برف میں چھپا لیتا ہے اور اپنے دل میں
کہتا ہے جس طرح میں صیاد کو نہیں دیکھتا ہوں اسیطور سے صیاد بھی
مجھے نہیں دیکھتا ہے آخرش کو صیاد پکڑ لاتا ہے اس کو چکور بھی کہتے ہیں
یہ جانور آگ پر عاشق ہے اور اس وجہ سے
آگ کھا لیتا ہے

قمری یہ جانور مشہور ہے خوش آواز ہوتا ہے اگر اسکا جوڑا ہلاک ہو جاتا ہے تو پھر
دوسرے سے جوڑا نہیں کرتا ہے اور آخر عمر تک نوحہ کیا کرتا ہے مالک الحزین فارسی میں
اسکو بوتیمار کہتے ہیں گردن اور پیر اسکے دراز ہوتے ہیں یہ جانور ہمیشہ نہروں کے کنارے
رہتا ہے اور جب پانی نہر کا کم ہو جاتا ہے تب نہایت افسوس کرتا ہے اور پانی نہیں
پیتا ہے کہ اگر پانی پی لونگا تو لوگ کیا پئیں گے اسی فکر میں ہلاک ہوتا ہے بخاد فارسی میں

شتر مرغ کہتے گردن اور پیر اسکے اونٹ کے ایسے ہوتے ہیں اور چونچ اور بازو
اور پیر مثل مرغ کے ہوتے ہیں اور کنکر وغیرہ اپنا کھانا کرنے کے واسطے اکثر
کھایا کرتا ہے ہُدہُد یہ جانور بہت مشہور و معروف ہے اسکے بدن میں بدبو آتی ہے
یمامہ یہ کبوتر شلوار دار ہوتا ہے مکانوں میں رہتا ہے اور مثل انسان کے اس کے
نر و مادہ میں مساس ہوتا ہے مادہ بیضوں پر بیٹھتی ہے اور پرورش بچوں کی نر کرتا ہے
ایک یہ عجیب بات ہے کہ جب بیضہ طیار ہو جاتا ہے تو جس میں کہ نر ہوتا ہے پہلے
اُس کو توڑتا ہے اور جس میں مادہ ہوتی ہے اوسکو دوسرے روز توڑتا ہے کیونکہ
وہ بیضہ قدرے چھوٹا ہوتا ہے بعوض یعنے مچھر یہ کیڑا ہاتھی کے ہمشکل ہوتا ہے جسقدر عضو ہاتھی کے ہوتے
ہیں اسیقدر اوسکے بھی ہوتے ہیں بلکہ دو بازو زیادہ ہوتے ہیں فیراد یعنے ٹیری یہ جانور دو قسم کا
ہوتا ہے ایک کو فارس کہتے ہیں اور یہ قسم ہوا میں بہت اُڑتی ہے اور ایک قسم کو راول کہتے
ہیں یہ قسم جست کرتی ہے جب ایام بہار آتے ہیں اور زمین نرم اور پاک ڈھونڈھکر بیضہ دیتی
ہے جربا یعنے گرگٹ یہ جانور چھپکلی سی جثہ میں دراز زیادہ ہوتا ہے مُنہ اُس کا آفتاب
کی جانب رہتا ہے اسی وجہ سے اہل فارس اس کو آفتاب پرست کہتے ہیں

خراطین یہ کیڑا سُرخ اور لانبا ہوتا ہے اہل عرب اسکو تخمۃ الارض کہتے ہیں مواضع
نمناک میں پیدا ہوتا ہے وددالقز یعنی ریشم کا کیڑا یہ کیڑا چھوٹا ہوتا ہے جب چربی
سے سیر ہوتا ہے اپنی جگہ پر کہ درختوں اور کانٹوں لگے ہوتے ہیں اپنے جسم پر پوشش بناتا
ہے مانند کیسہ کے تاکہ گرمی اور سردی اور ہوا اور پانی سے محفوظ رہے اور توت کے
برگ سے پرورش پاتا ہے ذُباب یعنی مکھی قسمیں اسکی بہت ہیں پیدائش اس کی عفونت
سے ہے بعض سرگین چارپایوں سے پیدا ہوتی ہیں زنبور اکثر حالات اسکے شہد کی مکھی سے
مشابہ ہیں ایام سرما میں اپنے گھر سے نہیں نکلتی ہے اور جب ہوا معتدل ہوتی ہے اپنے
گھر سے نکلتی ہے ضب فارسی میں اسکو سوسمار کہتے ہیں یہ جانور بہت ہوشیار ہوتا
ہے مکان اپنا مقام سخت اور بلند پر بناتا ہے تا دواب کے سُم سے محفوظ رہے اور
ہند میں اس کو گوہ بھی کہتے ہیں عقرب یعنے بچھو یہ جانور تمام حشرات الارض میں خبیث تر ہے
جس چیز کو دیکھتا ہے نیش مارتا ہے اگر کسی شخص کو دیکھتا ہے بھاگ جاتا ہے اس جانور کے

آٹھ پیر ہوتے ہیں عنکبوت یعنے مکڑی اسکی بہت قسمیں ہوتی ہیں اور ہر ایک قسم
فعل عجیب کرتی ہے فاریح یعنے چوہا یہ جانور حیلہ انگیز اور مفسد ہوتا ہے اسواسطے قتل
اسکا جائیز رکھا ہے ایک فساد اسکا یہ ہے کہ چراغ سے فتیلہ روشن نکال لے جاتا ہے
اور اکثر اوس فتیلہ سے مکانات اور اسباب اور آدمی وغیرہ جلکر سیاہ ہو جاتے
ہیں نحل یعنے شہد کی مکھی یہ جانور عجیب صنعت کرتی ہے اور اوسمیں ایک
بادشاہ ہوتا ہے سب اوسکی اطاعت کرتے ہیں نمل یعنے چیونٹی یہ جانور غذا
جمع کرتی ہے نہایت حریص جو شے اپنے جسم سے زیادہ بھاری ہوتی ہے اوسکو
بھی اوٹھا لیجاتی ہے

صورت ریشم کے کیڑے کی یہ ہے	صورت خراطین کی یہ ہے
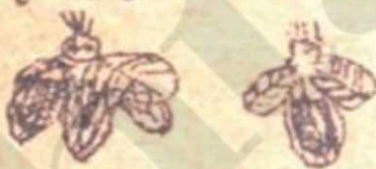
باب دوم نباتات ہیں

نباتات متوسط ہے درمیان ملعادن اور حیوان کے یعنی بادسے عالی ہے کہ اسمیں نمو ہے
اور جمادمیں نمو نہیں ہے اور حیوان سے شامل ہے کہ حیوان میں احساس تحرک بالارادہ
ہے اور اسمیں یعنی نباتات میں ایک قسم کی جان بھی ہے چنانچہ اول چند اشجار وغیرہ جو کہ
نہایت خوشنما خواہ فائدہ مند ہیں انکا تذکرہ مع تصویر زیر قلم ہیں درخت آبنوش مثل پارہ
سنگ کے سیاہ معلوم ہوتا ہے اوسکے پھل سبز ہوتے ہیں چوب اوسکی پانی میں غرق ہو جاتی
ہے مارے وزن کے اور جلانے سے اس کی لکڑی میں خوشبو آتی ہے بلوط
درخت کوہی مشہور و معروف ہے لکھا ہے کہ اس درخت کے ایکسال کے پھل بلوط
ہوتے ہیں اور ایک سال کے مازو ہوتے ہیں تناح فارسی میں اس کو سیب کہتے
ہیں اگر درخت سیب کے گرد جنگلی پیاز لگا دیں تو سیب میں کیڑے نہ پڑیں گے
اور گرد سیب کے گلاب لگا دیں تو سیب سُرخ ہوگا جوز یہ درخت مشہور و معروف ہے
ملک سبز و سیبر میں اچھا ہوتا ہے خلاف فارسی میں اسکو بید کہتے ہیں یہ درخت
نہایت سبک ہوتا ہے لوگ اوسکی چوگان بناتے ہیں برگ اوس کے مانند خنجر
کے ہوتے ہیں مقوی دماغ حار ہیں خوخ فارسی میں اس کو شفتالو کہتے ہیں اگر تخم
شفتالو جو درخت میں از خود شق ہوگیا ہو لیکر شنجرف میں لپیٹے اور قدرے لہر لی
او سپر ڈالکر بودے تو شفتالو نہایت سُرخ پیدا ہوگا ۔ دلب فارسی میں چنار
کہتے ہیں یہ درخت بہت بڑا اور بلند ہوتا ہے اور زمانہ دراز تک رہتا ہے

جب درخت پُرانا ہوجاتا ہے اندر سے مجوف ہوجاتا ہے پتی اوسکی مثل انگشت
پنجگانہ کے ہوتی ہے
صورت درخت بلوط کی یہ ہے
صورت درخت آبنوس کی یہ ہے
صورت درخت جوز کی یہ ہے
صورت درخت جوز کی یہ ہے
صورت درخت شار کی یہ ہے
صورت درخت بید کی یہ ہے

صورت درخت چنار کی یہ ہے

زیتون یہ درخت مبارک اور کثیر النفع ہے اور روایت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید
میں زیتون کی قسم کھائی ہے اور یہ درخت انواع انواع کے فوائد رکھتا ہے
سرو یہ درخت خوبصورت اور راست قد ہوتا ہے چنانچہ راستی میں ضرب المثل
ہے گرمی اور جاڑوں میں سرسبز رہتا ہے سفرجل یعنے بہی اس کی لکڑی کی
خاک اور برگ میں تاثیر توتیا کی ہے اور پھول اس کے مقوی دل و دماغ ہیں
شاہ بلوط یہ درخت ملک شام میں اکثر ہوتا ہے پھل اوسکا نصف جوز کے مشابہ
ہوتا ہے خوش ذائقہ ہوتا ہے اور سیاہ رنگ و ذائقہ میں مثل فندق کے ہوتا ہے
صندل یہ درخت ملک ہند میں دو قسم کا ہوتا ہے سپید اور سرخ صنوبر یہ درخت
مشہور ہے ملک روم میں ہوتا ہے لکڑی اوسکی روغن دار ہوتی ہے آگ
دکھانے سے مثل شمع کے روشن ہوتی ہے عناب یہ درخت مشہور ہے ملک
جرجان میں بہت ہوتا ہے اس کے پتوں کا مرہم درد چشم حار کو مفید ہوتا ہے
عود یہ درخت حرا پر ہند میں ہوتا ہے اس کی جڑ کاٹ کر زمین میں دفن کرتے
ہیں تاکہ بوسیدہ ہوتا ہے اور رنگ لکڑی کا اوس سے زائل ہووے اوسی
لکڑی کو عود کہتے ہیں عود ہند سیاہ اور سخت اور سنگین ہوتا ہے بخور اوسکا
مقوی دماغ ہے فستق یعنے پستہ لکھا ہے کہ یہ درخت بادام اور خاک انگور
سے مرکب کیا گیا ہے فلفل یہ درخت ہندی ہے ملک ملیبار میں ہوتا ہے درخت
اسکا عظیم ہوتا ہے اور اس کے نیچے ہمیشہ پانی رہتا ہے درخت میں خوشے لگتے
ہیں جب ہوا سخت چلتی ہے تب خوشے پانی پر گرتے ہیں اسیوجہ سے پوست اسکا

شگفتہ ہوتا ہے قرنفل یہ درخت بعض جزائر ہند میں ہوتا ہے پھل اوسکا نہایت خوشبودار ہوتا ہے بو اوسکی ایسی ہے کہ باشندے اوس جزائر کے بغیر جوش دئے کسی طرف کو روانہ نہیں کرتے ہیں اسلئے تاکہ اور مقام میں پیدا نہ ہووے صورت درخت سرو کی یہ ہے
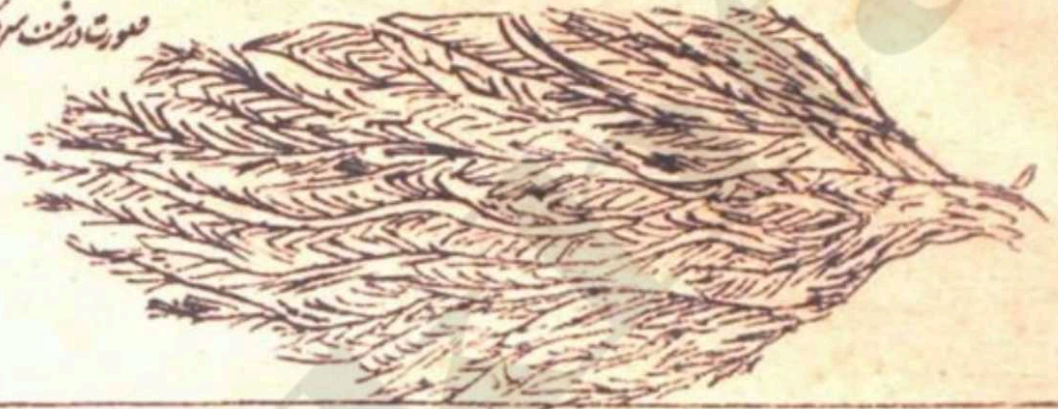
درخت قرنفل

درخت فلفل

کرم یعنی انگور فوایداس درخت میں سب درختوں سے زاید ہیں اور بہت پیدا ہوتا ہے
درخت اسکا ضعیف ہوتا ہے لوز یعنے بادام جو شخص چاہے کہ درخت بادام
کا لگاوے پس چاہیے کہ اولًا بادام کو شہد میں ڈالدے کہ ثمر اوسکا خوش
ذائقہ ہوگا اور بادام نرم ہوگا کہ ہاتھ سے ٹوٹ جاوے تو بادام کو پیشاب
مرد اور عورت نابالغ میں پانچ روز تک تر کریں بعد ازاں بودیں تو پوست بہت
سبک ہووے یاسمین پھول اسکا ارغوانی ہوتا ہے اور اسکا پھول اسکا پھل ہے
اور پھول اس کا داغ لے بدن کو نافع ہے بابونہ یہ گھانس مشہور و معروف ہے
برگ اس کے چھوٹے ہوتے ہیں اور پھول اس کا زرد یا سرخ ہوتا ہے بچہ مردہ کو
شکم سے نکالتا ہے اور درد قولنج کو بہت مفید ہے بنفشہ یہ گھانس مشہور و
معروف ہے مقام سایہ دار میں پیدا ہوتی ہے خوشبو اسکی دماغ کو مفید ہے
بہار اس گھانس کو گاؤچشم بھی کہتے ہیں پھول اس کا زرد ہوتا ہے اور برگ
سرخ خوشبو اسکی نافع دماغ اور محلل ریاح دماغ ہے حرمل یعنی فارسی میں اسکو
سپند کہتے ہیں بو اسکی تیز ہوتی ہے اور نشہ مثل شراب کے اسمیں پختہ ہوتا ہے
حنظل یہ گھانس نہایت تلخ ہوتی ہے ہرن اس کو بہت عزیز رکھتا ہے اور درندے
اس سے گریز کرتے ہیں اگر ورق تازہ اسکا خون جاری پر رکھیں تو خون بند
ہو جاوے پھل اسکا اگر پانی ملا کر مکان میں لگاویں تو اوس مکان میں

مچھر نہ ہونگے خبازی اس کی شب کو منقسم ہوتی ہے اور دن کو کھلجاتی ہے اسکے
پتوں کا ضماد ضرب اور خارش اور چودنکو دفع کرتا ہے
صورت درخت بادام کی یہ ہے
صورت درخت انگور کی یہ ہی
صورت درخت بابونہ کی یہ ہے
صورت درخت بلاسونہ کی یہ ہے
صورت درخت بہار کی یہ ہے
صورت درخت بہار کی یہ ہے
صورت درخت حنظل کی یہ ہے
صورت درخت سپنہ کی یہ ہے
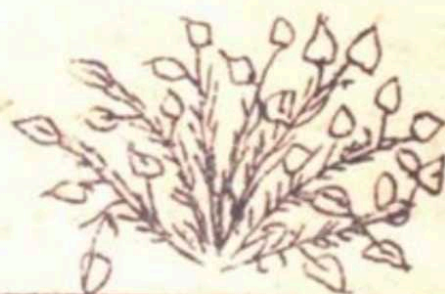
صورت درخت خبازی کی یہ ہے

خس فارسی میں کاہو کہتے ہیں اگراس کے تخم کو قبل بونے کے نانخواہ میں اوسکو
رکھیں تاکہ اوس میں بوئے نانخواہ آجاوے بعدازاں بودیں تو اوسمیں کوئی
کیڑا وغیرہ نہ پیدا ہوگا کاہو بارد ہوتا ہے حتیٰ کہ تشنگی کو دفع کرتا ہے اور شہوت
جماع کو قطع کرتا ہے خشخاش اس کو فارسی میں کنار کہتے ہیں تخم اس کا سپید
اور سیاہ ہوتا ہے خواب لاتا ہے اور نوازل سینہ کو مفید ہے اور شہد کے
ساتھ مادہ مردی کو زیادہ کرتا ہے اور سیاہ سے نیند زیادہ آتی ہے خطمی یہ
گھانس مشہور ومعروف ہے پھول اس کا سرخ اور کبھی سپید ہوتا ہے اور
داغہائے جسم کو ضماد اس کا مفید ہے اگر آب وگل خطمی سے سر دھوئیں تو بال
نرم ہونگے زعفران یہ گھانس کشمیر میں پیدا ہوتی ہے اور بہت مشہور ہے جڑ
اسکی مثل پیاز کے ہوتی ہے اور پھول اسکا زعفران ہوتا ہے جو شخص زعفران
زار میں جاتا ہے ہنسی اوسپر بہت غالب ہوتی ہے زعفران خواب لاتی ہے اور
خوشرنگ کرتی ہے سنبل یہ گھانس خوشبودار ہوتی ہے خوشہ اسکا چھوٹا ہوتا ہے
اگر منہ میں رکھے خوشبو آوے اور سینہ کو پاک کرتا ہے اور خفقان زائل کرتا ہے
خون فاسد کو جسم سے نکالتا ہے اور سرمہ اسکا مقوی دماغ ہوتا ہے سوسن یہ
گھانس خوشبودار ہے اس میں شاخ اور پتی ہوتی ہے پھول اسکا مختلف الرنگ
ہوتا ہے زرد سپید آسمان گون شقائق النعمان یعنے لالہ لکھا ہے کہ
لالۂ صحرائی کوفہ میں پیدا ہوتا ہے اور پھول اس کا خوشنما ہوتا ہے۔

نرگس کو لکھا ہے کہ ہر شخص کے سینہ اور دل کے درمیان ایک شاخ ہوتی ہے
برص یا جذام یا دیوانگی سے نہیں دفع ہوتی ہے وہ شاخ مگر نرگس کے
سونگھنے سے دفع ہوتی ہے پس ہر ایک شخص کو چاہیئے کہ نرگس ضرور
سونگھے اگر سال میں ایک مرتبہ ہو سکے۔ حکیم جالینوس نے لکھا ہے
کہ جس شخص کے پاس دو روٹی ہوں تو وہ ایک روٹی کھاوے اور ایک
روٹی کے عوض نرگس خریدے اور سونگھے کیونکہ روٹی غذا تن کی اور
نرگس غذا روح کی ہے

فصل سوم جمادات میں

جاننا چاہیے کہ موالید ثلثہ میں سب سے اعلیٰ حیوانات ہے جسکا بیان فصل اول میں ہوچکا ہے اور ثانی اوسکا نباتات ہے جسکا بیان ابھی فصل دوم میں ہوا ہے اور سب سے اونچے اسکا معدن ہے جس کو جمادات کہتے ہیں اور ان تینوں کو ملاکر موالید ثلثہ کہتے ہیں پس اب جمادات کا لکھنا بھی ضرور لازم ہے اسکی چند قسمیں ہیں فصل اول فلزات کے بیانمیں فلزات وہ اجسام ہیں کہ قابل ضرب سندان کے ہیں اور وہ سات ہیں سونا چاندی تانبا لوہا سیسا قلعی جاچینی اور یہ سب پارہ اور گندہک سے پیدا ہوتا ہے لیکن بسبب اختلاف اجزا کے کم وکیف میں ایکدوسرے سے ممتاز ہے پس اگر وہ دونوں صاف اور مقدار میں برابر باہم مخلوق ہوں اور گندہک میں ایسی سُرخی ہو کہ پارہ کو رنگ دے اور معدنمیں حرارت معتدل ہو بعد طول زمان کے اجسام مختلف بصورت زر ہوجاتے ہیں اور اگر گندہک اور پارہ دونوں صاف ہوں اور یہ سب شرائط پائے گئے ہوں اور گندہک میں سُرخی ہو تو چاندی ہوگی اور اگر قبل نضج تام کے بسبب برودت خارجی کے وہ اجسام مختلفہ بستہ ہوگئے تو جاچینی ہوگی اور اگر پارہ صاف اور گندہک ردی ہو اور قوت احتراق کی قوی ہو تو تانبا پیدا ہوتا ہے اور اگر اختلاط تام نہو تو قلعی پیدا ہوتی ہے اور اگر گندہک اور پارہ دونوں ناقص ہوں یعنی خاک آلودہ ہوں اور قوت احتراق کی زیادہ ہو تو لوہا پیدا ہوتا ہے اور اگر اختلاط تام نہوا تو سیسا پیدا ہوتا ہے اب بیان ہر ایک کا جدا کیا جاتا ہے ذہب یعنی سونا گرم اور نازک ہے اور بسبب شدت اختلاط اجزاے آبی اور خاکی کے آگ اسکے اجزا کو جدا نہیں کرسکتی اور خاک میں بوسیدہ نہیں ہوتا ہے اور رنگ بھی نہیں گھٹتا ہے اور رنگ زرد اور ذائقہ شیریں اور خوشبو اچھی اور وزن میں سب سے گراں اور یہ ایک نعمت عظیم ہے خداوند عالم نے بندوں کے واسطے پیدا کی ہے کیونکہ اکثر امور دنیا اس سے روا ہوتے ہیں فضہ یعنے چاندی مرتبہ میں قریب سونے کے ہے مگر آگ میں جلکر خاک ہوجاتی ہے اور دفن کرنے سے بوسیدہ بخلاف سونے کے ارسطاطالیس نے لکھا ہے کہ چاندی میں میل ہوتا ہے اور سونے میں نہیں

اور اگر چاندی کو بو پارہ یا رانگ کی بہونچتی ہے تو اوسکے ساتھ ہتھوڑی کی ضرب سے
ٹوٹ جاتی ہے اور اگر گندہک کی بہونچے تو جلجاتی ہے اور اگر بورہ ارمنی اوسمیں
ڈالدیں تو پھر چاندی کھری ہو جاتی ہے اور سرد ہوتی ہے نحاس یعنی تانبا قریب
چاندی کے ہے ان دونوں کے درمیان فرق سُرخی اور خشکی کا ہے جو شخص تانبے کو سفید اور
نرم کرنے پر قادر ہے وہ کیمیا کا محتاج نہیں ہے ارسطو نے لکھا ہے کہ تانبے کے اقسام
بہت ہیں بہتر وہ ہے کہ نہایت سُرخ ہو اور بدتر وہ ہے کہ نہایت سیاہ ہو حدید یعنے لوہا
پیدایش اسکی مثل اور اجماد کے ہے مگر اسمیں اعتدال نہیں ہوتا ہے اسلئے کہ پارہ اوسکا
کدر ہے اور گندہک محرق اور سیاہ ہے بسبب زیادتی حرارت گندہک کے ہے اور فائدہ
اسمیں بہت ہے اگرچہ کم قیمت ہے اور آلات و سلحہ وغیرہ سب اسی سے بنتے ہیں اور
کوئی ایسے شے نہیں ہے کہ بغیر دخل لوہے کے بن سکے اور سلاطین امرا کو خلعت میں دیتے
ہیں اور اوسکی دو قسمیں ہیں فولاد اور رانبت خواص اُسکا یہ ہے کہ جس شخص کے گلے سے
سوتے میں آواز نکلتی ہو وہ اگر بورادہ لوہے کا پاس رکھے تو یہ عادت جاتی رہے اور جو شخص
لوہے کو اپنے ساتھ رکھے ہرگز خوفناک نہو رصاص یعنے قلعی ارسطو نے لکھا ہے کہ چاندی اور
قلعی ایک ہی چیز ہے مگر اسکے مادہ کو بطن زمین میں تین آفتیں لاحق ہوتی ہیں بوئے گندہ
اور تیزی اور صوم اور جو شخص کہ ان آفتوں کو اوس سے دفع کرے تو چاندی ہو جاویگی
یہ آفتیں نمک اور نوشادر اور پھٹکڑی وغیرہ سے دور ہو جاتی ہیں خواص اس کے
ارسطو نے بہت لکھے ہیں سرب یعنے سیسا پیدایش اسکی مثل قلعی کے ہے اور سیسا
ناقص قلعی سے ہے اسواسطے کہ اوسکے مادہ میں میل زیادہ ہے خواص اسکے یہ ہیں کہ
سونے کو گھلا دیتا ہے اور الماس کو توڑ ڈالتا ہے اگر الماس کو تھالی پر
رکھیں اور سیسے سے توڑیں تو ٹوٹ جاویگا اور سب ٹکڑے اوسکے مثلث ہونگے
چا چینی پیدایش اوسکی مثل جماد مذکورہ کے ہے کان اوسکی چین میں ہے -
رنگ اوسکا سیاہ مائل بسُرخی ہے پیکان اوسکے بناتے ہیں اس لئے کہ
اوس میں ضرب بہت ہوتی ہے اور قلابے اوسکے بناتے ہیں اور بڑی مچھلیوں کا شکار

کرتے ہیں اسلئے کہ خلاصی اوس سے مچھلی کو دشوار ہوتی ہے اور اگر اوسکے آئینہ میں صاحب
لقوہ نگاہ کرے تو لقوہ اوسکا کم ہوگا ؛

قسم دوم دربیان احجار اور وہ دو نوع ہیں اول احجار شفاف جب آب بارش پہاڑ کے غاروں میں ہوتا ہے اور اجزائے ارضی اوسمیں نہیں مختلط
ہوتے ہیں اور حرارت معدنی اوسمیں تاثیر کرتی ہے اور اوسپر دراز زمانہ گذرتا ہے تو صفا
اور ثقل اور غلظ اوس پانی کا بڑھجاتا ہے پس اوس سے پتھر سخت اور شفاف پیدا ہوتے ہیں
کہ آگ انمیں اثر نہیں کرتی ہے اور پانی سے اوسمیں نقصان نہیں ہوتا ہے مثل انواع یاقوت
وغیرہ کے بعض کہتے ہیں کہ اختلاف معادن کے ہوتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ بسبب انواع
کواکب اور مطارح شعاعات لکھا ہے کہ رنگ سیاہ متعلق زحل کے اور سبز متعلق مشتری
کے اور سرخ متعلق مریخ کے اور زرد متعلق آفتاب کے اور ازرق متعلق زہرہ کے اور مختلف
الوان متعلق عطارد کے اور سفید متعلق قمر کے نوع دوم وہ احجار ہیں کہ آب اور طین سرخ
سے پیدا ہوتے ہیں جب حرارت آفتاب کی مدت دراز تک اوسمیں اثر کرتی ہے جیسا کہ
خشت خام کو آگ پختہ کرتی ہے اور خشت بھی ایک قسم مجر سے ہے پس یہ احجار بسبب
اختلاف امکنہ کے مختلف ہوتے ہیں پس اگر زمین شور ہے تو بورہ ارمنی اور نمک سینکڑی
وغیرہ پیدا ہوتی ہے اور اگر زمین خام ہے تو انواع زاج سرخ اور سفید اور زرد پیدا
ہوتے ہیں اور اگر زمین نرم ہے تو پتھر پیدا ہوگا بعض مواضع میں پتھر پانی سے منعقد
ہوتا ہے یا خاصیت مکان سے اور بعض جگہ حیوان پتھر ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ جب کسی
قوم پر قہر نازل فرماتا ہے اور جواہر معدنی بھی بہت ہیں کہ بعض کو لوگ پہچانتے ہیں
اور بعض کے حکما کے خواص بھی لکھے ہیں جنکا اب بیان مختصر اگرچہ کہ بہت مشہور ہیں لکھا
جاتا ہے بعض پتھر اسقدر سخت ہوتے ہیں کہ آگ اون سے نکلتی ہے اوسمیں تیر نہیں
اثر کرتا ہے مثلاً یاقوت وغیرہ اور بعض مثل خاک نرم کے ہوتے ہیں کہ پانی میں گھلجاتے
ہیں مثل نمک و زاج وغیرہ کے اور بعض گھانس ہوتی ہے مثل مرجان کے اور بعض
حیوان سے حاصل ہوتے ہیں مثل موتی کے اور مہرہ سانپ وغیرہ کے اور بعض انسان

کی کاریگری سے پیدا ہوتے ہیں مثل سیل سونے اور چاندی و شنگرف و زنگار کے اور وہ یہ ہیں کہ اونمیں اُلفت اور قوت جاذبہ ہوتی ہے جیسے الماس کہ اوسکو سونیکے قریب لاتے ہیں تو وہ دور کر سوئیمیں جمپٹ جاتا ہے اور مثل مقناطیس کہ لوہے میں جذب ہو جاتا ہے جیسے عاشق معشوق کو کھینچ لیتا ہے اور بعض وہ ہیں کہ اونمیں قوت صاف کرنیکی زاید ہے مثل نوسادر کے کہ سب پتھروں کو صاف کرتا ہے انمد فارسی میں اسکو سرمہ کہتے ہیں لکھا ہے کہ یہ ایک پتھر مشہور ہے اور معاون اوسکے عالم میں بہت ہیں بہتر اصفہانی ہوتا ہے سرمہ اوسکا نہایت سفید ہوتا ہے اکہ چشم کو مانع ہے اور قوت باصرہ کو زیادہ کرتا ہے اور درد چشم کو دفع کرتا ہے اور بیدحیوان کو خصوصًا زیادہ مفید ہے سفید آج یعنے خاک قلعی و سیسا اگر اسکو اور دواؤں میں سرمہ کریں رمد کو نافع ہے اور اگر اوسکو جلاویں تو سیسا بہت ہو گا بہت یہ پتھر بہت سفید اور تاباں جب آدمی اوسکو دیکھتا ہے ہنسی اوسپر غالب ہوتی ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ پتھر مقناطیس انسان ہی چنانچہ مشہور ہے کہ ایک ملک میں ممالک حبش سے ایک ستون سنگ بابت کا تھا جو شخص کہ اوسکے مقابل ہوتا تھا بے اختیار اوسکی طرف کھنچ جاتا تھا اور جسکی نظر اوسپر پڑتی تھی اوسپر ہنسی غالب ہوتی تھی بُسد یعنے بیخ مرجان یہ دریا میں اگتا ہے باوجودیکہ پتھر ہے وہ سُرخ اور سفید اور زرد اور سیاہ ہوتا ہے اگر کسی عضو سے خون جاری ہو اور بُسد وہاں پر رکھدیں خون بند ہو جاویگا بلور ایک قسم شیشہ کی ہے مگر شیشہ سے سخت ہوتا ہے اور جب بلور کو رنگین کرتے ہیں تو مثل یاقوت کے ہو جاتا ہے بادشاہوں کے واسطے برتن بنائے جاتے ہیں اگر بلور کو آفتاب میں رکھے اور مقابل اوسکے روئی رکھے تو روئی میں آگ روشن ہو گی توتیا یہ پتھر ہے اسکی کان کنارے ہند اور سندھ کے ہے اور اوسکی تین قسمیں ہیں سفید اور سبز اور زرد یہ سب قسمیں رطوبت چشم اور گندہ بغلی کے واسطے واقع ہیں گوہر یعنی موتی ارسطو نے لکھا ہے کہ بحر اوقیانوس ایام بہار میں جوش کرتا ہے بسبب کثرت ہوا اور یہ دریا تمام دنیا کو محوط ہے پس سیپیاں اوسکے جوش کے وقت کی منتظر رہتی ہیں باعث ہوا کے پانی دریا سے اچھلتا ہے اور اوپر سے گرتا ہے صدف اوسکو منہ میں لیتی ہے جس طرح کہ رحم نطفہ کو لیتا ہے بعد ازاں وہ صدف قعر دریا کی طرف چلی جاتی ہے پھر دہی

قطرات سیپیوں کے شکم میں پرورش پاتے ہیں اور سیپیاں وقت طلوع و غروب
آفتاب اور وقت دریاے شمالی کے پانیکے اوپر آتی ہیں اور منہ اپنا کھولدیتی ہیں تاکہ
ہواے لطیف اور حرارت آفتاب سے موتی پختہ ہو جاوے اور جس طرح پر لڑکا شکم مادر
میں پرورش پاتا ہے اوسی طرح پر موتی شکم صدف میں پرورش پاتا ہے اگر شکم
صدف آب دریا سے خالی ہے موتی صاف اور شفاف پیدا ہوگا اور اگر شکم میں اوس کے
کسیقدر آب دریا ہے تو موتی تیرہ پیدا ہوگا جب موتی تیار ہوجاتا ہے تب صدف اوس مقام سے
سفر کرکے دوسرے مقام پر آجاتی ہے اور قعر دریا میں جاکر مضبوط بیٹھ رہتی ہے جس طرح پر
گھانس جم جاتی ہے پس اوسوقت غوطہ زن غوطہ لگا کر قعر دریا سے اوسکو بوقت تمام نکالتے ہیں
اگر نکالنے میں تاخیر ہوتی ہے تو موتی خراب ہوجاتا ہے اور قبل تیار ہونیکے نکالنے میں بھی موتی
خراب ہوجاتا ہے جیسے پھل درخت کا بگڑ جاتا ہے اور اگر پختہ ہونے کے بعد کچھ عرصہ میں توڑیں
تو بھی خراب ہوجاتا ہے بروقت پختہ ہونیکے فوراً نکالنا چاہئے ارسطو نے لکھا ہے کہ موتی دافع
خفقان ہے اور خوف کا بھی دافع ہے اور سرمہ میں استعمال کریں تو روشنی چشم کو قوی کرتا ہے
زجاج یعنی شیشہ ارسطو نے لکھا ہے کہ اقسام اسکے بہت ہیں ایک قسم ریتی ہوتی ہے اور ایک
قسم حجری ہوتی ہے اور ایک قسم سنگ ریزہ سے حاصل ہوتی ہے اگر شراب میں پانی ملا ہوا ہو
سبب تو اسکو اسمیں چھوڑدیں تو پانی علیحدہ ہوجاویگا اور شراب علیحدہ ہوگی زرنیخ یعنی ہڑتال
ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر مشہور و معروف ہے رنگ اسکے بہت ہیں سرخ زرد خاکی لیکن سرخ
اور زرد مثل سونیکے معلوم ہوتا ہے اور اگر اوسکو چونے میں ملا کر بالونمیں لگادیں تو بالونکو گرادے
اور ہڑتال زہر قاتل ہے اور اگر اوسکو جلا کر منجن کریں تو دانتوں کو مفید ہے زمرد اس کو
زبرجد بھی کہتے ہیں ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر سونیکی کان میں پیدا ہوتا ہے سبز
رنگ و شفاف ہوتا ہے خاصیت اسکی یہ ہے کہ زہر قاتل اور تمام سمیات کو نافع ہے
اگر زمرد کو ہمیشہ دیکھا کرے قوت بصارت تیز ہو اور اگر زمرد کی انگشتری پہنے صرع کو
نافع ہے زنگار یعنی زنگار یہ پتھر تانبے یا پھول سے باعانت سرکہ کے حاصل ہوتا ہے
اکثر امراض جسم میں اس کا استعمال ہوتا ہے گوشت مردہ کو زخم سے باہر نکالتا ہے

زنجفر یعنی شنجرف اگر پارہ کو ظرف شیشہ میں رکھکر اوسکو گل حکمت کریں اور آگ پر
رکھدیں تو شنجرف پیدا ہوتا ہے اور سپیدی پارہ کی سُرخی سے مُبدل ہوتی ہے مگر چاہئے
کہ سر اوس ظروف کا مضبوطی سے بند کریں کہ پارہ اُڑ نہ جاوے شب یعنی پھٹکری
ولیسقوریدس نے لکھا ہے کہ اسکی قسم بہت ہیں الا بہتر شب یمانی ہے اور وہ سفید مائل
بہ زردی ہوتی ہے لکھا ہے کہ شب یمانی ایک آب ہے کہ پہاڑ سے ٹپکتا ہے جب زمین پر گرتا
ہے تب پھٹکری ہوجاتا ہے اگر سرکہ اور شہد کے ہمراہ اوسکی کلی کریں تو درد دنداں کو مفید ہے
طلق یعنے ابرک لکھا ہے کہ یہ دو رنگ کا ہوتا ہے سپید اور سُرخ سپید میں سپیدی بہت ہوتی ہے
اور صاف بھی ہوتا ہے اور سُرخ میں سُرخی کم ہوتی ہے اور ابرک ہاتھ لگانیسے نرم معلوم ہوتا
ہے سیسہ اور لوہے اور تانبے کو چاندی کردیتا ہے عقیق ارسطو نے لکھا ہے کہ اقسام عقیق
بہت ہیں بہترین اقسام وہ ہے کہ یمن سے آتا ہے اور بہت سُرخ اور شفاف ہوتا ہے اور
اگر اوسکی انگشتری پہنکر عدو کے پاس جاوے تو اوسکا غصہ اور غضب کم ہوجاتا ہے اور اگر
خاکستر کا اُسکے سرمہ میں لگاویں تو بصارت زیادہ ہو اور اگر اسکی انگشتری ہمیشہ پہنے رہیں تو
برکت اور کثافت اور افلاس دور ہوجاوے فیروزج یعنی فیروزہ یہ پتھر سبز رنگ مائل
بہ کبودی ہوتا ہے اسکی کان ملک خراسان میں ہے سرمہ اسکا روشنی چشم کو زاید کرتا ہے
سلاطین اسکی انگشتری نہیں رکھتے ہیں کیونکہ ہیبت کو کم کرتا ہے اور جس شخص کے پاس
فیروزہ کی انگشتری ہو وہ شخص کبھی محتاج نہیں رہتا ہے کہربا یہ پتھر سفید مائل بہ زردی
اور گاہے مائل بسرخی ہوتا ہے گھانس اور لکڑی خشک کو اپنی طرف کھینچتا ہے اگر
زن حاملہ اپنے پاس رکھے اسقاط حمل سے محفوظ رہے لاجورد ارسطو حکیم نے لکھا ہے کہ
یہ پتھر مشہور و معروف ہے نرم ہوتا ہے جسکے پاس یہ پتھر ہوتا ہے وہ چشم خلایق میں
بہت مکرم ہوتا ہے سرمہ اسکا چشم کو نافع ہے الماس ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر
نوساور سے بہت مشابہ ہے اور صاف ہوتا ہے سب پتھروں کو توڑ ڈالتا ہے مگر
شیشہ سے ٹوٹ جاتا ہے اور کیا خوب خاصیت ہے کہ جسقدر ٹکڑے ٹوٹینگے سب
مثلث ہونگے اور تھال پر رکھکر ہتوڑہ سے توڑینگے تو خواہ تھالی یا ہتوڑہ کے

اندر گھس کر رہجاویگا سوائے سیسہ کے اور کسی شے سے نہیں ٹوٹیگا الماس کی کان جبال سراندیپ میں ہے اور نہایت عمق میں ہے کہ نظر کام نہیں کرتی اور وہاں سانپ بہت ہیں کسی کی مجال نہیں کہ وہاں تک پہونچے جب سکندر اعظم وہانپر پہونچا حکم دیا کہ الماس کان سے نکالیں کوئی الماس کان نکالنے کو نہ گیا پس سکندر نے حکما سے مشورہ کیا آخر یہ امر قرار پایا کہ گوشت تازہ اوسمیں ڈالا جاوے اور جانوران پرندہ اوسمیں چھوڑے جاویں وہ اوس گوشت کو اوٹھا لاوینگے الماس اوس میں چپک کر رہجاویگا پس سکندر نے ایسا ہی کیا ٹکڑے بقدر نخود اور مسور کے نکلے اور کاریگر لوگ الماس سے جواہرات میں سوراخ کرتے ہیں یہ بیچش اور فساد معدہ کو مفید ہے اور سلاطین نگینہ اوس کا بنواتے ہیں اور زہر قاتل ہے مرجان لکھا ہے کہ یہ پتھر سرخ رنگ دریا میں مثل گھانس کے اُگتا ہے اگر اوسکی خاک کو گداختہ کریں تو پارہ کو بستہ کردے اور مثل سونے کے کردے امراض چشم کو بھی نہایت مفید ہے بسد بھی اسکو کہتے ہیں مرداسنج یعنی مردار سنگ لکھا ہے کہ یہ پتھر قلعی وغیرہ کی خاک ہے اسکا استعمال مراہم وغیرہ میں اسوجہ سے ہے کہ زخموں کو آلایش سے پاک کرکے اچھا کردیتا ہے اور بدبوئے بغل کو دافع ہے مقناطیس فارسی میں اسکو سنگ آہن ربا کہتے ہیں لکھا ہے کہ بہتر سنگ وہ ہے کہ سرخ ہووے اور اوسپر خطوط سیاہ ہوویں کان اوسکی بلاد ہند میں ہے یہ سنگ لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے اسیوجہ سے جہازونمیں میخہائے آہنی نہیں لگاتے ہیں اسلیئے کہ جب قریب مقناطیس کے پہونچتا ہے اوسمیں چسپاں ہوجاتا ہے اور وہاں سے جدا نہیں ہوتا ہے ملح یعنی نمک پیدایش اوسکی اوس پانی سے ہوتی ہے کہ اجزاے ارضی کے ساتھ جلکر خشک ہوجاتا ہے اگر آمیزش اوسکی سخت ہوتی ہے تو تلخ ہوتا ہے اسوجہ سے بعض نمک طعام میں تلخی ہوتی ہے بیان کرتے ہیں کہ نمک خریف میں پیدا ہوتا ہے بارش کے بعد بوجہ تاثیر آفتاب کے پختہ ہوجاتا ہے نمک کی دو قسمیں ہیں آبی اور جبلی خاصیت دونوکی یہ ہے کہ بدبو کو دفع کرتا ہے تواریخ میں لکھا ہے کہ جس شخص نے نمک کے کھانیکی ابتدا اور نمک پر انتہا کی ستر بیماریوں سے نجات پائی اور استعمال نمک کا بقدر احتیاج کے آدمی کو خوشرنگ کرتا ہے

اندر گھس کر رہجاویگا سوائے سیسہ کے اور کسی شے سے نہیں ٹوٹیگا الماس کی کان
جبال سرانديپ میں ہے اور نہایت عمق میں ہے کہ نظر کام نہیں کرتی اور وہاں سانپ
بہت ہیں کسی کی مجال نہیں کہ وہاں تک پہونچے جب سکندر اعظم وہاں پر پہونچا حکم دیا کہ
الماس کان سے نکالیں کوئی الماس کان نکالنے کو نہ گیا پس سکندر نے حکما سے مشورہ کیا
آخر یہ امر قرار پایا کہ گوشت تازہ اوسمیں ڈالا جاوے اور جانوران پرندہ اوسمیں چھوڑے
جاویں وہ اوس گوشت کو اٹھا لاوینگے الماس اوس میں چپک کر رہجاویگا پس سکندر
نے ایسا ہی کیا ٹکڑے بقدر نخود اور مسور کے نکلے اور کاریگر لوگ الماس سے جواہرات
میں سوراخ کرتے ہیں ہیچش اور فساد معدہ کو مفید ہے اور سلاطین نگینہ اوس کا
بنواتے ہیں اور زہر قاتل ہے مرجان لکھا ہے کہ یہ پتھر سرخ رنگ دریا میں مثل گھانس
کے اگتا ہے اگر اوسکی خاک کو گداختہ کریں تو پارہ کو بستہ کردے اور مثل سونے کے کردے
امراض چشم کو بھی نہایت مفید ہے بُسد بھی اسکو کہتے ہیں مُردار سنج یعنی مردار سنگ
لکھا ہے کہ یہ پتھر قلعی وغیرہ کی خاک ہے اسکا استعمال مراہم وغیرہ میں اسوجہ سے ہے
کہ زخموں کو آلایش سے پاک کرکے اچھا کردیتا ہے اور بدبو بغل کو دافع ہے مقناطیس
فارسی میں اسکو سنگ آہن ربا کہتے ہیں لکھا ہے کہ بہتر سنگ وہ ہے کہ سرخ ہووے
اور اوسپر خطوط سیاہ ہوویں کان اوسکی بلاد ہند میں ہے یہ سنگ لوہے کو اپنی طرف کھینچتا
ہے اسیوجہ سے جہازونمیں میخہائے آہنی نہیں لگاتے ہیں اسلئے کہ جب قریب مقناطیس
کے پہونچتا ہے اوسمیں چسپاں ہوجاتا ہے اور وہاں سے جدا نہیں ہوتا ہے ملح یعنی
نمک پیدایش اوسکی اوس پانی سے ہوتی ہے کہ اجزائے ارضی کے ساتھ جاکر خشک ہوجاتا ہے
اگر آمیزش اوسکی سخت ہوتی ہے تو تلخ ہوتا ہے اسوجہ سے بعض نمک طعام میں تلخی ہوتی
ہے بیان کرتے ہیں کہ نمک خریف میں پیدا ہوتا ہے بارش کے بعد بوجہ تاثیر آفتاب کے پختہ
ہوجاتا ہے نمک کی دو قسمیں ہیں آبی اور جبلی خاصیت دونوکی یہ ہے کہ بدبو کو دفع کرتا
ہے تواریخ میں لکھا ہے کہ جس شخص نے نمک کے کھانیکی ابتدا اور نمک پر انتہا کی ستر بیماریوں
سے نجات پائی اور استعمال نمک کا بقدر احتیاج کے آدمی کو خوش رنگ کرتا ہے

نمک اندرانی کہ فارسی میں اوسکو طبرزد کہتے ہیں مشابہ بلور کے ہوتا ہے دہن کو صاف کرتا ہے دانتوں کی جڑ کو مضبوط کرتا ہے اور چاندی اور سونے میں بھی نمک رنگ خوشرنگ کرنے کیواسطے چھڑکا جاتا ہے یاقوت ایک پتھر سخت ہوتا ہے رنگ اوسکا سرخ اور زرد اور سبز اور کبودی ہوتا ہے اور اصل اوسکی یہ ہے کہ آب شیرین جب جوف سنگ میں زمانہ دراز تک رہتا ہے اوسکی حرارت سے پختہ ہوکر صاف اور شفاف ہوجاتا ہے آگ اوسپر اثر نہیں کرتی اور یاقوت سب سے عمدہ سرخ ہوتا ہے جسکے پاس یاقوت سرخ خواہ زرد خواہ سبز ہوگا اوسکو فراخی زر کی نہایت ہوگی یشب یہ پتھر مشہور و معروف ہے رنگ سپید ہوتا ہے جو شخص اپنے پاس رکھے جنگ و جدال میں دشمن پر غالب آوے اگر تشنہ اوسکو اپنے منہ میں رکھے تو پیاس بجھ جاوے نوع سوم اجساد دہمہ کے بیان میں مومیائی پیدائش اُس کی مثل پیدائش قیر کے ہے مگر مومیائی عزیز الوجود ہے اسکے ملک موصل اور ملک فارس میں ہیں استخوان شکستہ پا از جا رفتہ اور زخم اور لقوہ اور فالج کو پینا اور ضماد اوسکا مفید ہے عنبر بعض کہتے ہیں کہ دریا سے نکلتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ چشمہ سے نکلتا ہے اور بعض قائل ہیں کہ حیوان آبی کا سرگین ہے اور بعض کہتے ہیں کہ بارش نرم ہے جسکو طل کہتے ہیں جو دریا میں پتھر پر پڑتی ہے اوس سے پیدا ہوتا ہے جیسا کہ ترنجبین کہ ایک خاص مخصوص پر طل سے ہوتی ہے ملک خراسان میں بہر صورت دریا سے نکلتا ہے رنگ اوسکا اشہب اور کبودی اور زرد ہوتا ہے بہترین اقسام عنبر کے اشہب ہیں واضح ہو کہ کچھ حالات عجائبات ارضی و سماوی لکھ چکے اب کچھ ضروریات جس سے لوگ فائدہ اُٹھاویں لکھنا چاہیے

باب سوم بیان ترکیب وغیرہ میں

جاننا چاہیے کہ ہر شے میں قاعدہ ضرور ہے اگر ذیشعور قاعدہ دان باقاعدہ کریگا وہ بیشک شاہد مدعا سے ہم آغوش ہوگا اور اگر بے ترکیبی کریگا مفت میں عمل کو بدنام کریگا اور نقصان اپنی جان و مال کا کریگا چنانچہ نقش بھرنیکی ترکیب اس رسالہ کے حصہ اول میں

تحریر کرچکا اب دوبارہ بیان کی حاجت نہیں ہے البتہ جو ترکیبیں کہ اوسمیں درج
سے رہگئی ہیں وہ مختصراً اس حصہ میں لکھنا واجب ولازم آئیں ۔

فصل اوّل اقسام تعویذات میں ۔ واضح ہو کہ تعویذ خواہ جنتر چہار قسم کا ہوتا ہے
آتشی بادی خاکی آبی پس آتشی کو کاغذ یا کورے سکورے یا ہرن کی
جھلی پر لکھکر آگ میں ڈالتے ہیں واسطے محبت اور حاضر ہونے غائب وغیرہ کے لکھا جاتا ہے
آتشی تعویذ لکھتے وقت منہ پورب جانب ہو اور آگ اپنے پاس رکھ لے اور بادی کو لکھکر درخت
پر لگاتے ہیں کہ ہوا اوسکو ہلاوے اور اونچے مکان پر جہاں ہوا خوب آتی ہو بیٹھکر لکھے اور مغرب کیطرف
منہ کرکے لکھے محبت اور زبان بندی کیلئے مفید ہے اور آبی کو دریا کنارے بیٹھکر لکھتے ہیں اور
دریا میں چھوڑتے ہیں اور منہ دکھن کیطرف کرکے لکھے خلاصی قیدی اور تسخیر اور کشادگی رزق
اور زبان بندی وغیرہ کے لئے اکسیر ہے اور خاکی کو زمین میں خواہ پرانی قبر میں دفن کریں اوتر
رخ بیٹھکر لکھنا واجب ہے تسخیر اور رہائی محبوس وغیرہ کیلئے لکھتے ہیں **فصل دوم**
بخورات دھونی دینے میں جب تعویذ لکھنے کا ارادہ کرے تو اوّل یہ دریافت کرے کہ
کون ستارہ کا اوسوقت عمل ہے چنانچہ جس ستارہ کے وقت میں لکھے اوسکے موافق بخور
کرے یعنے دھونی دے اگر ساعت زحل میں کرے تو رال خواہ لوبان خواہ عود خواہ قرنفل
کی دھونی دے اور اگر ساعت مشتری میں لکھے تو مشک خواہ جو دانہ خواہ کافور صندل
سرخ عود شکر وغیرہ کی دھونی دے اور اگر وقت مریخ میں لکھے تو لوبان اور عود
اور رال کی دھونی دے اور شمس میں لکھنے کا ارادہ کرے تو دارچینی مشک عود
زعفران میں سے ایک شے کی دھونی دے اور اگر زہرہ کے وقت میں لکھے تو عود عنبر
مشک صندل سفید کافور اسپند وغیرہ کی دھونی دے اور جو عطارد میں لکھے تو صندل سرخ
قرنفل کافور کی دھونی دے اور اگر قمر میں اتفاق لکھنے کا پڑے تو شہد کافور عود کی دھونی دے

فصل سوم ستاروں کے بیان میں جب تعویذ لکھے یا عمل پڑھے تو اوّل ستارے کو دیکھے کہ اوکی
کیا خاصیت ہے اوسکے موافق عمل کرے ورنہ سب لکھنا اور پڑھنا ضائع ہوگا کیفیت سب ستاروں کی
ہے کہ زحل یعنے سنیچر مذکر سیاہ رنگ خاکی مزاج مقام فلک ہفتم عامل روز شنبہ موکل

شرفائیل حروف تہجی (ابجد) مشتری یعنی برہسپت مذکر رنگ زرد مزاج آتشی مقام فلک
ششم عامل روز پنجشنبہ موکل روائیل حروف تہجی (ہوزح) مریخ یعنی منگل مذکر رنگ سرخ مزاج
آتشی مقام فلک پنجم عامل سہ شنبہ موکل رویائیل حروف تہجی (طیکل) شمس یعنے سورج
مذکر رنگ طلائی مزاج آتشی مقام فلک چہارم عامل یکشنبہ موکل ہمرائیل حروف تہجی (من
سع) زہرہ یعنے سکر مونث رنگ سپید مزاج بادی مقام فلک سوم عامل جمعہ موکل شرفائیل
حروف تہجی (فص قر) عطارد یعنی بدھ خنثی رنگ فیروزی بادی مزاج مقام فلک دوم
عامل چہارشنبہ موکل لومائیل حروف تہجی (شت ثخذ) قمر یعنی چاند مذکر یا مونث رنگ
سبز سرخ آبی مقام فلک اول عامل دوشنبہ موکل عطرائیل حروف تہجی (ضظغ) ۔

فصل چہارم۔ تعویذات لکھنے کے قاعدہ ہیں۔ جب کوئی تعویذ یا نقش لکھنا ہو
اوّل نہاوے اور اگر نہ ممکن ہو تو ہاتھ منہ ضرور دھو ڈالے اگر اہل ہنود ہو اگر اہل اسلام ہو
تو غسل کرے با وضو کرے اور اپنے بدن میں خوشبو لگالے اور تھوڑی خوشبو اپنے پاس رکھ لے
اور درمیان میں کسی سے کلام نہ کرے اور ناپاک عورت کو اپنے پاس نہ آنے دے اور تعویذ
کے سرے پر ۷۸۶ کہ عدد بسم اللہ کے ہیں ضرور لکھدے اور تعویذ حُب اور تسخیر کا جب لکھے
تو کوئی شے شیریں منہ میں رکھ لے بشرطیکہ حرام کیواسطے نہ کرے اور اگر حلال کے واسطے لکھے
تو منہ طرف خانۂ مطلوب کے کرے اور اسقدر تصوّر اوسکا کرے کہ گویا سامنے کھڑا ہے اور اگر
عداوت کا نقش بھرے تو کوئی تلخ شے منہ میں رکھے اور اگر زبان بندی کا لکھے تو تھوڑا
موم دانتوں میں دبا دے اور آخر ماہ میں لکھے یعنے چاندنی رات نہو اور خواب بندی اور
تیغ بندی کا لکھے سیاہی سے اور بعضوں نے لکھا ہے کہ جسکے واسطے تعویذ ہو اوسکے رنگ کو
دیکھے اگر رنگ اوسکا سُرخ ہے تو سُرخی سے لکھے اور اگر رنگ زرد ہے تو زعفران سے لکھے
اور اگر سفید ہے تو کافور خواہ چونہ سے لکھے اور اگر رنگ سیاہ ہے تو سیاہی سے لکھے اور
ہر نقش کے نیچے بحق ہذا النقش لکھکر نام طالب اور مطلوب بقید ولدیت لکھکر اوسکو
بخور سے خوب طرح دھواں دے بعد ازاں کام میں لاوے

باب چہارم عملیات و تعویذات سفلی کے بیان میں

مشتاقان عملیات و شائقان تعویذات کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ اس عاصی
نے کچھ علویات حصہ اول میں تحریر کیا اور اب کچھ سفلی بھی جسکو کہ نہایت سریع النفع
پایا ہے اس حصہ میں تحریر کرنا چاہتا ہے تاکہ یہ کتاب مفید عام ہو جاوے مخفی نہ رہے کہ
منتر وہ ہے جو پڑھا جاوے یعنی عملیات اور جنتر وہ ہے جو لکھا جاوے یعنی نقش خواہ تعویذ اور
تنتر وہ ہے جو کہ نظر بندی کیجاوے یعنی شعبدہ وغیرہ اور اسی کو اندرجال بھی کہتے ہیں

فصل اول منتروں کے بیان میں۔ پری یعنی ہوکل حاضر ہونیکا منتر نوچندی جمعرات کے روز دن
بھر روزہ رکھے شام کو شیر برنج سے افطار کرے اور کچھ رات گئی سرخ لباس پہنکر خوشبو لگاوے
اور ایک دائرہ شنگرف کا زمین پر کھینچے اور اوس حصار کے اندر خود بیٹھے اور بخور اگر لوبان صندل
وغیرہ کا دے اور چار عدد الائچی خورد اور آٹھ عدد سپاری اور آٹھ عدد لونگ رکھ لے اور ایک
چراغ روغن زرد کا روشن کرے اور کچھ شیرینی پر نیاز سوکلاں کی دیوے بعد ازاں منتر ایک
بیٹھک سے پانچہزار بار پڑھے پری حاضر ہوگا جو کہیگا وہ کریگا مگر تاوقتیکہ پانچہزار پورا نہو
اوس سے ہمکلام نہ ہو ورنہ خطا کریگا وہ منتر یہ ہے جب تارا توڑے سوا ۔ دیگر جن حاضر ہونیکا
منتر نوچندی سنیچر کو کاغذی کی دوکان پر جاکر کہہ آوے کہ کل روز یکشنبہ ہے میں فجر کو تمہاری
دکان پر آؤنگا جسقدر پیسے ہم تمکو دیں اوتنے کا کاغذ سرخ ہمکو دیدینا اور کچھ تکرار و حجت نہ کرنا پس
صبح اوٹھکر کاغذی کی دکان پر جاکر کاغذ لے آوے اور مکان پر آکر حجرے میں بیٹھکر اوس
کاغذ کے اکیس پرزے کرے ہر پرزے پر اسم یا ستدع لکھکر رکھ چھوڑے تین ٹکڑے دن کو
اتوار کے روز جلادے باقیماندہ اس تدبیر سے سات روز جلاوے کہ ایک پرچہ
صبح اور ایک پرچہ دوپہر اور ایک پرچہ شام کو جلاوے اسیطرح صبح دوپہر شام کو اس
اسم یا ستدع کو چھ چھ ہزار مرتبہ پڑھے یعنی ایکروز میں اٹھارہ ہزار ہو جاوے ساتویں روز
سترہ ہزار بار پڑھے صبح چھ ہزار دوپہر کو چھ ہزار شام کو پانچہزار پڑھے ساتویں روز
ایک جن نہایت خوبصورت و شکیل تمہارے سامنے حاضر ہوکر کہیگا جو کام کہو سو بجالاؤں تب
اختیار ہے جو جی چاہے سو مانگ لیوے خواہ اوس سے یہ اقرار کرالیوے کہ جب میں بلاؤں
ضرور میرے پاس آنا اور جو میرا کام ہو اوسکو انجام دینا دیگر آنکھ کی پھلی دور کرنیکا منتر

اس منتر کو اکیس بار پڑھے اور چاقو سے زمین پر لکیریں کرتا جاوے چند روز میں
پھلی کٹ جاویگی بہت مجرب ہے منتر یہ ہے آوتر کول بکا چھ سن جوگی کے باچھ
اسمٰعیل جوگی کے دو بیٹے ایک کاتی جوکھ اور ایک پھیلے کا کاچھ اتیلے کا کاچھ
پھلی کا کاچھ چھو دیگر روزی کھلنے کا منتر اشنان کرکے روز یہ منتر پڑھے روزی
غیب سے خداوند تعالےٰ بھیجیگا وہ منتر یہ ہے کالی لنکاتی مہا کالی ہیری بسندر جی
بیانی چار بیر پھیروں چوراسی تب پوچھوں پان مٹھائی ۞ دیگر دانت
کا درد دفع کرنیکا منتر بروقت منہ دھونے کے یہ منتر سات مرتبہ پانی
پر دم کرکے کلی کرے درد اچھا ہوجاویگا منتر یہ ہے ہم ایک تم ہو تینتیس ہمرے
تمہرے کون سی ریس ہم کمائیں تو بیٹھے کھاؤ مرت کے بیر یا سنگی جاؤ
دیگر سوئی گڑ ولے کا منتر اگر اس منتر کو شب دیوالی یا ہولی میں اکیبار
پڑھ کے اوسپر لوبان کی دھونی دے بعد جب ضرورت ہو سات مرتبہ منتر مذکور
سوئی پر دم کرے اور سوئی جہاں چاہے گوشت بدن میں چھبو دے ہرگز خون
نہ نکلے گا وہ منتر یہ ہے دہار رو ہار رہا دہار دہار باندھوں سات بار انی باندھوں
تین بار بیری جگت گرو کے شکست پھر منتر ابشر و باج گرو گورگھو ناتھ کی چھو
دیگو بسے کرن کا منتر یہ نہایت مجرب ہے اکثر احباب نے اس سے حظ اٹھایا
ہے چاہیئے کہ شب دیوالی خواہ ہولی کو ایک سو اکیس مرتبہ یہ منتر ورد زبان کری
اور دھونی لوبان کی دے کر قدرے شراب وہاں چڑھا وے منتر پر عامل
ہو جاوے بعد ازاں کام میں لاوے پھول خوشبودار پر دم کرکے جس
کسی کو وہ پھول سنگھا وے فریفتہ ہو جاوے منتر یہ ہے کالا دیس
کلملی دیبی تہان بسے اسمٰعیل جوگی نے لگائی پھلواری پھول
بینے لونا چماری اس پھول کی سونگھے باس تسکی جان ہمارے پاس

گھر چھوڑے گھر آنگن چھوڑے لوگ کٹم لاج

سب چھوڑے چھو

فصل دوم جنتروں کے بیان میں

یعنی تعویذات میں

یہ نقش آیات شفا کا چینی کی رکابی پر لکھکر پانی سے دھوکر مریض کو پلاوے خواہ کاغذ پر لکھکر گلے میں ڈالے وہ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱۶۸	۲۱۷۲	۲۱۷۵	۲۱۶۱
۲۱۷۴	۲۱۶۲	۲۱۶۷	۲۱۷۳
۲۱۶۳	۲۱۷۷	۲۱۷۰	۲۱۶۶

دیگر جو کوئی ان دونوں نقشوں کو لکھکر اپنے پاس رکھیگا جمیع آفات اور سب مرضوں سے محفوظ رہیگا وہ یہ ہی

۷۸۶

۸	۱۱	۹۵۸	۱
۲۹۵۷	۲	۷	۱۲
۳	۱۹۹	۹	۶
۱	۵	۴	۱۹۵۹

دیگر جب کوئی شخص بیمار ہو اس نقش کو چاندی کی تختی پر کندہ کر اوسکے گلے میں ڈالے بہت جلد اچھا ہوگا وہ نقش یہ ہے

۷۸۶

۱۶	۱۹	۲۲	۹
۲۱	۱۰	۱۵	۲۰
۱۱	۲۴	۱۷	۱۴
۱۸	۱۳	۱۲	۲۲

دیگر واسطے مرگی کے ہفتہ کے دن علی الصباح سیاہ کبوتر کہ اوسکی آنکھ اور ناخن اور زبان کالی ہو ذبح کرے اور اوسکے خون سے تانبے کی تختی پر ان دونوں نقشوں کو لکھے ایک کو ایکطرف اور دوسرے کو پشت کیطرف اور انکو کندہ کر کے مصروع کے گلے میں باندھے وہ یہ ہی

۷۸۶

۲۴۷۶۴	۲۴۷۶۶	۲۴۷۰	۲۴۷۵۷
۲۴۷۶۹	۲۴۷۵۸	۲۴۷۶۳	۲۴۷۰۸
۲۴۷۵۹	۲۴۷۷۴	۲۴۷۶۵	۲۴۷۶۴
۲۴۷۶۶	۲۴۷۶۱	۲۴۷۶۰	۲۴۷۰۸

۷۸۶

۱۱۸۸	۱۱۸۳	۱۱۸۶	۱۱۷۳
۱۱۸۵	۱۱۷۴	۱۱۷۹	۱۱۸۴
۱۱۷۵	۱۱۱۸	۱۱۸۱	۱۱۷۸
۱۱۸۲	۱۱۷۷	۱۱۷۶	۱۱۸۶

۷۸۶

۹۴۴	۵۴۷	۵۵۱	۵۴۷
۵۵۴	۵۳۸	۵۴۴	۵۱۸
۵۳۹	۵۵۳	۵۴۵	۵۴۴
۵۴۶	۵۴۱	۵۴۰	۵۵۱

دیگر یہ نقش لکھکر پیشانی پر باندھے درد چشم کو مفید ہے وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۵	۱۰	۱
۹	۲	۷	۸
۳	۱۲	۱۳	۶
۱۴	۵	۴	۱۱

دیگر اس نقش کو لکھکر دانت میں جو مکر کالگیا ہو تو اس کے اگو ڈالے درد کم ہو نقش یہ ہو

ج	د	ب	ب
ب	د	د	ج
ج	د	ب	د
د	ب	ج	د

۷۸۶

۱۱	۷۷	۱۳	۸
۵	۱۹	۷۶	۱۱
۷۸	۹	۷	۷۴
۱۵	۶	۱۲	۷۵

دیگر جس شخص کے کان میں درد ہوا اسکو لکھکر پانی سے دھوکر کان میں ڈالے وہ یہ ہے

دیگر واسطے افزونی شیر کے انسان ہو خواہ حیوان ایک نقش لکھکر گلے میں باندھے اور تین روز تک ایک ایک نقش لکھکر پانی میں گھولکر پلاوے نقش یہ ہے ۷۸۶

۸	۴۱۱۱	۴۱۱۵	۱
۴۱۱۴	۲	۷	۴۱۱۳
۳	۴۱۱۷	۴۱۱۹	۶
۴۱۱۰	۵	۴	۴۱۱۶

دیگر جب لڑکے کو دودھ ہضم نہوتا ہو اور قے ہوجاتی ہو تو اس نقش کو لکھکر گلے میں باندھے ۷۸۶

۳۰	۳۰۵	۱۹۸
۲۹۹	۳۰۶	۳۰۳
۳۰۴	۲۹۷	۳۰۲

دیگر واسطے زیادتی قوت باہ کے اس نقش کو لکھکر اپنے پاس رکھے نقش یہ ہے ۷۸۶

ع	۳	ط	ا	ﷲ
ح	ح	ح	احا	عمر
۲	۸	ھ	۵	ھی

دیگر جس آدمی یا جانور کا پیشاب بند ہوگیا ہو اس نقش کو لکھکر پلاوے وہ یہ ہے ۷۸۶

ع	ح	ب	لو
ح	سحر	ع	د
۲	ا	د	ب
۱	بو	۲	ی

دیگر اس نقش کو لکھکر کمر میں باندھے جبتک نہ کھولے ہرگز ہرگز فارغ نہو گا وہ نقش یہ ہے ۷۸۶

د	ہہہ	ب	لا
د	ع	لو	۲
ععمر	ججج	ی	۲
۶	سط	حوا	۷

دیگر جو کوئی اس نقش کو اپنے پاس رکھیگا غیب سے رزق ملیگا وہ نقش یہ ہے ۷۸۶

۴	۹	۱
۲	۵	۷
۸	یا وہاب	۶

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

فصل سوم تنتر کے بیانمیں یعنے شعبدہ

جسے اندر جال بھی کہتے ہیں اگر بتاشہ ثابوت و درست روغن میں خوب چرب کرے اور پانی میں چھوڑ دے بتاشہ نہ کھلیگا دیگر اگر سر جگنو کا کاٹ کر ہرن کی جھلی میں لپیٹے اور اوپر زنگار چھڑک کر روغن شیر میں جلاوے مکان وغیرہ سب سبز معلوم ہوگا دیگر اگر پوست گرگ کا تسمہ بنا کر کمر میں باندھے اوسکی تاثیر سے رات کو جہاں چاہے وہاں جاوے دہشت کبھی نہ معلوم ہوگی دیگر اگر چربی بھیڑیا و چربی شیر کی فتیلہ کر کے

جدا جدا چراغ میں جلاوے دونوں چراغوں کی لویں آپس میں لڑنے لگیں گی دیگو
دیگر عورت ناخدا کا کتا ہوا کچا سوت لیکر اتوار یا منگل کو جب کنجشک خانگی جفتی کھاتا ہو
ہر جفتی پر رشتۂ مذکور میں گرہ لگاتا جاوے جسقدر جفتی ہوں اُسیقدر گرہ ہوں اگر اُسکو
بر سر راہ ڈالدے تو جو عورت کہ اوسکو نانگھ جاوے از خود برہنہ ہو جاویگی اور اگر تعویذ
کرکے جس عورت کے بازو پر باندھ دے محبت زیادہ کریگی دیگو دومنہ والے سانپ کے
خون میں کپڑا بھگو کر دھوپ میں سکھا دے اور پھر اوسکی گولی بنا کر منہ میں رکھ لے اور
پانی پر چلے ہرگز ہرگز قدم نہ ڈوبے گا دیگو اتوار کے روز گھو گھو جانور کی زبان اور
اڑہائی پتی نیب کی خوب باریک پیسکر اوسکو آنکھ میں بطور سرمہ کے لگا دے اور جس
شخص کیطرف دیکھے وہ اُسکا تابعدار ہو جاوے دیگو اگر باز کا ٹکڑا چراغ میں
ڈال دیوے تو پروانہ اُسکے گرد نہ آوینگے اور پیاز کی بُو سے بھاگیں گے دیگو سمندر پھین
اور گندھک روئی میں لپیٹ کر اوسکی بتی بنا کے تل کے تیل میں جلاوے کبھی آندھی اور
پانی سے چراغ گل نہ ہو دیگو چھوئی موئی کی پتی لیکر اتوار کے روز ہاتھ میں ملے جب کسی
عورت کو اپنی ہتھیلی دکھائے اور بند کرلے فوراً اوسکی پستان غائب ہو اور اگر ایک
مٹھی بند کرے تو ایک پستان غائب ہو اور اگر دونوں ہاتھ بند کرے تو دونوں پستان
غائب ہونگے اور جب کھولدیگا تب ظاہر ہو جاوینگے دیگو اگر پستان مادہ سگ کا ٹکڑا پشت
آئینہ پر چسپاں کردے پھر جو شخص اوسکو دیکھیگا اوسکی شکل مشابہ سگ معلوم ہوگی دیگو
مغز بادام کو توڑنا اور پوست پر ضرر نہ ہونا چاہیئے کہ بادام پر کپڑا لپیٹے اور
چند مرتبہ سنگ پر مارے مغز بادام ٹوٹ جاویگا اور پوست پر ہرگز صدمہ نہ آوے گا

فصل چوتھی حالات دریافت غیب میں

اگر کوئی شخص سوال کرے کہ فلاں شخص غائب ہے پھر آویگا یا نہیں تو چاہیئے کہ نام سائل کا
مع نام اوس روز کے بحساب ابجد جمع کرکے جمع کرے اور تین سے طرح دے اگر ایک
باقی رہے تو غائب بخوشی و خرمی پھر آوے اگر دو باقی رہیں غائب کو مردہ تصور کریں اور
اگر تین باقی رہیں تو غائب درمیان راہ کے ہوگا دیگو اگر پوچھیں کہ فلاں مرد و عورت میں پہلے

کون مریگا تو نام شوہر اور عورت بحساب ابجد جمع کرکے دو جگہ طرح دے اگر ایک باقی
رہے اول عورت مریگی اور اگر دو باقی رہیں اوّل مرد مریگا دیگو اگر سائل پوچھے کہ فلاں غائب شخص
کس طرف کو گیا ہے تو نام اوسکا اور اوس روز کا بحساب ابجد جمع کرے اور چار سے طرح دے
اگر ایک باقی رہے بسمت مشرق اور اگر دو باقی رہیں طرف مغرب اگر تین بچیں جانب شمال اگر
چار رہیں جانب جنوب کے گیا ہے دیگو اگر سائل پوچھے کہ فلاں عورت حاملہ ہے لڑکا جنے گی
یا لڑکی نام مع اوس روز کے بحساب ابجد جمع کرے اور تین جگہ طرح دے اگر ایک رہے فرزند
پیدا ہو اگر دو رہیں دختر پیدا ہو اگر تین رہیں تو لڑکا پیدا ہوئے یا تو مر جاوے یا حمل اسقاط
ہو جاوے دیگو اگر سائل پوچھے کہ مریض شفا پائیگا یا نہیں تو چاہیے کہ عدد حروف نام
مریض اور عدد حروف اوس روز کے بحساب ابجد جمع کرکے تین جگہ طرح دے اگر ایک
باقی رہے بیمار مر جاوے اگر دو بچیں صحت ہو اگر تین بچیں بیماری زیادہ ہو دیگو اگر سائل پوچھے کہ
ارادہ سفر کا رکھتا ہوں نیک ہے یا بد ہے چاہیئے کہ اعداد اور نام اعداد اوس روز کے
جمع کرکے تین جگہ طرح دے اگر ایک رہے سفر نیک ہے اگر دو باقی رہیں سفر باقاعدہ
و بانفع ظہور میں آوے اور تین باقی رہیں تو مسافرت بہت در پیش رہے دیگو اگر
سائل پوچھے کہ میرا مال گم ہو گیا ہے ملیگا یا نہیں اعداد نام سائل مع اعداد نام روز
کے جمع کرکے دو جگہ طرح دے اگر ایک باقی رہے نہ ملیگا اگر دو باقی رہیں ملجاویگا دیگو
اگر سائل پوچھے کہ فلاں حاجت رکھتا ہوں بر آویگی یا نہیں اعداد نام سائل اور اعداد
یوم کے جمع کرکے تین جگہ طرح دے اگر ایک بچے حاجت روا ہو اگر دو رہیں حاجت دیر
میں رفع ہو اگر تین بچیں حاجت بہت جلد نکلیگی دیگو اگر سائل پوچھے کہ چیز چوری گئی ہے
چور عورت ہے یا مرد اعداد نام سائل مع اعداد اوس یوم کے جمع کرکے دو جگہ طرح دے
اگر ایک باقی رہے چور مرد ہے اگر دو باقی رہیں چور عورت ہے دیگو اگر سائل پوچھے کہ چور
خانگی ہے یا غیر ہے اعداد نام سائل مع اعداد اس روز کے جمع کرکے تین جگہ طرح دے اگر
ایک رہے دزد ہمسایہ تصور کرے اگر دو رہیں کوئی شخص اسی گھر کا ہے اگر تین رہیں کوئی شخص
غیر نے مال چرایا ہوگا دیگو سائل پوچھے کہ امسال بارش خوب ہوگی یا نہیں تو اعداد نام سائل

مع اعداد اوس روز کے جمع کرے تین جگہ طرح دے اگر ایک رہے بارش کم ہو اگر دو رہیں بارش خوب ہو اگر تین رہیں قحط سالی ہو دیکھو اگر سایل پوچھے کہ مجھے کس جانب کا سفر فائدہ مند ہوگا اعداد نام سایل اور اعداد نام اوس روز کے جمع کرکے پانچ جگہ طرح دے اگر ایک باقی رہے سفر پورب کا فائدہ مند ہوگا اگر دو رہیں سفر پچھم کا خوب ہے اگر تین رہیں سفر شمال کا فائدہ مند ہوگا اگر چار باقی رہے سفر جانب جنوب کرے اگر پانچ باقی رہیں تو سفر کسی جانب کا بہتر نہیں ہے بلکہ سفر کرنے میں ہلاکت ہے

باب پنجم نسخہ جات متفرقات میں

اس میں تین فصلیں ہیں

فصل اول نسخہ جات مرہم کے بیان میں

مرہم کونج کہ زخم کو جلدی بھرتا ہے اول روغن شیریں پاؤ بسیر لوہے کی کڑاہی میں گرم کرکے اتارے پھر کونج کی گری پیسکر ملاوے اور برگ نیب اور برگ نرمہ پیسکر ٹکیہ بناکر روغن میں جلاوے بعد اوسکے سات تولہ اوسمیں ڈالکر آگ سے اتار کر چھان لے دیکھو یہ مرہم پانی سے بنتا ہے اور زخم پر پانی نقصان بھی نہیں کرتا ہے بہت مفید ہے بلکہ ناسور کو بھرتا ہے گوگل ۲ ماشہ رسوت ۳ تولہ چار ماشہ گوگل اور رسوت کو اول پانی میں پیسکر پھر پارہ ملاکر ایکدن کھرل کریں اور کام میں لاویں دیکھو مرہم یہ بھی پانی سے بنتا ہے اور زخم اور ناسور کیواسطے مفید ہے رال ۹ ماشہ روغن زرد ۹ ماشہ کتھ پھٹکڑی نیلا تھوتھہ ہر ایک ۹ ماشہ رال کو گھی میں ملاکر پانی ڈالکر ہاتھوں سے ملکر اور پھر سب دوا پیسکر ملاوے اور کام میں لاوے دیکھو مرہم کہ زخم کو جلدی پر کرتا ہے رال ۳ ماشہ کونج ۳، ماشہ شنگرف ایکماشہ مردارسنج ایکماشہ سرسوں کا تیل ۳، تولہ اول کونج کو کوٹ کر روغن میں جلاوے پھر برگ نیب کی ٹکیا جلاوے اور چھانکر سب دوا ڈالکر خوب حل کرکے کام میں لاوے دیکھو مرہم ہوائی کیواسطے مفید ہے رال ایکتولہ گھی ایکتولہ موم ۳ ماشہ گھی کو گرم کرکے موم ملاویں پھر رال ڈالکر حل کریں اور پیر دھو کر لگاویں دیکھو مرہم کیمبت ایک چمڑا ہے سپاری اور گٹھلی ہڑ کی جلاوے اور مدار کی کونپل بھی جلاوے مردارسنج اور کتھا پیسکر وزن سب کا ایک ایک تولہ ہووے اور ۴ تولہ گھی گرم کرکے ملاوکر

سب طرح کے زخم کو مفید ہے دیگر مرہم رال ۲ ماشہ گل ہرمچی ۲ ماشہ نیلا تھوتھا ۲ ماشہ روغن
شیر میں ہیں کھرل کریں یہ سب طرح کے زخم کو مفید ہے دیگر سب طرح کے زخموں کو اور بلکہ آتشک
کے واسطے مفید ہے موم ایکتولہ رال ایکتولہ کتھا ایکتولہ اول موم گرم کرکے رال پیسکر ملاوے
دیگر رال ۲ تولہ موم ایکتولہ روغن ۴ تولہ یہ دونو دوا روغن میں ڈالکر پکاوے

فصل دوم نسخہ جات روشنائی عمدہ و نیز طرح طرح کی روشنائی کے بیان میں

نسخہ روشنائی پختہ پیپل کی لاکھ ۔ تار دھوکر پیسکر نگاہ رکھے دو سیر پانی شیریں کو جوش دے
جبکہ پانی خوب گرم ہو جاوے تب لاکھ چھوڑ دے جب لاکھ گھلجاوے تب پٹھانی لودھ
اور سجی اور سہاگہ اور پھٹکڑی ایک تولہ پیسکر چھوڑ دے پھر خوب آنچ کرے جب خوب
پکجاوے تب کاغذ پر لکھے اگر کاغذ پھوٹ جاوے تو اور پکاوے اور اگر کاغذ نہ پھوٹے
تو چھان کر کام میں لاوے اور اگر سیاہ رنگ منظور ہو تو کاجل اوسمیں حل کرکے کام میں لاوے
پانی سے ہرگز نہ چھوٹے دیگر دودھیا کتھا ۔ تار لیکر کڑاہی میں آٹھ پہر تک کھرل
کرے دو تولہ چوکیا ۔ سہاگہ پیسکر چھوڑکر پکاوے جب ایک حصہ پانی جلجاوے اور تین حصہ
باقی رہجاوے تب اوتار کر لودھ کی لکڑی نکال ڈالے اور لوہے کی موصلی سے خوب گھوٹ کر عمل
میں لاوے حرف پختہ اور چمکدار ہونگے دیگر نسخہ سنہلی روشنائی رانگہ نوسادر گندھک
آملہ سار ہر ایک تولہ تولہ بھر رانگہ کو اول گلاوے اور پارہ کو ایک کو اہیا میں ڈالکر اوپر
سے ایک قطرہ روغن شیریں چھوڑ دے جب وہ سرد ہو جاوے تب کھرل میں چھوڑکر نوسادر
ملاکر کھرل کرے پھر گندھک ڈالکر چھ پہر تک کامل گھوٹے جب خوب باریک ہو جاوے
آتشی شیشہ میں بھرکر کپڑا لپیٹکر مٹی سب طرح سے لیس دے مگر منہ شیشہ کا کھلا ہے بعد
چار سیر کوئلے مول لیکر روشن کرے اور شیشہ کا منہ اوپر کرکے دہرے باقی کوئلے شیشہ
کے گرد سلگادے پس اوسمیں سے سفید دھواں نکلیگا اگر سوراخ شیشہ کا بند ہو جاوے تو
لکڑی سے کھولدیوے دھواں نکلنے دے جب دھواں سرخ نکلنے لگے اوس کوئلے سرد ہو جاویں
تب شیشہ سے نکال لیوے تب ڈلا رانگے کا سدہ ہو جاویگا جب اوس سے لکھنا چاہے تب

سریش قدرے ڈالکر آگ پر چڑھاوے جب سریش گھلجاوے تب چھ ماشہ ڈلہ رانگہ کا ڈالکر چینی کی رکابی میں انگوٹھے سے حلکرے جب خوب حل ہو جاوے تب بڑے چینی کے برتن میں دو سیر پانی کے ساتھ گھولکر رکھدے اور پانی اوسکا بتی لگا کر نچوڑ ڈالے اور سب نکال لے اسیطرح تین مرتبہ صاف کر کے نگاہ رکھے اور شنجرف کی طرح لکھے دیگر روپہلی سیاہی رانگہ اور مچھلیاں سریس ہموزن لیکر تھالی پر رکھکر پانی سے چھینٹا دیکر ہتوڑہ سے خوب کوٹے یہانتک کہ مثل موم کے نرم ہو جاوے تب پانی میں گھسکر لکھے جب حروف خشک ہو جاویں تب کوڑیسے گھوٹ دیوی حرف سفید مثل چاندی کے نمود ہوں

فصل سوم خضاب کے بیان میں

اسمیں پانچ ترکیبیں ہیں ترکیب اوّل خضاب یعنی بال سفید سے سیاہ کرنیمیں - پوست بیخ رتل دیودار شیر بھنگرا میں ایک روز تر رکھیں اور چہار چند روغن کنجد لیکر کسی آہنی برتن میں گرم کرے اور ادویات بالا کو اوسمیں چھوڑ دے جب خوب جوش کھائے اور چہارم روغن باقی رہجاوے تب بالونپر ملے بال سیاہ ہونگے دیگر اول بالونپر برگ ارنڈ باندھے اور ایسی جگہ بیٹھے کہ ہوا نہ پہونچے بعد برگ ارنڈ کھولڈالے اور روغن انکول ملے حکم خدا سے بال کبھی سفید نہونگے ترکیب دوم بال بڑہانیمیں ترپھلہ ملٹھی شیرہ بھنگرہ لاوے اور روغن کنجد کو آگ پر جوشدے اور ادویات بالا اوسمیں چھوڑدے جس وقت صرف تیل باقی رہجاوے چند روز تک یہی عمل کریں بال بڑھ جاوینگے ترکیب سوم بال پیدا کرنیمیں ہاتھی دانت جلاوے اور رسوت اور شیر بیش کے ساتھ گھسکر لگاوے بال بہت جلد پیدا ہونگے دیگر اگر بیخ روز ونتی و لاجونتی دونوکو پانی میں پیسکر لگاوے یہ بھی فائدہ مند ہوگا ترکیب چہارم بال دور کرنے میں ہڑتال چونہ گندہک سب کو پیسکر ملے اور تھوڑی دیر دھوپ میں بیٹھے بال دور ہوں دیگر گندہک چونا ہڑتال ہموزن لیکر تھوڑے پیسے اور لگاوے بال دور ہونگے ترکیب پنجم بال سفید کرنے میں عرق بوٹی بن باسی جو کہ اکثر جنگلمیں پیدا ہوتی ہے اگر بالونپر لگاوے بال سفید ہوں دیگر عرق بیٹھہ اگر بالونپر ملے بال سفید ہونگے ؛

مختصر رعایتی فہرست کتب

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۔/	مدح ظریف	۔/	جنج گوربخش سنگھ		**قصہ جات زبان پنجابی**
۔/	مدح امیر علی	۔/	باراں ماہ پہلاد بھگت		
۔/	کرامت غوث اعظم	۔/	قصہ بلی چوہا	۱۲/	روڈا جلالی
۔/	رسالہ توبہ استغفار	۔/	مجموعہ بلاں ماہ فرد فقیر	۔/	قصہ بائی خورد
۔/	توبہ نامہ روضہ نامہ		قصہ سیف الملوک حافی		پنج گنج مجموعہ سی حرفیاں بوٹا
۔/	نصیحت نامہ		کلاں والا	۲/	گجراتی کلاں
۔/	سی حرفی مولوی غلام رسول	۸/	قصہ سیف الملوک کلاں مصری		پنج گنج مجموعہ سی حرفیاں بوٹا
۔/	چٹکی نامہ	۱۰/	کاغذ بہت موٹا	۱/	گجراتی خورد
۵	قصہ ڈھول شمس خھورام	۱/	گل صنوبر	۔/	منشی رام داس
۔/	ہیر بہبل	۔/	رسالہ عشق رسول اللہ	۔/	پیر محمد شاہ
۔/	سی حرفی دیدار بخش	۔/	عشق رسالہ	۔/	کامن ہلنسا
۔/	سوہنی مہینوال قادر بخش	۔/	عشق طماچہ	۔/	باردی آبادی
۔/	سوہنی مہینوال گنگا رام	۔/	قصہ بگھ ہل	۱/	کلاں
۔/	قصہ گوپی چند گنگا رام	۔/	سی حرفی ... شاہ	۱/	قصہ نوہ سس
۔/	مجموعہ موتی رام	۱/	کافیاں بلھے شاہ	۔/	قصہ جبی کھترانی
۔/	مجموعہ محرم شاہ	۱۰/	قانون عشق ہر دو جلد	۔/	رصرا ندمان
۔/	باراں ماہ گوپی چند کانشی رام	۔/	مدح پیران پیر مقبل	۔/	منڈی نرسی بھگت

جے ایس سنت سنگھ اینڈ سنز پبلشرز و تاجران کتب لوہاری دروازہ لاہور